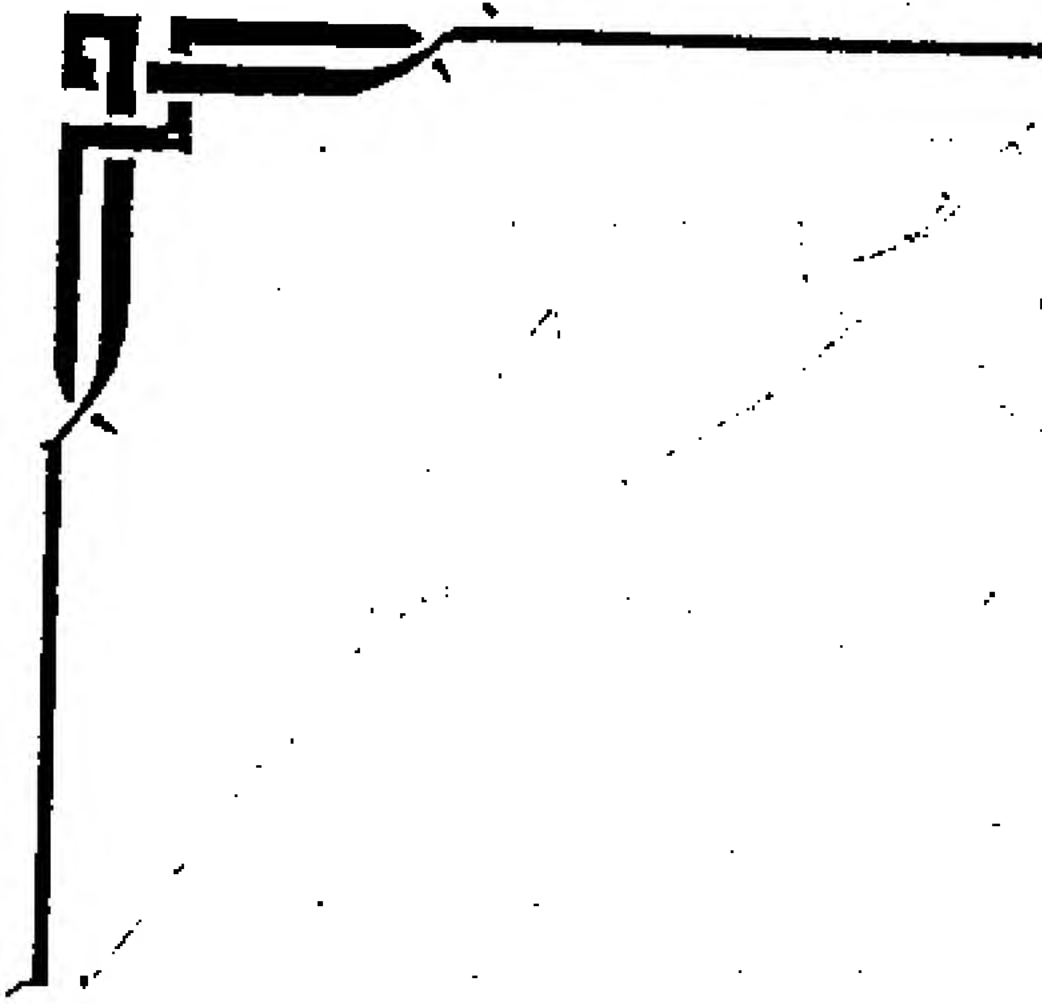
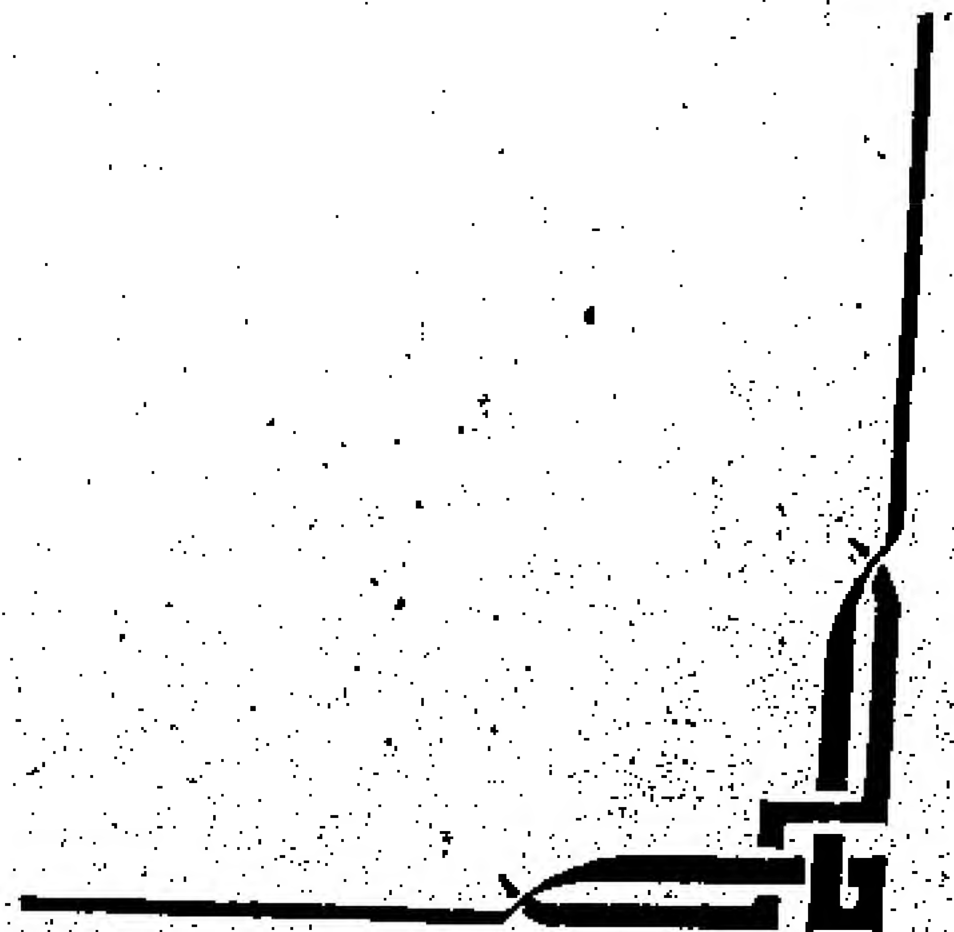
آہ

محمد مختار شاہ







محمّد مختار شاہ

کتاب ------------ آہ

مصنف ------------ محمد مختار شاہ

پروف ریڈنگ ------------ سید محمد نثار گیلانی

بااہتمام ------------ اصغر علی بٹ

اشاعت اوّل ------------ ستمبر 1993ء

مطبع ------------ شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت ------------ 170 روپے

12 امریکی ڈالر

12 سعودی ریال

6M06

گیلانی پبلیکشنز لاہور

0321-8489101-0300-8889669

انڈیکس

صفحہ	عنوان

ب

ج

انتساب:-

ہیوسٹن کی عظیم سماجی شخصیت

جناب رضی نیازی صاحب

کے نام جن سے مظلوم کی آہیں

برداشت نہیں ہوتیں

چند منٹ پلیز

آپ کا تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ میں 1968ء جنوری جمعرات سے آہوں کے شکنجے میں آگیا تھا۔ دنیا میں آتے ہی میری ملاقات آہ سے ہی ہوئی تھی۔۔۔۔ میں بہت سی آہوں کیساتھ آیا جن میں سے کافی میری والدہ کے حصے میں آئیں میں ان سے تنگ بھی آجاتا تھا۔ لیکن ان کو شاید مجھ سے پیار ہو گیا تھا۔ مجھ سے دور ہونا گوارہ نہ تھا۔ دوسرے بچوں کی طرح نہاؤں تو ساتھ۔ سکول جاؤں تو ساتھ۔ کچھ نہ پاؤں تو ساتھ۔ کہیں کھو جاؤں تو ساتھ۔ چوٹ اور آہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور چوٹیں اکثر مجھے لگتی ہی رہتی تھیں۔ کبھی جسم پر تو کبھی روح پر۔ اب اس قدر آہوں سے پیار ہو گیا ہے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ملاقات ہوتی ہے۔ اور کبھی آہ کو بھول جاؤں تو میرے دشمن یاد دلا دیتے ہیں۔ جب جسم کو درد ہوتا ہے تو ایمان صحت مند ہوتا ہے۔

میرا نام محمد مختار شاہ ہے اور شاہ میں بھی آہ ہے۔ مجھے ایم۔ اے بی ایڈ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ آہ! میں نے کچھ نہیں پڑھا۔ میرا شجرہ نسب کچھ یوں ہے۔
محمد مختار شاہ بن طالب حسین شاہ بن غلام حسین شاہ بن غلام رسول شاہ بن چنن شاہ بن سید حسن شاہ بن سید شاہ محمد بن محمد حنیف شاہ بن سید تقی شاہ بن سید باغ علی شاہ بن عبدالسلام شاہ بن تاج محمود شاہ بن سید حاجی شیخ احمد ولی رحمتہ اللہ علیہ۔ بن سید محمد شاہ افغانی بن سید جعفر شاہ بن سید یحیٰی شاہ بن سید اصغر شاہ بن سید احمد شاہ۔ بن سید ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ۔ بن عبدالمحض بن سید حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السلام بن حضرتؓ علی شیر خداؓ۔ قصبہ ملکوال۔ قصبہ میں بھی آہ ہے۔ اس لئے پیدائش سے اب تک لاہور میں ہی ہوں۔ آپ کیلئے چند آہیں لایا ہوں
محمد مختار شاہ

"حمد"

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس کے نام میں بھی آہ ہے۔
مظلوم کی آہ کو فوراً سنتا ہے۔ جس نے انبیاء و اولیاء
کو آہوں سے شناسا کیا۔ جو شکستہ دلوں کا خریدار ہے۔
جسے آہِ سحر گاہی سے پیار ہے۔ جو قرآن میں کہتا ہے۔

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً
کم ہنسو۔ اور زیادہ آہ و زاری کرو۔

"نعت"

صلوٰۃ والسلام سید الانبیاء پر جن کی آہ وزاری کیوجہ سے
اللہ نے جنگ بدر میں فتح دی ۔ جو پیدا ہوئے تو
امت کی خاطر روئے ۔ براق پر بیٹھنے لگے تو گریہ
زاری کی ۔ غاروں میں امت کی خاطر آہ وفغاں کی ۔۔۔
جن کی راتیں امت کے غم میں روتے روتے کٹتی
تھیں ۔ اس لئے اعلحضرت امام احمد رضا خانؒ
فرماتے ہیں

واللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں

آہ

فارسی زبان کا لفظ ہے ۔ اس کا معنی ہوتا ہے "افسوس" یہ لفظ مونث استعمال ہوتا ہے ۔ یعنی آپ کہیں گے میری آہ نکل گئی ۔۔۔۔۔۔۔ یہ نہیں کہیں گے میرا آہ نکل گیا ۔
جسم کو چوٹ لگے یا روح کو ۔۔۔۔۔۔ ہڈی ٹوٹے یا دل ۔۔۔۔۔۔ گھائل جسم ہو یا احساس تو منہ سے نکلتی ہے ۔ آہ

زخم پہ سپرٹ لگے
کوئی تھک کے صوفے پہ گرے
تو منہ سے نکلتی ہے آہ

*****

جب لوگ نا اہل کو اہل بنا رہے ہیں
جب لوگ شیطان کو منا رہے ہوں
جب بت کو خدا بنا رہے ہوں
تو منہ سے نکلتی ہے آہ ۔

****

آہ ۔۔۔۔ ہر جگہ :-

آہ تو ہر جگہ ہے ۔ اگر غریب آہیں بھرتا ہے تو امیر بھی یہی کام کرتا ہے ۔ کمزوری آہ کا سبب ہے تو طاقتور کو بھی روتے دیکھا ہے ۔ جہاں دکھ ۔۔۔۔ وہاں آہ ۔ اب آپ ہی بتائیں دنیا میں دکھ کہاں نہیں ہے ؟ کوئی بھی جگہ مجھے آہ سے خالی نظر نہیں آئی ۔ اگر آپ کے کان فضائی آواز کیچ کرنے کے قابل ہو جائیں تو آپ کو زیادہ آہیں ہی سنائی دیں گی ۔ اگر پاکستانی روتا ہے تو ہندوستانی بھی آہیں بھرتا ہے ۔ امریکہ کا فرد بھی غمگین ہوتا ہے اور افریقہ کا باشندہ بھی درد سے آشنا ہے ۔ بدصورت رو رہا ہے تو خوبصورت کی آہ و بکا بھی جاری ہے ۔ اگر بے اولاد رو رہا ہے ۔ بچہ دے تو صاحب اولاد کو میں نے خود روتے دیکھا ہے یا اللہ یہ اولاد واپس لے لے ۔ اکثر فلاسفر اور دانیان روزگار نے انسانی زندگی میں آہ کے حصے کو واہ کے حصے سے کئی گنا زیادہ بتایا ہے ۔ یہی وجہ ہے تھرپس کے قدیم لوگوں کے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا تھا وہ آہ و زاری کرتے تھے اور اب بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو Birth Day کو "یوم الحزن" قرار دیتے ہیں ۔

سب سے زیادہ آہیں انسان ہی بھرتا ہے ۔ اور کوئی مخلوق اس سے زیادہ رنج والم سے آشنا نہیں ہے ۔

ھومر نے کہا تھا

"دنیا میں انسان سے زیادہ کوئی مغموم و محزون نہیں ہے"

خلیفہ عبدالرحمن سوم والی اندلس نے کہا

"میری زندگی میں صرف چودہ روز خوشی کے تھے"

ٹالسٹائی کہتا ہے

"میری پوری زندگی درد و غم سے پُر ہے" فارسی کا شعر ہے ۔

دریں دنیا کسے بے غم نہ باشد   اگر باشد او بنی آدم نہ باشد

اس دنیا میں کوئی غم سے خالی نہیں ہے اگر ہے تو وہ انسان نہیں ہے

دنیا میں غم زیادہ ہیں اور خوشیاں کم ہیں۔ عید کا ایک دن اور محرم کے دس دن۔۔۔۔ آہ وبکا تو آتے ہی شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ زمین پر پہلے انسان آدم علیہ السلام نے جب قدم رکھا تو قہقہہ نہیں لگایا تھا آہ وفغاں کی تھی۔۔ یہی وجہ ہے بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو ہنستا نہیں روتا ہے۔ پیدا ہوتے ہی آہ۔۔۔۔۔۔ سے پڑتا ہے واسطہ۔

پھول کا غم کیوجہ سے گریبان چاک ہے۔ شبنم رورہی ہے۔۔۔۔۔۔ سورج زرد ہے۔۔۔۔ رات نے سیاہ لباس پہنا ہے۔ حسن رو رہا ہے کہ دو دن میں ختم ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔ زمین نے رو رو کر ندیاں نالے دریا جاری کر دیئے ہیں پہاڑوں کے آنسوؤں سے آبشاریں بہہ رہی ہیں۔ باغ میں کوئل آہ وبکا کر رہی ہے۔ پتے خزاں میں چیختے ہیں۔ لہریں ساحل سے سر مار مار کر روتی ہیں۔ شمع ساری رات روتی ہے۔ ہر جگہ۔۔۔۔ آہ کا غلبہ ہے۔

کچھ آہیں دن کو نکلتی ہیں اور رات کی تاریکی میں دب جاتی ہیں۔ ان میں سے اکثر آہوں کا تعلق جسمانی تکلیف سے ہوتا ہے۔ کچھ آہیں رات کی تاریکی میں ابھرتی ہیں۔ یہ دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہیں۔ یہ زیادہ تر روحانی ہوتی ہیں۔۔۔۔ ربانی ہوتی ہیں۔۔۔ آسمانی ہوتی ہیں۔۔۔ ہر پھول کے پہلو میں کانٹا۔۔۔۔ ہر ہنسی کے ساتھ آنسو۔۔۔۔ زندگی کے ساتھ موت۔۔۔۔۔ ہر خوشی کے ساتھ ایک آہ۔۔۔ قیامت کے دن بھی آہوں کا شور برپا ہو گا۔



پسندیدہ آہ۔۔۔۔۔ناپسندیدہ آہ:۔

جو کسی کے غم میں ہو۔۔۔۔۔وہ آہ۔۔۔۔۔پسندیدہ۔۔۔۔۔

اور جو ذاتی مفاد کے درد کی وجہ سے ہو وہ ناپسندیدہ۔۔۔۔

سب سے ہے محبوب وہ آہ۔۔۔۔۔۔جب کہے بندہ۔۔۔۔۔۔

در نیم شبی اے اللہ۔۔۔۔معاف کر گناہ۔ اسی آہ کے متعلق فارسی کا شعر ہے۔

آہ کہ زنم بیاد تو وقت سحر
گوہر دو جہاں دہند مرا نفروشم

(وہ آہ جو سحر کے وقت میں تیری یاد میں بھرتا ہوں اگر دونوں جہاں بھی مجھے دیدیں تو بھی نہ بیچوں)

اسی آہ کی اولیاء کرام تمنا کرتے رہے ہیں اور یہی کہتے تھے۔۔

یارب دل پاک و جان آگاہم وہ
آہِ شب و گریہ سحر گاہم دہ

(اے رب مجھے پاک دل اور پاک روح عطا فرما رات کی آہ اور سحر کا رونا عطا فرما)

اس آہ کے اندر اتنی طاقت ہوتی ہے کہ۔

بآھے بسوز در عالم گناہ
بآشکے بشوید دروں سیاہ

ایک آہ سے جہاں کے گناہ دھو ڈالے اور ایک آنسو سے سیاہ اندر کو دھو ڈالے۔

ہمیشہ کی نعمتوں کے سینکڑوں جہاں محبت کی ایک آہ سے خریدے جا سکتے ہیں۔ سحر کی نیاز مندی اور رات کی آہیں خزانوں کی چابیاں ہیں۔ ان خزانوں کی جہاں آپ کے مقاصد موجود ہیں آدھی رات کو اللہ کی بارگاہ میں رونا سینکڑوں بلاؤں کو دور کرتا ہے۔۔۔۔۔

دوسری آہ:-

وہ ہے جو دنیاوی اور فانی اشیاء کے چھن جانے کی وجہ سے نکلتی ہے۔ کوئی مر گیا تو واویلا۔ کوئی چیز گم ہو گئی تو آہ وزاری۔ یہ آہ شکایت ہے۔ آہ وفغان نہ کیجئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کی طرف دھیان دیجیئے۔۔۔۔۔۔ اسی آہ کے متعلق کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

چوں از بالا قضا بہ تو روئے
رو تو اللہ گو وآہ مگوئے

ترجمہ: جب اوپر سے تقدیر تیری طرف منہ کرے تو تیرے منہ سے آہ نہ نکلے۔

اسی آہ کے متعلق ایک شاعر نے کہا۔

آہ اگر دم زند چوں مرداں
آہ راھم زراہ وا گرداں

ترجمہ: (آہ دم مارنے لگے تو مردوں کی طرح آہ کو رستے سے ہٹا دے)

آہ کی یہ قسم بزدلی کی علامت ہوتی ہے۔

تیسری آہ:-

یہ مظلوم کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس سے ڈرنا چاہیےوہ جب اللہ۔۔۔۔۔ کہتا ہے تو آخر میں آہ ہی کی آواز نکلتی ہے۔ یہ آہ آسمان کو چیرتی ہوئی جاتی ہے۔ سیدھا عرش کو ہلاتی ہے۔

اسی آہ کے متعلق ہے کہ۔

آہ جو دل سے نکالی جائے گی
کیا سمجھتے ہو کہ خالی جائے گی؟

میاں محمدؒ صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

جے اک آہ دردی مارن ھوے ملک ویرانی
کوہ قافاں دی سبزی سڑدی ندیاں رھے نہ پانی

چوتھی آہ:-

یہ آہ وہ ہے جو کسی کی محبت میں نکلتی ہے اسی آہ کے متعلق ہے کہ ؎

آہ لب پہ مچل گئی اشک آنکھوں سے ڈھل گئے
یہ تیری یاد کے چراغ تھے کبھی بجھ گئے کبھی جل گئے

بقول شاعر ؎

ھم رات بہت روئے بہت آہ وفغاں کی
دل درد سے بوجھل ھو پھر نیند کہاں کی

پانچویں آہ:-

جو انسانیت کے غم میں نکلتی ہے۔ یہ پیامبر کے منہ سے نکلتی ہے۔ مفکر کے منہ سے نکلتی ہے۔ مدبر کے منہ سے نکلتی ہے۔ وہ آہیں بھرتے ہیں۔ آہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟!!! آخرت چھوڑ کر دنیا پہ مرتے ہیں۔ عمدہ چھوڑ کر رذیل لیتے ہیں!!!۔۔۔۔۔۔ کثیر چھوڑ کر قلیل لیتے ہیں!!! طاقتور چھوڑ کر علیل لیتے ہیں۔۔۔۔!!! انکی آہیں اس وقت انتہا کو پہنچ جاتی ہیں جب لوگ سمجھانے کے باوجود نہ سمجھیں

☆☆☆☆

لفظ اللہ میں بھی آہ ہے

واہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

بادشاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

مردہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

زندہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

قہقہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

آگاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

فاقہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

گناہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

بیوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

نگاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

راہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

گمراہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

دوشیزہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

وواہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

لاپرواہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

آوارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

سربراہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

تنخواہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

جنازہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

سالگرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آہ ہے

حل:-

آہ انسان اتنا نہیں جانتا کہ اللہ کو ماننے میں ہی اس کی مشکلات کا حل ہے۔

Without belief in God, I think I should be crazy.

ترجمہ: میں سوچتا ہوں کہ خدا پر ایمان نہ لا کر میں پاگل ہو جاؤں گا۔

اللہ ہے۔۔۔۔۔ اس انداز سے بھی دلیل ملاحظہ ہو۔۔۔۔۔ ہر شے کی ضد ہے۔

دن کی ضد۔ رات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اندھیرے کی ضد۔ اجالا

خاموشی کی ضد۔ بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سفید کی ضد۔ کالا

جدائی کی ضد۔ ملاقات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محرومی کی ضد۔ عیش

تنہائی کی ضد۔ رفاقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبر کی ضد۔ طیش

فہم کی ضد۔ حماقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غریبی کی ضد۔ کیش

الفت کی ضد۔ عداوت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چھوٹے کی ضد۔ بڑا

ظلم کی ضد۔ عدالت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلندی کی ضد۔ گھڑھا

ہر ایک کی ضد ہے تو پھر فنا کی بھی ضد ہونی چاہیے تو فنا کی ضد ہے بقا۔

بس جس پر کبھی بھی فنا نہیں آسکتی اسے ہی ہم اللہ کہتے ہیں۔

نظر نہیں آتا:-

افسوس تو یہ ہے کہ 1791ء میں پیرس میں ملحدوں کی کانفرنس کے مقررین نے کہا۔۔۔۔۔ اللہ نہیں ہے۔ ہوتا تو نظر نہ آتا۔۔۔۔۔

۔۔ہے تو دیکھاؤ۔۔۔۔۔۔ عجیب بات ہے ماننے پر دیکھنے کی شرط لگاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ انکار کرنے سے پہلے دیکھئے غور کرنے کی شرط کیوں نہیں لگاتے؟۔۔۔۔۔۔ بند دروازہ دیکھ کر کہہ دیا اندر کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ کھول کر دیکھ لو شاید کوئی ہو۔۔۔۔۔

برٹرینڈرسل اپنی کتاب

The Impact of Science on Society کے صفحہ 17 پر زبردست بات لکھتا ہے۔ کہ ارسطو نے کہا عورت کے منہ میں دانت مرد سے کم ہوتے ہیں" وہ کہتا ہے اسکی دو بیویاں تھیں اتنی تکلیف نہ کی کہ ایک کا منہ کھول کر دیکھ ہی لوں۔ انکار کرنے کی بھی تو کوئی شرط رکھو۔ اللہ کا ظہور تو ہر جا نظر آئے گا۔ ایک مفکر نے خوب کہا۔

In contemplation of things; by steps we may ascend to God.

ترجمہ: "ہم اشیاء پہ غور کرکے آہستہ آہستہ اللہ تک پہنچ سکتے ہیں"

جو اس بنا پر اللہ کا انکار کرتے ہیں کہ ہم نے نہیں دیکھا آپ ان سے دنیا کے ممالک کے بارے میں پوچھیں وہ ان ممالک کا نام بھی لیں دیں گے۔ جو انہوں نے نہیں دیکھے ہوئے۔ آپ پوچھیں کہ یہ ممالک تم نے دیکھیں ہیں؟ کہے گا لوگوں نے بتایا ہے۔ تعجب ہے جسکی گواہی چند بندوں نے دی اسکو بنا دیکھے مان رہے ہو اور جسکی گواہی ساری کائنات دے رہی ہے آدمی کا وجدان دے رہا ہے اسکا انکار کر رہے ہو۔

ھوا ہے نظر نہیں آتی　　پھر بھی مانتے ہیں
خوشبو ہے۔ نظر نہیں آتی　　پھر بھی مانتے ہیں

غم ہے۔ نظر نہیں آتا　　　　پھر بھی مانتے ہیں
درد ہے نظر نہیں آتا　　　　پھر بھی مانتے ہیں
ہنسی ہے۔ نظر نہیں آتی　　　　پھر بھی مانتے ہیں
خوشی ہے۔ نظر نہیں آتی　　　　پھر بھی مانتے ہیں
چقماق میں آگ۔ نظر نہیں آتی پھر بھی مانتے ہیں
دودھ میں گھی ہے۔ نظر نہیں آتا　　　　پھر بھی مانتے ہیں
روح ہے۔ نظر نہیں آتی　　　　پھر بھی مانتے ہیں
یہ تمام نظر نہیں آتے تم مانتے ہو صرف اللہ ہی پر دیکھنے کی شرط کیوں؟

☆☆☆☆ عجیب کام؟

آپ کو معلوم ہے کہ آسمان تلے سب سے عجیب کام کونسا ہو رہا ہے؟ نہیں معلوم؟ تو ہندوستان چلے جایئے وہاں بازاروں میں لوگ بھگوان بیچ رہے ہوتے ہیں۔ اور لوگ ان سے بھگوان خریدتے ہیں ----- آہ انسان! بھلا بھگوان بھی بکتا ہے---؟!!! سب کا مول لگاتے ہو--- کچھ انمول بھی ہیں۔ ممتا نہیں بکتی---- خواب نہیں بکتے ----- پھول کی خوشبو نہیں بکتی---- موسم نہیں بکتے------ سورج نہیں بکتا------- فرشتے نہیں بکتے------ انبیاء نہیں بکتے۔ بھگوان بھی نہیں بکتا۔ مگر انسان نے بھگوان خریدا۔ 200 روپے کا------!!! گھر لے گیا اسکی روز پوجا کرنے لگا۔ روز صبح ماتھا ٹیک کر جاتا----- گھنٹی بجاتا (شاید ہندو بات کرنے سے پہلے اسے جگاتا ہے) ایک روز کیا ہوا وہ پوجا کر کے نکلا تو کسی نے جیب کاٹ لی۔ جیب میں تھا 600 روپیہ۔ وہ روتا روتا اپنے بھگوان کے پاس آیا اور عرض کرتا ہے۔ اے بھگوان! کرپا کرو----- مجھے 600 روپیہ دے دو۔ 600 روپیہ دے دو۔"

اندر" سے آواز آئی ۔۔۔۔ تجھے 600 روپیہ کدھر سے دوں میں خود 200 روپے کا ہوں ۔ !!!!!!!!!!! آہ انسان تو اتنا نہیں جانتا جسے تو نے خود بنایا ہے وہ تجھے کیا بنائے گا؟ جو خود کھڑا نہیں ہو سکتا وہ تجھے کیسے کھڑا کرے گا۔ جو اپنے چہرے پر بیٹھی ہوئی مکھی نہیں ہٹا سکتا وہ تجھے دشمن سے کیسے بچائے گا۔

یہ تو انسان کے بنائے ہوئے خدا ہیں اگر اللہ نے خود بھی بنا کر بھیجے ہوتے پھر بھی خدا نہ ہوتے کیونکہ وہ مخلوق ہوتے اور مخلوق مقام الوھیت پہ فائز نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆☆

وہ بھی یہ بھی :-

آپ ہی بتائیے یہ کیا ہے ؟

ہماری نشریات کا آغاز تلاوت کلام سے ہوگا

پھر حمد باری تعالی

پھر نعت مصطفیٰ

پھر پروگرام شروع ہوگا (یعنی پہلی باتیں پروگرام کے بغیر اور باہر تھیں)

3 بجے آپ اردو فلم دیکھیں گے 8 بجے ڈرامے لگے گا ۔ آخر میں اللہ سے دعا مانگی جائے گی ۔ !!! واہ کہوں یا آہ کہوں ؟ کیا دورنگی ہے ۔۔۔۔۔۔ آغاز قرآن سے کیا اختتام دعا اور بیچ میں گانے ۔۔۔۔۔ ڈانس ۔۔۔۔۔۔ سب کچھ کر ڈالا

رحمان بھی راضی ۔۔۔۔۔۔۔ شیطان بھی راضی

☆☆☆☆

باڈی گارڈ:-

ایک صاحب محفل میں آئے تو دس آدمی انکے پیچھے پیچھے ------ ہاتھوں میں کلاشنکوفیں ------ میں نے صاحب سے پوچھا آپ نے یہ آدمی ساتھ کیوں رکھے ہوئے ہیں؟ فرمانے لگے حفاظت کیلئے ------- میں نے عرض کیا سرکار آپ کی حفاظت یہ دس بندے کرتے ہیں تو پھر انکی حفاظت کون رتا ہے؟ وہ کہنے لگے حضرت عمرؓ نے اگر باڈی گارڈ رکھا ہوتا تو شہید نہ ہوتے ------- میں نے کہا تبھی تو باڈی گارڈ نہ رکھا کیونکہ وہ شہادت جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم نہیں ہونا چاہتے تھے ------ حضرت عمرؓ نے ایک روز فرمایا تھا عوام کا یہ کام نہیں وہ میری حفاظت کریں یہ تو میرا کام ہے کہ میں انکی حفاظت کروں بفرض محال آپ کی بات مان لی جائے کہ باڈی گارڈ ہوتے تو عمرؓ بچ جاتے تو ایک بات بتائیے امریکہ کا صدر کینیڈی گولی کا شکار کیوں ہو گیا تھا۔ حالانکہ کمانڈو ساتھ تھے۔ محافظ ساتھ تھے۔ خفیہ ایجنسی کی آنکھیں ساتھ تھیں۔ پھر وہ دشمن کی گولی کا شکار کیوں ہوا؟ وہ چپ کر گئے۔ میں نے عرض کی حضور ------- صرف "ٹھکا" ہے۔

اگر موت لوہے سے ڈرتی ہوتی تو کوئی لوہار نہ مرتا ------- موت برحق ہے زندگی میں شک ہے۔

☆☆☆☆

اثر:-

ایک مریض نے باقاعدہ دوائی استعمال کی وہ پھر بھی مر گیا ---- کیا آپ دواؤں کے اثر سے انکار کر دیں گے؟ یقیناً نہیں کریں گے۔ دوا نے اثر نہ کیا کوئی وجہ تھی اسطرح دعا بھی بعض اوقات اثر نہیں کرتی کچھ وجہ ہے تلاش کرو۔

دعا کے منکر نہ بنو۔

آہ جو دل سے نکالی جائے گی ۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا سمجھتے ہو کہ خالی جائے گی؟

R. W. Trine کہتا ہے

Every thought is a force that goes out and comes back leaden with its kind.

ترجمہ: ہر خیال ایک لہر ہے جو دماغ سے نکلنے کے بعد موزوں صلہ لیکر آتی

Any strong thought of devotion brings instant response and the universe would be dead if it did not.

ترجمہ: گداز میں ڈوبی ہوئی اس آواز کا جواب فوراً آتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو کائنات ختم ہو جائے۔

ترقی:-

ایک آدمی مجھے کہنے لگا زن (ز+ن) دو حرفی لفظ ہے۔ مرد (م + ر + د) تین حرفی ۔۔ شادی (ش + ا + د + ی) چار حرفی لفظ ہے ۔۔۔ اولاد (ا + و + ل + ا + د) پانچ حرفی لفظ ہے۔ ان سب سے اشارہ ملتا ہے کہ فطرت ہمیں ترقی کے راستے پر دیکھنا چاہتی ہے۔ میں نے کہا کہ آخری لفظ مشکلات بھی شامل کر لیجئے یہ چھ حرفی لفظ ہے۔

☆☆☆☆

صبر:-

آپ نے صبر کیا آپ نے خود کو ٹھنڈا کر لیا۔ مخالف نے غصہ کیا وہ گرم ہو گیا ۔۔۔ فائدہ آپ کا ہوگا۔ وہ ہار جائے گا۔ کیونکہ ٹھنڈا لوہا ہی گرم لوہے کو کاٹتا ہے ۔۔۔۔ آگ آگ سے نہیں بجھتی پانی سے بجھتی ہے۔ غصہ آگ ہے اور صبر پانی ہے۔ غصے کو غصے سے نہ بجھا پاؤ گے صبر سے بجھے گا۔

فرینکلین (FRANKLIN) کہتا ہے۔

He that can have patience can have what he wills.

ترجمہ:- جو صبر کر سکتا ہے وہ خواہش کو پا سکتا ہے

اللہ کا اعلان ہے ان اللّٰہ معا الصابرین اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ آپ صبر کریں گے تو اللہ ساتھ ہوگا غصہ کریں تو شیطان ساتھ ہوگا بتائیے کس کا ساتھ بہتر ہے؟

☆☆☆☆

موت ایک نعمت ہے:-

اکبر بادشاہ نے بیربل سے کہا " موت نہ ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا " بیربل نے کہا " جناب پھر آپ بادشاہ کیسے بنتے؟ " اگر کوئی نہ مرتا تو پھر آپ کی پردادی کی دادی آپکو کہانی سنا رہی ہوتی۔ ایک دادی سے بیوی تنگ آجاتی ہے اتنی دادیاں !!!!!! اگر موت نہ ہوتی سب زندہ ہوتے۔۔۔۔۔۔۔ اناج کی قلت ہوتی اب تو غریب اور مظلوم اس آس پر جیتے ہیں اک روز موت آئے گی۔ ہمیں مکتی دلائے گی۔

1- موت ظالموں سے نجات دلاتی ہے

2- ذکر موت نفس کی بیماریوں کا علاج ہے

3- بائرن کہتا ہے موت سے تمام مصائب کا خاتمہ ہو جاتا ہے

4- سقراط سے پوچھا گیا۔ موت سے بھی کوئی سخت چیز ہے؟ جواب ملا " زندگی " کیونکہ ہر قسم کے رنج و غم زندگی میں برداشت کرنے پڑتے ہیں اور موت ان سے نجات دلاتی ہے۔

5- موت، مومن کا تحفہ ہے کیونکہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ اور موت اسے رہائی دلاتی ہے۔

6- افلاطون کہتا ہے سقراط نے کہا تھا

"اگر موت ہمیشہ کے لئے شعور اور احساس کو ختم کر دیتی ہے تو یہ ایک نعمت بے بہا ہے" اللہ تعالیٰ نے بھی موت کو نعمتوں میں شمار کیا ہے۔

کل من علیھا فان۔ و یبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام

فبای آلاء ربکما تکذبان

ہر شے فنا ہوگی صرف باقی رہے گا تیرے رب جلال و اکرام والے کا چہرہ۔ کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔

اجل کو دیکھ کر زیر فلک قرار آیا۔ مصائب کی بالآخر اک انتہا تو ہے۔

چارلس فرومین (CHARLES FROHMAN) کہتا ہے۔

Why fear death? It is the most beautiful

adventure in life

ترجمہ:۔ "موت سے کیوں ڈرتے ہو؟ یہ زندگی میں بہت خوبصورت ایڈونچر ہے"

جب کوئی مرجائے تو یوں کہا کرو

God,s finger touched him, and he slept.

☆☆☆☆

عجوبہ:۔

اھرام مصریہ دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے۔ اسکی تعمیر میں ایک لاکھ غلاموں کی آہیں شامل ہیں۔ اس میں تقریباً 23 لاکھ پتھر جڑے ہوئے ہیں۔ ایک پتھر کا اوسط وزن اڑھائی ٹن ہے۔ ان میں ایسے ایسے پتھر بھی ہیں جن کا وزن سولہ سولہ ٹن بھی ہے آج اسکی اونچائی ساڑھے چار ہزار برس بعد 137 میٹر ہے یہ تیرہ ایکڑ زمین میں پھیلا ہوا ہے۔ ایک لاکھ غلام بیس سال تک اس کی تعمیر میں لگے رہے۔ میں تو سوچتا ہوں یہ سولہ سولہ ٹن کا اڑھائی اڑھائی ٹن کا ایک ایک پتھر یہ غلام دور دراز سے کس طرح لاتے رہے، جبکہ ٹرانسپورٹ کا موجودہ نظام تھا ہی نہیں !!! یہ ایک لاکھ غلاموں کی باہوں اور آہوں کا ثمر ہے۔

آپ آہ کہیں یا واہ:-

یہ آپ کی مرضی ہے پہلے بات سن لیجئے ۔۔۔۔۔ "آزادی کا مجسمہ نیویارک میں کھڑا ہے۔ریڈ انڈین یہ امریکہ کے رہائشی تھے غلام بنا لئے گئے۔۔۔۔ اور باہر سے آنے والے انگریز آزاد ہو گئے ۔۔۔۔۔ (الٰہ اللہ) اور حیرانی کی یہ بات ہے کہ یہ مجسمہ امریکیوں نے خود نہیں بنایا۔ فرانس والوں نے پیرس میں بنوایا اور پھر تحفے کے طور پر امریکہ کو دیا۔ امریکی باہر سے آئے اور انکی آزادی کا مجسمہ بھی باہر سے آیا۔

آہ ریڈ انڈین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واہ امریکیو!

پانی موت دیتا ہے:-

یہ تو آپ نے سنا ہے کہ زندگی کا دارومدار پانی پہ ہے۔ لیکن میں نے کئی بار زندگی کے اس منبع کو موت بانٹتے ہوئے دیکھا ہے۔ پودے کو بڑھاتا بھی ہے۔ مٹاتا بھی ہے ۔۔۔ انسان کو بچاتا بھی پانی ہے اور "سلاتا" بھی ہے ۔۔۔ یہ جسم کے اندر جائے تو سنوارتا ہے ۔۔۔ جسم اسکے اندر جائے تو بگاڑتا ہے ۔۔۔ پانی کی کیا بات ہے!!! آہ بھی ہے واہ بھی ہے ۔۔۔۔۔ جب گرمی میں صحرا میں مل جائے تو واہ ہے ۔۔۔۔ جب دریا شہر میں آجائے تو آہ ہے ۔۔۔۔۔ اگر مکان پانی کے ساتھ بنتا ہے تو خراب بھی اسی کی وجہ سے ہوتا ہے کپاس اگتی اسی کی وجہ سے ہے لیکن روئی پہ پڑ جائے تو خراب ہو جاتی ہے!!! گنا اگتا پانی کے ساتھ ہے۔ لیکن گڑ پہ پڑ جائے تو مٹا دیتا ہے۔ کشتی کو منزل پہ پہنچاتا بھی یہی ہے اور ڈبوتا بھی یہی ہے۔ میں نے ایک مرتبہ نمک سے کہا پانی زندگی دیتا ہے۔ کہنے لگا دیتا ہوگا پر میں نہیں مانتا میں نے پوچھا وہ کیوں؟ کہنے لگا جب بھی میرے قریب آیا ہے

کھور " کے رکھ دیا۔۔۔۔۔ اور اسی قسم کی بات چینی ، کاربن ، رنگ ، چونا وغیرہ نے بھی کی۔۔۔۔۔۔ آہ کیا ہیں وہ اشیاء جو باعث حیات بھی ہیں اور وفات بھی۔ ویسے ایک بات ہے آپ دریا کے پاس جاتے ہیں سمندر کے پاس جاتے ہیں جب وہ آپ کے پاس آتا ہے تو بھاگ کیوں جاتے ہو۔۔۔؟

*****

جہیز:۔

"جہیز ایک لعنت ہے"۔۔۔۔ "یہی جملہ آپ کو ہر آدمی کے منہ سے سنائی دے گا" جہیز ایک لعنت ہے۔۔۔ تعجب ہے اس لعنت کو ہر ایک لاشعوری طور پر پسند کرتا ہے۔ اگر کوئی لڑکی "یہ لعنت" ساتھ لیکر نہ آئے۔ اسکے چولہے میں آگ لگ جاتی ہے وہ پھٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔ جو لڑکی "یہ لعنت" جتنی زیادہ لائے گی اسکی اتنی ہی عزت ہوگی!!!!

میرے نزدیک لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جہیز ماں رخصتی کے وقت دے اپنی بیٹی سے کہے۔

1۔ قناعت کرنا یعنی تھوڑے پہ راضی رہنا تمہارا رشتہ طویل ہوگا۔

2۔ اسکی بات غور سے سننا اور اس کا حکم بجالانا تمہاری زندگی پر مسرت ہوگی۔

3۔ جہاں جہاں خاوند کی نگاہ پڑتی ہے ان جگہوں کا خاص خیال رکھنا تاکہ اس کی نگاہ تیرے جسم اور لباس کے ایسے حصے پر نہ پڑے جو بدنما اور غلیظ ہو۔

4۔ اور جہاں اسکی ناک سونگھ سکتی ہو اسکے بارے میں محتاط رہنا تجھ سے

اسے خوشبو آئے۔ بدبو نہ آئے۔

5۔ سرمہ حسن کی افزائش کا بہترین ذریعہ ہے اور پانی گمشدہ خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے (یعنی خوشبو نہ ملے جسم دھو کر بھی صاف ہو سکتا ہے)

6۔ اسکے کھانے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا کیونکہ بھوک کی حرارت شعلہ بن جایا کرتی ہے۔ جب وہ سوئے تو اسکے آرام میں مخل نہ ہونا۔ کیونکہ نیند میں خلل اندازی بغض کا باعث بنتی ہے۔ اسکے گھر اور مال کی حفاظت کرنا، اسکی ذات کی اسکے نوکروں کی اور اسکے عیال کی عزت کرنا

7۔ اسکے راز کو افشامت کرنا اگر تو اسکے راز کو فاش کردے گی تو اسکے عذر سے محفوظ نہیں رہ سکے گی۔

8۔ جب وہ غمگین ہو تو خوشی کے اظہار سے اجتناب کرنا اور جب وہ خوش ہو اسکے سامنے منہ بسور کر مت بیٹھنا۔ پہلی خصلت آدابِ زوجیت کی ادائیگی میں کوتاہی اور دوسری خصلت دل کو مکدر کر دینے والی ہے۔

9۔ حتی المقدور اسکی عزت کرنا وہ اسی قدر تمہارا احترام کرے گا جس قدر تم اسکی ہم نوا رہو گی اس قدر وہ تمہیں اپنا رفیق حیات بنائے رکھے گا۔

10۔ اور یہ آخری بات ہے غور سے سن لو۔ تم جس چیز کو پسند کرتی ہو اسے نہیں پا سکتی جب تک اسکی رضا کو اپنی رضا پر اسکی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دو۔

لڑکی ان نصائح کو پلے باندھ کر لے گئی۔ سارا سامان پرانا ہو گیا مگر لڑکی نئی کی نئی رہی۔ اسکی عزت بڑھتی رہی اور وہ گھر TASTE OF PARADISE بن گیا۔

☆☆☆☆☆☆

لپ اسٹک :-

لپ اسٹک کا آغاز فراعین مصر کے عہد میں ہوا۔ عورتیں اپنے ہونٹوں پہ لگاتی تھیں تاکہ شیطانی ارواح اندر داخل نہ ہو جائیں ہو سکتا ہے اس دور میں لپ اسٹک بدبودار ہو ۔۔۔۔۔ لیکن آجکل تو لپ اسٹک شیطان کو بھگانے کے

لئے نہیں لگائی جاتی بلکہ اسے دیکھ کر تو شیطان جمع ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔
آہ! عورت! کاش تو یہ سمجھ جاتی حسن کیا ہے؟ خاوند اور خاندان کی خدمت کرنا ۔۔۔
کردار و گفتار کو خوبصورت و پاکیزہ بنانا ۔۔۔۔۔ گھر کو جنت بنانا۔

☆☆☆☆

چور :-

" ہر دنیا دار کا محبوب چور ہوتا ہے " جب یہ اس سے پیار کرتا ہے وہ پہلی ہی ملاقات میں نیند چراتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ چین چراتا ہے ۔۔۔۔ یہ چرانے کا سلسلہ پھر چل نکلتا ہے ۔ پھر سکون بھی چوری ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔ حتی کہ یہ چور ڈاکو بن جاتا ہے اور اسکی نظروں کے سامنے اس سے سب کچھ چھین لیتا ہے ۔ اسی چور کو وہ بخوشی دل و دماغ کے تمام پلاٹ مفت میں دے دیتا ہے ۔ کہ تم اس میں اپنا " اڈا " بناؤ ۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر یہ اسکے " اہم مقامات " پر قبضہ کر لیتا ہے ۔ اس کا تمام کنٹرول اسکے ہاتھ میں چلا جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ پھر یہ خود کیلئے کچھ نہیں کرتا نہ خدا کے لئے کچھ کرتا ہے سب کچھ اسی کے لئے کرتا ہے ۔۔۔۔۔ وہ اس کا سب کچھ لے لیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اسے صرف ایک شے دیتا ہے ۔۔۔۔۔ آپ کو معلوم ہے وہ کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔۔۔
وہ ہے " آہ " ۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کسی خاوند کے منہ سے واہ نہیں سنی جب سنی آہ ہی سنی ۔

☆☆☆☆

آہیں ہی آہیں :-

گوش جذبات سے آہیں سنو ۔۔۔۔ آپ کو ہر طرف چیخ و پکار ۔۔۔۔۔۔ آئے ہائے ۔۔۔۔ آہ کی آوازیں سنائی دیں گی ۔۔۔۔۔ مٹی کے کان سے نہیں ۔۔۔۔۔ دل کے کان سے ۔۔۔۔۔۔ مٹی کے بنے ہوئے کان

تو جانور کے پاس بھی ہیں ۔۔۔ کچھ سنائی دیا؟ نہیں ؟ میرے ساتھ چلو۔ ٹھہرو یہ بچہ ہے چھپ کر اس کی آہ سنو۔

☆☆☆☆

بچہ کی آہ:۔

آہ! یہ ماسٹر بیمار کیوں نہیں ہوتا؟ یا اللہ! ماسٹر جی ریاضی و انگریزی والے ماسٹر جی بیمار ہو جائیں آج انکو کوئی ضروری کام پڑ جائے مگر اسکی آہیں سنی نہیں جاتیں اور ماسٹر صاحب آجاتے ہیں اور اسے خوب مار پڑتی ہے پھر یہ کلاس میں روتا ہے ۔۔۔۔ وہ مختلف غموں کا اظہار کرتا ہے چھٹی کیوں نہیں ہوتی؟ ۔۔۔۔ کاش سبق نہ سنا جائے صرف پڑھایا جائے جس طرح کالجوں میں ہوتا ہے اتوار کا دن جلدی کیوں ختم ہو جاتا ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ باقی دن لمبے کیوں ہوتے ہیں؟ ۔۔۔۔۔ چھٹیاں ہوتی ہیں سیر کرنے کے لئے اور ماسٹر ساری ساری کتاب کا سبق لکھنے اور یاد کرنے کو دے دیتے ہیں اگر اتنا کام دینا تھا تو چھٹیاں کیوں دیں؟ اس کا ذہن چھوٹا ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ آہ بھرتا ہے اور کام بھی کرتا ہے۔

☆☆☆☆

ماسٹر کی آہ:۔

شاگرد ہماری عزت کیوں نہیں کرتے؟ آہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تنخواہ ۔۔۔۔۔۔۔ خرچہ نہیں چلتا ۔۔۔۔۔۔ کنبہ نہیں پلتا ۔۔۔۔۔ ہائے بڑھاپا ۔۔۔۔۔۔ یا اللہ! کچھ ٹیوشنز دے دے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بیچارہ لوگوں کے گھر گھر جا کر بچوں کو پڑھاتا ہے اور رات دس بجے گھر آتا ہے ایک سرد آہ کھینچتا ہے اور صوفے پر گرتے ہوئے ایک ہی جملہ ۔۔۔۔۔۔ بیوی کھانا لاؤ۔

☆☆☆☆

ماں باپ کی آہ:-

ماں باپ ہر قسم کی آہ سے آشنا ہو جاتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ آہ! اولاد بات نہیں مانتی ۔ بچہ گھر دیر سے آتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا ہے ۔۔۔۔ پڑھائی کی طرف دھیان کم دیتا ہے ۔۔۔۔ خوشی نہیں غم دیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ بڑی لڑکی جوان ہو گئی ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اے جی! کچھ کرو ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہائے ایک جان کتنے دکھ ۔!!!! ۔۔ کوئی اچھا سا لڑکا ڈھونڈو ۔۔۔۔۔۔ پر آہ اچھے لڑکے کدھر ملتے ہیں؟ ۔۔۔۔ ماں باپ یونہی آہوں کے ہو کر رہ جاتے ہیں ۔۔۔۔۔



بیوی کی آہ:-

بیوی اپنی ایک رازدار سہیلی سے کہہ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔ اب میرا میاں مجھ سے کم پیار کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلے پیار کرتے تھکتے نہیں تھے اب کرتے نہیں ہیں ۔۔۔۔۔ پہلے بات کرتے تھے ساری رات کرتے تھے ۔۔۔۔۔۔۔ اب بات بات پر ٹوکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ باہر جانے سے روکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ کل تو مجھے مارا بھی ۔۔۔۔۔۔ چہرہ پیلا ہو گیا ہے ۔۔۔۔۔ ہاتھ مار کی وجہ سے نیلے ہو گئے ہیں ۔۔۔۔۔۔ حالانکہ انہیں میرے گورے ہاتھ بہت اچھے لگتے تھے ۔۔۔۔۔۔ !!!! ہائے میرے نصیب ۔۔۔۔۔۔۔ آہ! وہ عرفان مجھ سے کتنا پیار کرتا تھا ۔۔۔ میرا کتنا خیال رکھتا تھا ۔۔۔۔ سکول چھوڑنے جاتا تھا ۔۔۔۔ لینے جاتا تھا ۔۔۔ اس سے شادی کر لیتی کتنی خوش رہتی ۔۔۔۔ اور وہ میری ساس اللہ کی پناہ ۔۔۔۔۔ ہٹلر کی بیٹی ہے ۔۔۔۔ اسکی آنکھ میں میری خوبیاں بھی خامیاں نظر آتی ہیں ۔ بس یہی کچھ ہوتا رہتا ہے ۔ آخر کار خاوند مر جاتا ہے یا وہ بیوی مر جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔ بچا کیا ہے آہیں ۔ بیوی کی خاوند کے

مرنے پر یا خاوند کی بیوی کے مرنے پر۔

☆☆☆☆

خاوند کی آہ:-

ایک خاوند صاحب اپنا ماتھا شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑے ہوئے رو رہے تھے۔ میں نے کہا بھائی تجھے کیا ہوا؟ کیا جسم کا سارا پانی آنکھوں کے راستے نکالنے کا ارادہ ہے؟ مختار کیا کروں میرا مرنے کو جی چاہتا ہے ------ میرے منہ سے آہ کے علاوہ اور لفظ نکلتا ہی نہیں --- یوں لگتا ہے بچپن سے شاید یہی لفظ سیکھا ہے ---- میرا پورا جسم صرف آہ بنا تا ہے اور سب کام چھوڑ گیا ہے --- آج سے پانچ سال پہلے میں نے راتوں کا سکون بیچ کر ------ موتیوں سے قیمتی آنسو دیکر ------ دل و دماغ دیکر ایک خوبصورت عورت کی توجہ خریدی ------ میں نے اسے کہا تھا تم صرف میرے سامنے رہا کرو --- -- بھوک لگے تو جگر حاضر ہے پیاس لگے تو اشک حاضر ہیں ------ چلنا ہو تو سر آنکھوں پر ------ رہنا ہو تو دل و دماغ حاضر ہیں -------- وہ مانوس ہو گئی ------ جو میں چاہتا تھا وہی اسکی چاہت بن گئی یعنی ہم نے شادی کر لی ہماری شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ میں اپنا جسم اور بعض اوقات ضمیر تک بیچ کر اسے آرام خرید کر دیتا رہا۔

پھر وہ زور زور سے رونے لگا ------ اور کہتا ہے مختار تجھے معلوم ہے؟ اس نے میرے ساتھ کیا کیا؟ میں نے اسے ٹوٹ کر چاہا تھا اس نے مجھے توڑ کر رکھ دیا ------ میں ٹوٹ گیا وہ کسی اور سے جڑ گئی ------ وہ اپنا سب کچھ کسی دوسرے کو مفت دے رہی ہے ------ آہ! اللہ مجھے مار دے ورنہ یہ گرم آہیں میرا سینہ جلا دیں گی۔

☆☆☆☆

مولوی کی آہ:-

ایک مولوی صاحب اپنا رونا رو رہے تھے کہ لوگ ہم پر اعتراضات بہت کرتے ہیں۔ جسے کوئی نہیں پوچھتا وہ ہم سے آکر سب کچھ پوچھتا ہے !!! ہماری تنخواہ۔۔۔۔ بس آہ۔۔۔۔۔ ایک خطیب صاحب فرما رہے تھے کہ لوگوں کے اندر اسلام کی محبت ختم ہو گئی ہے پوچھا گیا وہ کیسے؟ کہنے لگے ہم جلسہ فرماتے ہیں تو لوگ آتے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ جمعہ کے روز اس وقت آتے ہیں جب خطبہ ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک مقتدی صاحب فرما رہے تھے یہ تنخواہ کا رونا کیوں روتے ہیں۔ ان اللہ یحب المتوکلین۔ یہی تو ہمیں پڑھ کر سناتے ہیں خود اللہ پہ توکل کریں پیسوں کی طرف دھیان کیوں دیتے ہیں۔ ہم مولویوں کو سفید چادر کی طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ جو عیب ہمارے اندر ہیں انکے اندر نہیں ہونے چاہیں۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے ان کو بلند مقام دیا ہے۔۔۔۔۔۔ یہ پستی والے کام کرتے ہیں تو ہم اعتراضات کرتے ہیں۔ ہمیں اسلام سے شدید محبت ہے۔ لیکن اسلام انکے اپنے پاس کوئی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ انکے جلسوں میں دوسرے مسلک کے اعتراضات و جوابات ہوتے ہیں اسلام کے متعلق کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اور جمعہ کے روز کیا سننے جائیں۔

شعر؟۔۔۔ حکایات؟ اور وہ بھی بار بار ایک ہی؟

غوث پاک کی تقریر ہوگی تو چوروں والا واقعہ سنا دیں گے۔۔۔۔۔ جنگ بدر ہوگی تو بچوں والا واقعہ سنائیں گے۔۔۔۔۔۔۔ انکی تقریریں تو ہمیں زبانی یاد ہیں آدھی تنخواہ دیکر ہم سے سن لو۔۔۔۔۔۔۔ میں جان چھڑا کر اٹھ گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

پھولوں کی آہ:-

میں ایک روز Dawn کو باغ چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر پھول رویا تھا اور ہر ایک کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔۔ میں صبح پہنچا لگتا یوں تھا کہ رات بھر روئے ہیں سوئے نہیں۔۔۔۔۔۔ میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کیوں روتے ہو؟۔۔۔ ۔۔۔ ایک پھول نے وجہ بتائی۔۔۔۔ "پرسوں کی بات ہے میں نے ابھی پوری آنکھ بھی نہ کھولی تھی۔۔۔۔۔۔ ایک انسان آیا اس کے ہاتھ میں قینچی تھی اس نے میرے سامنے تمام پھولوں کی گردنیں کاٹیں اور ٹوکری میں لے گیا۔ ہمیں نہیں معلوم ہمارے ساتھیوں کو کدھر لے گیا۔۔۔۔۔۔ ہم انکے متعلق جاننا چاہتے تھے" کل شام کی بات ہے چند پھولوں کی روح (خوشبو) کا ادھر سے گزر ہوا۔۔۔۔ میں نے انکو روک لیا۔۔۔۔۔ اور ان سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔ ایک نے بتایا "کہ ہم سب کو وہ پھولوں کی منڈی میں لے گیا اور وہاں ہمارے اور بھائی بھی موجود تھے مختلف علاقوں سے قید کر کے لائے گئے۔۔۔۔ اور سب کو مختلف ٹوکریوں میں پیک کر کے مختلف علاقوں میں بھیجا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اور میں ان پھولوں میں شامل تھا جنہیں ایک آدمی خرید کر قبرستان لے گیا۔ وہاں پکی دکانیں بھی تھیں اور پھٹے بھی تھے جن پہ رکھ کر ہمیں بیچا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔ بس کچھ نہ پوچھو دکاندار نے ہمیں ٹوکری سے نکالا اور ایک بڑی سوئی گردن میں پرو دی ہماری آہ و بکا بلند ہوگئی مگر قبرستان میں کون سنتا سب مردے تھے۔ اس ظالم نے مجھے اور میرے چند ساتھیوں کے گلے میں دھاگہ ڈالا اور ہمیں لٹکا دیا۔۔۔۔ یہ منظر ناقابل برداشت تھا کئی پھول تو اس تکلیف سے "پتی پتی" ہو گئے۔۔۔ ایک آدمی آیا اس نے کچھ کاغذ کے ٹکڑوں کے عوض ہمیں خریدا اور اندر لے گیا اور جا کر ایک قبر پہ ڈال دیا ہم مظلوموں سے ہمدردی کرنے کی بجائے وہ ہمیں ایک

مردے کے پاس چھوڑ گیا وہ تھوڑی دیر کے بعد چلا گیا۔۔۔ پھر کیا ہوا؟۔۔۔ کیا ہونا تھا۔۔۔۔۔۔ آہ! اور کیا؟۔

☆☆☆☆

گلدستہ :-

دوسرے پھول کی روح آہ بھرتے ہوئے بولی۔ میں ان پھولوں میں جنہیں ایک آدمی بازار لے گیا۔ میرے ساتھ اور بھی پھول تھے جو رنگ و نسل کے اعتبار سے مختلف تھے۔ ہم سب کو ایک لفافے میں بند کر دیا۔ ہمارا دم تک گھٹنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی آیا اسنے ہمیں خریدا اور بڑے آرام سے ہمیں رکھا اور لے جا کر اپنی محبوبہ کو پیش کیا۔ اس نے اپنا خوبصورت سا چہرہ ہمارے قریب کیا ایک لمحے کے لئے تو ہم اپنا دکھ بھی بھول گئے۔ لیکن خوشی کب تک؟۔۔۔۔۔ اس نے ہمیں ایک کونے میں رکھ دیا۔۔۔۔۔۔ پھر کیا ہوا؟ پھر کیا ہماری ساری روح (خوشبو) نکل گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

مسہری:-

ایک پھول کی آہوں میں پہلوں کی نسبت زیادہ درد تھا میں نے پوچھا کیا تم پر زیادہ ظلم ہوا ہے؟ کہنے لگا کچھ نہ پوچھو ایک روز یوں ہوا کہ ایک آدمی کار سے نیچے اترا۔ سیدھا دکان پہ۔۔۔۔۔۔ اس کی دوسرے دن شادی تھی اس نے مسہری کا آرڈر دیا۔۔۔۔۔۔ کچھ نہ پوچھو پھر کیا ہوا؟۔۔۔۔۔۔ بڑے پھول کٹے کئی باندھے گئے اس دن اجتماعی ظلم ہوا۔۔۔۔۔ بہر حال دوسری شام مسہری تیار ہو گئی کچھ پھول بیڈ کے ارد گرد لٹکا دیئے گئے اور کچھ بیڈ پر گرا دیئے گئے۔ دلہن کو اندر بٹھایا گیا وہ کتنی خوش تھی اور ہماری "جان" نکل رہی تھی وہ سر جھکائے بیٹھی رہی ہماری طرف دھیان نہ دیا۔۔۔۔۔ پھر کیا ہوا؟ کچھ نہ

پوچھو پھر میں نے آنکھوں پہ پٹی رکھ لی تھی اس روز ہم بکھر گئے ۔۔۔۔۔۔

ایک پھول تو زور زور سے اور تیزی سے گفتگو کر رہا تھا "ہم اپنی جان قربان کرتے ہیں گردنوں کو دھاگوں میں پرو دیتے ہیں اور ہمیں انسان کہتا ہے یہ "ہار" ہے اگر ہم "ہار" ہیں تو جیتنے والے کے گلے میں "ہار" کیوں ڈالتے ہو؟ ہمارا نام بدلو "ھار" نہ کہا کرو۔ "جیت" کہا کرو۔۔۔۔۔۔"

اب سمجھ گئے ہو ہم کیوں روتے رہے ہیں ہمیں ڈر ہے وہ ظالم انسان آ نہ جائیں وہ ضرور آئیں گے اور ہمیں بھی لے جائیں گے۔ میں نے کہا دوسروں کو خوش رکھنا ہی زندگی ہے تمہاری وجہ سے اگر کوئی چند منٹ خوش ہو لے۔ اچھا نہیں؟ لیکن ایک پھول بولا۔۔۔۔ مختار شاہ! یہ انصاف ہے؟ ولیوں کی قبروں پہ ہمیں ڈالتے ہو اور ایک دنیادار کی قبر پہ بھی ڈالتے ہو۔۔۔۔۔ عالم دین کے گلے میں اور طوائف کے قدموں میں بھی ہمیں ہی ڈالتے ہو۔۔۔۔۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔۔۔۔۔ میں کیا کرتا جیسا قطرہ پھول کے گال پر تھا ویسا ہی ایک قطرہ میرے گال پہ بھی تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

میں نے کہا اس نے کہا

میں نے کہا خون کا رنگ ایک ہے	اس نے کہا گروپ تو ایک نہیں
میں نے کہا تمام انسان برابر ہیں	اس نے کہا قد تو ایک نہیں
میں نے کہا تمام عورتیں ایک سی ہیں	اس نے کہا رنگ و شکل تو ایک نہیں
میں نے کہا سب کا سر ایک ہے	اس نے کہا سوچ تو ایک نہیں
میں نے کہا سب کا آخری مقام ایک ہے	اس نے کہا انجام تو ایک نہیں
میں نے کہا سب کا قبلہ ایک ہے	اس نے کہا مسجد تو ایک نہیں

میں نے کہا قرآن ایک ہے
اس نے کہا ترجمہ تو ایک نہیں

میں نے کہا زمین ایک ہے
اس نے کہا مکان تو ایک نہیں

میں نے کہا پیدا سب ایک جگہ سے ہوئے
اس نے کہا ماں تو ایک نہیں

میں نے کہا سب کا دل ایک ہوتا ہے
اس نے کہا ارمان تو ایک نہیں

میں نے کہا سب کے منہ میں زبان ایک ہے
اس نے کہا Language تو ایک نہیں

میں نے کہا سب کا نبی ایک ہے
اس نے کہا فرقہ تو ایک نہیں

میں نے کہا سب کی پیشانی ایک ہے
اس نے کہا مسجود تو ایک نہیں

میں نے کہا سب کا خالق ایک ہے
اس نے کہا نصیب تو ایک نہیں

میں نے کہا آہ لوگ بھی ایک ہوتے
اس نے کہا وہ تو تب تھا جب نیک ہوتے



مانگ :

اے انسان مانگ ۔۔۔۔۔۔ اللہ سے مانگ ۔۔۔۔۔ وہ خود کہتا ہے "ادعونی" مجھ سے مانگو۔۔۔۔ آہ انسان اس سے نہیں مانگتا جو مالک ہے ۔ خالق ہے ۔۔۔۔۔ غفار ہے۔۔۔۔۔۔ مختار ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ منگتوں سے مانگتا ہے !!! ۔ مانگ ۔ مانگے بنا عطا نہیں ہوتی ۔۔۔۔۔ ماں کے پستانوں میں دودھ وافر مقدار میں ہوتا ہے ۔۔۔۔ مگر ملتا اسی وقت ہے جب بچہ مانگتا ہے ۔۔۔ اگر مانگے بنا ہی مل جاتا تو پھر دینے والے کا پتا کیسے چلتا ۔۔۔۔ انسان اپنے رب سے مانگ ۔۔۔ نہ وہ سوتا ہے ۔۔۔۔۔۔ نہ وہ غائب ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔ اسکا دروازہ کسی لمحے بند نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔ بلکہ اس کا دروازہ کھلتا ہی اس وقت ہے جب سب لوگ دروازے بند کر کے سو جاتے ہیں۔

چراغ :-

چراغ سے لوگ پیار کرتے ہیں ---------- یہ ہر دور میں مختلف روپ اختیار کرتا رہے۔ مقصد وہی رہا ہے جو مٹی کے چراغوں سے لیا جاتا رہا ------- آج چراغ اندر سے جلتے ہیں وہ باہر سے جلتا تھا۔ اسکے نیچے اندھیرا ہوتا تھا اسکے نیچے بھی روشنی ہوتی ہے۔ اس کے لئے آگ کو جلانا پڑتا ہے۔ اس کے لئے بٹنکو دبانا پڑتا ہے۔ ہر ایک کو چراغ سے پیار ہے۔ چراغ جلانے کے لئے سارا دن انتظار کرنا پڑتا ہے ----- لوگ اپنے چراغ سے کتنا پیار کرتے ہیں اور اسکے جلنے پہ کتنے خوش ہوتے ہیں ------ اپنا ہے نا اس لئے------ سورج کو رب تعالٰی نے چراغ کہا ہے۔ وہ اتنی روشنی مفت دیتا ہے کسی کو کوئی فکر ہی نہیں -------- شاید سورج کو بھی حراغوں سے بڑا پیار ہے تبھی خود کو قربان کر دیتا ہے چھپالیتا ہے کہ چراغ روشن ہوں ------- کچھ چراغ قبروں پہ جلتے ہیں ------ کیوں؟ نہیں معلوم حالانکہ انکی روشنی اندر تو جاتی ہی نہیں !!!! ہماری گورنمنٹ رات کو شاہراہوں کو منور کرتی ہے۔ میلوں تک سنسان سڑک بڑی بڑی لائٹوں سے روشن ہوتی ہے۔ اس سنسان سڑک سے گزرتا ہوا ایک غریب آہ بھرتا ہے اور کہتا ہے۔

یہاں کوئی بھی نہیں اور روشنی ہے اور میرا گھر۔ غریب کا گھر صرف ایک چراغ کو ترس رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

رابعہ بصری سات دن سے برابر روزہ سے تھیں نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ آٹھویں روز ایک آدمی انکے دروازے پر آیا اور کھانے کا ایک پیالہ دیا۔ آپ نے پیالہ رکھا اندر چراغ لینے گئیں واپس آئیں تو پیالہ اوندھا پڑا تھا---- سوچا

کوئی بات نہیں کوزہ لاکر پانی سے ہی روزہ کھول لیتی ہوں ۔۔۔۔۔ جب کوزہ لیکر آئیں تو چراغ بجھ چکا تھا ٹھوکر لگی اور کوزہ (لوٹا) گر کر ٹوٹ گیا۔

رابعہ بصری نے آہ وفغاں شروع کردی۔ کہنے لگی اے اللہ! یہ کیا؟

آواز آئی اے رابعہ!

"ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غم اور دنیا کی نِعَم اُکٹھے نہیں ہو سکتے"

☆☆☆☆☆☆

دس باغ :-

ایک عورت نے ایک بزرگ سے کہا مومن کے پاس دس باغ ہیں۔

توحید۔ علم۔ حلم۔ تواضع۔ سخاوت۔ توکل۔ قسمت۔ سنت۔ خوف الٰہی۔ امید

آپ جب باغ میں جاتے ہو گھاس پھونس جڑی بوٹیاں تنکے کانٹے اٹھا کر پھینک دیتے ہو اس لئے مومن جب توحید کے باغ میں آئے تو شرک کے کانٹے کو اٹھا کر باہر پھینکے

علم کے باغ میں آئے تو جہالت اور سستی کے کانٹوں کو باہر پھینکے

حلم کے باغ میں آئے تو غصے کے کانٹوں کو باہر پھینکے

تواضع کے باغ میں آئے تو تکبر کے کانٹوں کو باہر کرے۔

توکل کے باغ میں آئے تو حرص وطمع کے کانٹوں کو باہر کرے

سخاوت کے باغ میں آئے تو کنجوسی کے کانٹوں کو باہر نکالے۔

قسمت کے باغ میں آئے تو شکوہ کے کانٹوں کو نکال باہر کرے۔

امید کے باغ میں آئے تو بے یقینی کے کانٹوں کو صاف کرے

سنت کے باغ میں آئے تو نافرمانی کی بوٹیاں اکھاڑ دو۔

خوف الٰہی کے باغ میں آؤ تو مفاد پرستی کے کانٹوں کو نکال دو۔

جب عورت نے یہ دس باغ بیان کئے تو بزرگ نے ایک آہ کھینچی۔۔۔۔۔۔

عورت نے پوچھا کیا آپ بیمار ہیں جو آہیں بھرتے ہیں؟ شیخ نے کہا ہاں میں دین کی بیماری کا مریض ہوں ۔ اے عورت ! کوئی علاج بتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ نامرادی کا ہاون پکڑیں ۔۔۔۔۔ اس میں تقوی کا ھلیلہ کوٹیں ۔۔۔۔۔۔۔ پھر محبت کی دیگچی میں ڈالیں شوق کی آگ کی آنچ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔ نیاز مندی کی لکڑیاں جلائیں ۔۔۔ خاموشی کا سرپوش مضبوطی سے اس پر باندھ دیں۔
یہ صبح وشام کھانا تجھے صحت ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆

بدعت :-

جنگل ---- جہاں درختوں کا میلہ ------- میلہ جہاں انسانوں کا جنگل ---- جنگل میں ہر قسم کے درخت ہوتے ہیں ------- چھوٹے، بڑے ----- لپٹے (بیل) کھڑے ---- ہرے، سڑے ---- جھکے ہوئے، اٹھے ہوئے ----- خاردار، پھلدار ---- کچھ خالی کچھ عالی ----
میلے میں بھی ہر قسم کے انسان ہوتے ہیں --------- بوڑھے بچے ----- جھوٹے، سچے ------- شادمان، پریشان ----- کوئی بے اولاد مالدار، کوئی غریب عیالدار ----- کوئی مختار، کوئی بیزار ----- کوئی دبانے والا، کوئی اٹھانے والا --- کوئی رلانے والا، کوئی ہنسانے والا ----- کوئی پجاری، کوئی جواری ----- کوئی اٹھانے والا، کوئی "ہاتھ دکھانے والا"
آہ! ہم سے تو درخت اچھا ہے ----- وہ انسان کی طرح دوسرے درخت سے لڑتا نہیں۔ حیوان آئے یا انسان --- جن آئے یا شیطان --- یگانہ ہو کہ بیگانہ ہر ایک کو سایہ دیتا ہے۔ دشمن کو بھی اسکی زندگی میں مدد دی (یعنی آکسیجن)
اور اتفاق ملاحظہ ہو ہر ایک درخت کا سایہ پڑ رہا ہے لیکن دوسرا درخت یہ نہیں کہتا۔ اس کا سایہ غلط ہے ----- یہ بدعت ہے ------- انسانوں کے جنگل میں کوئی اپنے خیالات دے تو قبل از غور ---- شور ----
اور درخت سے جو آپ کو امید ہوگی وہی پاؤ گے ----- آم کے درخت سے آم ہی پاؤ گے۔ سیب کے درخت سے سیب ہی پاؤ گے۔ لیکن انسان سے اکثر جو امید لگائی جائے وہ مایوس ہی کرتا ہے۔ اچھا سمجھتے ہیں وہ برا نکلتا ہے -- ایماندار سمجھتے

ہیں وہ بے ایمان نکلتا ہے۔
انسان سمجھتے ہیں شیطان نکلتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

شوق:-

شوق دیکھئے ۔۔۔۔۔ کوئی طوطا پالتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی مینا پالتا ہے۔۔۔۔۔۔ کوئی کتا پالتا ہے کسی کو جانوروں سے اتنا پیار ہے کہ وہ خود ہی "جانور" بن جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ اور جانوروں کے اندر رہنا اسے اچھا لگتا ہے ۔۔۔۔۔۔ انگریزوں نے انسانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے اور جانوروں کو بچانے کیلئے ادارے قائم کر دیئے ہیں !!! وہ کتوں کے مکان بناتے ہیں اور انسانوں کے مکان گراتے ہیں کویت عراق کی جنگ میں سمندر کے جانوروں کی فکر انگریزوں کو بہت لگی اور اسے میڈیا پہ بتایا کہ یہ دیکھو یہ سمندری جانور مر رہے ہیں لیکن امریکہ نے عراق پر پابندی لگائی دس ہزار بچے مر گئے کسی نے خبر نہیں دی امریکہ کی آہ پرندے کے زخمی ہونے پر نکلتی ہے۔ میری آہ انسان کے زخمی ہونے پہ زیادہ نکلتی ہے۔

ایک اور آدمی دیکھا اس کا عجیب شوق ہے وہ غم پالتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ سب لوگ سو جاتے ہیں وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر غم کا خیال رکھتا ہے ۔۔۔۔۔ غم کے ساتھ جاگتا ہے ۔۔۔۔ اپنے جسم کا گوشت اسے دیتا ہے تاکہ وہ طاقتور رہے۔ جگر کا دودھ پلاتا ہے۔۔۔ غم تروتازہ رہے اسے اشکوں کا پانی دیتا ہے۔۔ غم پالنا کوئی معمولی شوق نہیں ہے۔ یہ کمزور آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اسے اپنی فکر نہیں رہتی دوسروں کی فکر ہوتی ہے ۔۔۔۔ میں نے "صاحب" سے پوچھا "ہر آدمی غم کیوں نہیں پالتا"؟ وہ بولے مختار شاہ! یہ بڑا مہنگا شوق ہے۔۔۔ سکون، آرام اور سکھ چین دیکر پھر غم ملتا ہے۔۔۔۔۔ بتا اتنا امیر کوئی ہے؟ یہ

انبیاء و اولیاء کا کام ہے۔

میں نے پوچھا فائدہ کیا ہوتا ہے؟ فرمانے لگے غمگین کو ہی غمگسار ملتا ہے۔

آہیں بھرنے والے کو مدینے سے آواز آتی ہے غمزدہ پریشان نہ ہوں میں تمہارا غمگسار ہوں۔

"عام میں خاص"

عام میں خاص ہوتے ہیں خاص میں عام نہیں ہوتے

اللہ تعالی کی نظر میں کوئی حقیر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ جنہیں لوگ حقیر اور چھوٹا سمجھتے ہیں اللہ رب العزت نے انہیں ہی بڑا کیا اور اپنی نوازشات سے نوازا۔۔۔۔۔ وہ عام لوگوں کو بھی بہت پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔ تبھی تو زیادہ بنائے ہیں۔

مثالیں ملاحظہ ہوں

1:- آئزک نیوٹن:-

ان کا نام D.MICHEL ڈاکٹر مائیکل نے اپنی کتاب The Hundred میں دوسرے نمبر پہ لکھا ہے۔ یہ دنیا کا عظیم برطانوی سائنسدان ایک غریب کسان کا بیٹا تھا۔ پیدائش سے دو ماہ قبل ان کا باپ دنیا سے چل بسا۔ نتیجتاً انہیں بچپن میں ہی کھیتوں میں کام کرنا پڑا۔۔۔۔۔ اللہ تعالی نے اس عام آدمی کو دنیا کا خاص ترین آدمی بنا دیا۔۔۔۔۔ انہوں نے خوب محنت کی کیمرج یونیورسٹی میں ریاضی کے پروفیسر رہے۔۔۔۔ رائل سوسائٹی کے رکن بنے۔۔۔۔ پھر رائل سوسائٹی کے صدر بھی منتخب ہوئے۔۔۔۔۔

2:-نظام الملک طوسی:-

الپ ارسلان کا وزیر۔۔۔۔۔۔ سیاہ و سفید کا مالک۔۔۔۔۔ جسکو مندرجہ ذیل خطابات سے نوازا گیا۔۔۔۔۔ اتابک۔۔۔۔۔ عماد الدولہ، وزیر کبیر، خواجہ بزرگ، تاج الحضرتین قوام الدین امام غزالی کے استاد امام الحرمین الجوینی اسے سید الوری موید الدین اور مستخدم للسیف والقلم کہتے تھے۔

یہ علاقہ طوس کے ایک کاشتکار کے گھر پیدا ہوا ابتدائی ایام میں ہی والدہ

فوت ہو گئی۔ اور باپ مفلسی کا قریبی دوست تھا۔۔۔۔۔ مگر بچے نے خود محنت کی قرآن حفظ کیا۔ عربی زبان سیکھی اور اللہ نے ایک عام سے آدمی کو خاص بنا دیا۔

درس نظامی اسی کی وجہ سے ہے اور بغداد میں مدرسہ نظامیہ اسی نے بنایا تھا۔

سر جیمس سمپسن :-

یہ اسکاٹ لینڈ کا ڈاکٹر ہے اس نے کلوروفارم کے اثرات سے لوگوں کو متعارف کروایا۔ دنیا اس کے احسان کو تسلیم کرتی ہے۔ اس دریافت کی وجہ سے اپریشن کرنے میں بہت آسانی ہو گئی ہے۔ آپ جانتے ہیں یہ ایک غریب نانبائی کا بیٹا تھا۔۔۔۔۔ یہ سات بھائی تھے گھر کا خرچہ بہت مشکل سے چلتا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ سر جیمس کی محنت رنگ لائی تمام حالات موافق ہوتے گئے اور ایک روز یہ معمولی لڑکا اس دور کی اعلیٰ ڈگری M-D لیکر غیر معمولی انسان بن گیا۔

4 :- جیک لندن :-

شہرہ آفاق ناول "جنگل کی پکار" کا مصنف امریکہ کا مشہور ترین ادیب ابتداء میں پیٹ کی بھوک مٹانے کے لئے دربدر روٹی مانگتا تھا۔۔۔ پبلشر اسکی کہانیاں پھینک دیتے تھے۔۔۔۔ وہ اکثر بھوکا رہتا تھا۔۔۔۔۔ غم کھاتا تھا اشک پیتا تھا۔ پارکوں، فٹ پاتھ پہ سوتا۔۔۔۔ آہیں بھرتا تھا۔۔۔ لوگوں کے چھوٹے موٹے کام کرتا تھا۔۔۔۔ کئی دفعہ حوالات کی بھی ہوا کھانی پڑی۔۔۔۔ لیکن اللہ نے اسے بلند کیا۔۔۔۔ عام سے خاص کیا اور ایک دن وہ بھی آیا کہ اسکی سالانہ آمدنی امریکہ کے صدر کی سالانہ آمدنی سے دوگنی تھی۔

اینڈریو کارنیگی :-

امریکہ میں "لوہے کا بادشاہ" کے نام سے مشہور ہے۔۔۔ انتہائی غریب تھا۔۔۔۔۔۔ اس کا باپ کھڈی کا کام کرتا تھا۔ وہ بیچارہ میزپوش

بناتا اور لوگوں کے گھروں میں جا کر بیچتا تھا۔۔۔۔ اسکی والدہ لوگوں کے کپڑے دھوتی تھی۔۔۔۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ بیچارے کے پاس صرف ایک قمیض تھا جب رات کو بستر میں گھستا تو اسکی ماں وہ قمیض دھو دیتی۔ صبح وہ پہن لیتا۔ آہیں ہی سنیں اور آہیں ہی نکلیں۔ آہیں ہی اثر لائیں ہمت نہ ہاری قرضہ لیا اور ریلوے کو لوہے کا سامان فروخت کرنا شروع کیا۔ اللہ نے اس عام سے آدمی کو امریکہ کا خاص آدمی بنا دیا۔ اتنا امیر ہو گیا کہ ساڑھے سات کروڑ پونڈ غریبوں کی امداد کیلئے دیئے۔۔۔۔۔

البرٹ آئن سٹائن:-

یہ ایک معمولی باپ کا بچہ تھا۔۔۔ اسکول پڑھنے گیا تو ماسٹرز نے نکال دیا۔ کیونکہ یہ اتنا نالائق تھا کہ دوسرے بچوں پر اثر پڑنے کا خطرہ تھا۔ زیورک کے پولی ٹیکنیک میں اسکو پہلی بار داخلہ نہ مل سکا کیونکہ آزمائشی امتحان میں اسکے نمبر کم تھے چنانچہ مزید تیاری کر کے اگلے سال داخلہ لیا۔ پھر بھی وہ خاص محنتی نہ تھا بلکہ ایک استاد کہتا تھا Albert was a lazy dog,۔ اس عام سے بچے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کا خاص ترین سائنسدان بنایا۔

انریکو کاروسو:-

اٹلی کا مشہور گویا۔۔۔۔ اسکی ابتدائی زندگی اتنی پر آشوب تھی کہ وہ جب شہرت کی بلندیوں پہ پہنچا تو یاد کر کر کے رو دیا کرتا تھا اسکی والدہ نے اسے انتہائی مشکلات میں پالا۔ 21 برس تک یہ ایک معمولی کارخانے میں کام کرتا رہا۔ سڑکوں پر آوارہ پھرا کرتا تھا۔۔۔ اور کبھی کبھار لوگوں کے گھروں کے سامنے کھڑا ہو کر گاتا۔۔۔۔ ابتداء میں اسکی آواز تان کھینچتے ہوئے پھٹ جاتی تھی۔ جب ایک روز تھیٹر میں گانے آیا تو لوگوں نے گندے انڈے پھینکے۔ اس واقعہ

نے اسے آہوں سے آشنا کیا مگر یہی عام سا آدمی ایک روز کروڑ پتی بن گیا۔ اسے صرف گراموفون ریکارڈز سے چار لاکھ پونڈ آمدنی ہوئی۔

ھارڈ تھرسٹن :-

شکاگو کا مشہور شعبدہ باز۔۔۔۔ اسے بچپن میں اس کا باپ بہت مارتا تھا۔ اسکی کھال ادھڑ جاتی تھی۔ ایک روز باپ کی مار سے تنگ آکر وہ گھر سے بھاگ گیا۔ انسانوں کی بھیڑ میں وہ تنہا پھرتا رہا۔۔۔۔۔ پیٹ بھرتے بھرتے خالی ہو جاتا اسے بھرنے کی اسکے اندر طاقت نہ ہوتی تھی۔ بیچارہ دوسروں سے بھیک مانگتا۔۔ آہوں نے گھیر لیا۔ بار بار آہ سے ملاقات ہوتی۔۔۔۔۔۔ کبھی سفر کرتے ہوئے جب ٹکٹ نہ ہوتا اور اسے بس سے دھکا دے دیا جاتا۔۔۔۔۔۔ رات کو سونے لگتا تو کسی کھنڈر میں پناہ ملتی۔ اور سردی لگتی تو اٹھ جاتا اور آہیں بھرتا اسکی آہوں سے کھنڈر چیخ اٹھتا۔ پولیس اسے آوارہ گردی کے جرم میں حوالات لے جاتی وہ رو دھو کر وقت کو پاس کرتا۔

ایک روز اس نے پادری کا وعظ سنا بہت متاثر ہوا اور پادری بننے کی ٹھانی اور نارتھ فیلڈ کے موڈن بائیبل سکول میں داخلہ لے لیا۔ یہ بیچارہ محنت مزدوری کر کے فیس ادا کرتا صرف چھ ماہ تک پڑھا۔۔۔۔ ایک روز وہ اس تھیٹر میں چلا گیا جہاں الیگزینڈر ہرمن اپنے کرتب دکھا رہا تھا۔ یہ بہت محظوظ ہوا اور شعبدہ باز بننے کا ارادہ کیا چنانچہ خوب محنت کی اور جادوگروں کا بادشاہ کہلوایا۔ شہرت بھی ملی دولت بھی ملی۔ اللہ نے ایک عام کو خاص کر دیا۔

چارلی چپلن :-

فلمی دنیا کا مشہور آدمی ابتداء میں انتہائی غریب آدمی تھا۔ پھر محنت کی 52 سال تک فلمی دنیا پہ چھایا رہا۔ بے شمار دولت کمائی۔ جب مرا تو دس ملین پونڈ

چھوڑ کر مرا۔

مسٹر رام رتن کیلا:۔

ہندوستان کا مشہور صنعت کار 1937ء میں پندرہ روپے ماہوار کا ملازم تھا۔

گھنشیام داس برلا:۔

ہندوستان کے سب سے بڑے دولتمند خاندان کا بانی ایک معمولی آدمی تھا اورعا سا آدمی ما۔

لارڈ رابرٹ کلائیو۔

ہندوستان میں حکومت برطانیہ کی بنیاد بنانے والا ۔۔۔ یہ ایک عام آدمی تھا 1743 میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں ایک کلرک کی حیثیت سے مدراس آیا اور تنخواہ تھی پانچ پونڈ ۔۔۔ اپنا خرچہ پورا کرنے کے لئے ساتھیوں سے قرضہ لینا پڑتا تھا۔ غربت نے اس کا جینا دوبھر کر دیا۔ ایک دن حالات کے ہاتھوں تنگ آکر خود کشی کی ٹھان لی۔ بھرا ہوا پستول لیکر لبلبی دبا دی۔ لیکن گولی نہ چلی ۔۔۔ بڑا حیران ہوا۔ اور سوچا یقیناً اللہ مجھ سے کوئی کام لینا چاہتا ہے۔ اس نے اس میدان کو چھوڑا اور انگریزی فوج میں حیرتی ہوگیا۔ فرانس بھی ہندوستان میں قدم جمانا چاہتا تھا۔ چنانچہ انگریز اور فرانسیسیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ رابرٹ کلائیو نے خوب جوانمردی دکھائی ایک معمولی فوجی نے غیر معمولی کارکردگی دکھائی وہ عام سے خاص ہوگیا حتیٰ کہ انگریز فوج کا کمانڈر انچیف بن گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔

نبیوں کے سردار نے ایک یتیم کی حیثیت سے پرورش پائی ۔۔۔ نہ

ماں نہ باپ ۔۔۔۔۔ لیکن اللہ نے پیامبری عطا کی ۔ جنہیں قوم ۔ معاشرہ " عام" سمجھتا تھا "خاص" بنایا حضور ﷺ کو اتنا تنگ کرتے تھے آپ آہیں بھرا کرتے تھے ۔ یہ چند مثالیں ہیں ورنہ تاریخ بھری پڑی ہے ۔ اے نوجوانو! اٹھو محنت کرو ۔ اور دنیا پہ چھا جاؤ ۔ چوٹی تمہارا انتظار کر رہی ہے ۔

☆☆☆☆

یکم مئی :-

اس روز مزدوروں کا دن منایا جاتا ہے ۔ اس کا پس منظر یوں ہے :-

آج مئی 1998ء سے ایک سو بارہ سال قبل "فیڈریشن آف آرگنائزڈ ٹریڈس اینڈ لیبر یونینس آف یونائیٹڈ اسٹیٹس اینڈ کناڈا" کے لیڈروں نے مطالبہ کیا کہ مزدوروں سے صرف آٹھ گھنٹہ کام لیا جائے ۔ یکم مئی 1886ء کو امریکہ میں ہڑتال ہوئی ۔ ہڑتال کامیاب رہی ۔ 3 مئی 1886ء کو شکاگو میں جلسہ ہوا ۔ "آگسٹ سپائز" مزدور رہنما نے تقریر کی ۔ دوران تقریر پولیس نے گولی چلا دی سینکڑوں مزدور ہلاک ہو گئے 4 مئی کو احتجاجی جلسہ رکھا گیا ۔ جلسہ گاہ میں کسی نے بم رکھ دیا ایک سارجنٹ مارا گیا ۔ انکے خلاف پرچہ ہو گیا پیرسن ، سپائز ، فشر اور انجیل کو پھانسی دے دی گئی انہی کی یاد میں 1890ء کو امریکہ کے اندر یکم مئی کو تعطیل ہوئی اور ساری دنیا نے پیروی کی ۔ کتنے دکھ کی بات ہے کہ ہم انکو لیڈر اور شہدائے شکاگو کہتے ہیں !!! اور یوم مئی مناتے ہیں !!! کیا امریکہ یوم بدر مناتا ہے ۔۔؟ یہودی اور عیسائی ہمارا کون سا دن مناتے ہیں ؟ کیا تمہارے پاس ایسا کوئی دن ہے ؟ ہے ۔ ہے ۔۔۔ مسلمانوں ! ہمارے پاس ایسا دن ہے جسکی مثال روئے زمین پہ نہیں ہے ۔۔۔۔ وہ ہے "یوم خندق" جس دن مزدوروں کے لیڈر نے خود ہاتھ میں اوزار پکڑ کر زمین کھودی ۔۔۔۔ مزدوروں کے ساتھ بھوکے رہے ۔ انہوں نے بھوک کی وجہ سے ایک پتھر باندھا تو مزدوروں کے لیڈر ﷺ کے پیٹ پر

بھوک کیوجہ سے دو پتھر بندھے ہوئے تھے ------ انگریزوں نے دوسری قوموں کے مزدوروں پہ ظلم و ستم کئے ۔ انکے کھلیان جلائے ۔ ہمارے سرکار ؐ نے اعلان فرمایا تھا ۔

الکاسب حبیب اللّٰہ ”مزدور اللہ کا دوست ہے“

اور فرمایا ۔ ”پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدور کی اجرت دے دو“

☆☆☆☆☆☆

کنوارے ہی کنوارے :-

ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ جو آدمی کام زیادہ کرے وہ جنسی طور پر کمزور ہو جاتا ہے اور کچھ لوگ اپنے مقصد میں اس قدر کھو جاتے ہیں کہ شادی کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی ۔ مندرجہ ذیل عظیم کنواروں کا تذکرہ ملاحظہ ہو جو لوگ مقصد میں اس قدر کھو گئے شادی نہ کی اور مر گئے -------

1 ۔ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح بھائی کی خدمت میں لگی رہیں شادی نہیں کی ۔

2 ۔ اردو ادب کا معتبر نام عزیز حامد مدنی بھائی کے بچے پالتا رہا خود شادی نہ کی ۔

3 ۔ ہندوستان کا عظیم شاعر ساحر لدھیانوی شاعری میں اس قدر محو ہوا کہ محبوبہ نہ لا سکا ۔

4 ۔ جین آسٹن طربیہ معاشرتی ناول نگار تمام عمر کنواری ہی رہی ۔

5 ۔ ہندوستان کا مشہور مسلمان اداکار سنجیو کمار ---- تنہا ہی رہا ۔

6 ۔ امریکہ کا مشہور رائٹر ہنری جیمس تجرد کی زندگی گزار کے مر گیا

7 ۔ مشہور شاعر اطہر نفیس صاحب نے نصف بہتر کے بغیر ہی گزار دی ۔

8 ۔ پولینڈ کا مشہور پیانو نواز فریڈرک شوپن ساری زندگی پیانو کی تکنیک کو ترقی دینے میں لگا رہا ۔ پیانو ہی رکھا بیوی نہیں ۔

9۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب 92 سال تک زندہ رہے بغیر شادی کے۔

10۔ آزاد خیالی کی علامت، Candid کا رائٹر والٹیر تمام عمر مجرد رہا۔

11۔ امریکہ کی مشہور شاعرہ ایملی ڈکنسن نے پوری زندگی عزلت نشینی میں گزار دی۔

12۔ اٹل بہاری واجپائی بھارت کے مشہور سیاسی لیڈر 1926ء کو پیدا ہوئے

لیکن شادی نہیں کی۔

13۔ بابائے اکنامکس ایڈم سمتھ جسکی کتاب کو معاشیات کی انجیل تصور کیا جاتا ہے یہ معاشیات کو سدھارتا رہا اکیلے ہی۔۔۔۔۔ شادی نہیں کی۔

14۔ تحریک ختم نبوت کا مجاہد مولانا عبدالستار خان نیازی 1915ء کو پیدا ہوئے بیاہ نہیں کیا۔ نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ میں کوشاں رہے۔

15۔ ملکہ الزبتھ اول جسکے دور کو انگلستان کا عہد زریں کہا جاتا ہے یہ ملک سنوارنے میں لگی رہی بیاہ نہیں کیا۔

16۔ مشرق کا پکاسو، مشہور مصور، خطاط و شاعر صادقین اپنے فن میں مصروف رہا۔

شادی کا ہوش ہی نہ رہا۔

17۔ پہلی خاتون ڈاکٹر الزبتھ بلیک ویل انہوں نے 1857ء میں

The NEW YORK Infirmary For Women And Children.

کے نام سے ہسپتال کھولا۔ اسکا تمام عملہ Female تھا۔۔۔۔ یہ ڈاکٹر بھی تھی سیاح بھی مصنف بھی تمام عمر شادی نہیں کی۔

18۔ پہلوانی کے 361 داؤ ایجاد کرنے والا استاد زمان نور الدین تمام عمر داؤ پیچ

تلاش کرنے میں لگا رہا شادی نہیں کی۔

19۔ جرمن کا مشہور قنوطیت فلاسفر آرتھر شوپن ہار اسکا فلسفہ ہے کہ "نجات خواہشات کی نفی میں ہے" یہ تمام عمر مجرد ہی رہا۔

20۔ امریکی صدر جیمیر بک ٹن کنوارہ ہی رہا۔

21۔ مشہور فلسفی تھورو نے ساری عمر تجرد میں گزاری۔

22۔ برطانوی ادیب اور نقاد چارلس بھی شادی سے بیزار رہا۔

23۔ مشہور امریکی سماجی کارکن جین ایڈمز نے بھی شادی نہ کی۔

24۔ جنوبی افریقہ کا مشہور رہنما سیل رھوڈوز نے بھی بیاہ نہ کیا۔

25۔ فلورنس نائٹ اینگل جو جدید نرسنگ کی بانی ہے یہ اٹلی میں 1820ء میں ہوئی جنگ کر لمیا میں اسنے بڑے فوجیوں کی جان بچائی اسے برطانیہ کا سب سے بڑا شہری اعزاز "آرڈ آف میرٹ" ملا۔ یہ لوگوں کی جانیں بچاتی رہی شادی نہیں کی۔

26۔ نوبل انعام کا بانی الفریڈ نوبل تمام عمر تنہا ہی رہا۔

27۔ جرمنی کا مشہور بہرا موسیقار لڈوگ وان بیتھون اس نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم باپ سے لی پھر بابائے موسیقی ہیڈن کے بلانے پر ویانا گیا وہاں جی بھر کر موسیقی پہ کام کیا اور نو منفرد سمفنیز تخلیق کئے۔ موسیقی میں لگا رہا شادی نہ کی۔

28۔ برطانیہ کا مشہور ریاضی دان۔ سر آئزک نیوٹن پارلیمنٹ کا رکن بھی رہا۔ رائل سوسائٹی کا تاحیات صدر رہا۔ لیکن "تھا" اور "رہا" کنوارہ ہی۔

29۔ مشہور اطالوی ماہر تعلیم میریا مونٹی سوری 1870ء کو اینکوتا کے مقام پر پیدا ہوئی۔۔۔ اس نے نفسیات پڑھنے کے بعد یہ بتایا کہ وہ بچے جنہیں لوگ کند ذہن غبی اور نالائق کہتے ہیں۔۔۔ تعلیم حاصل کر

سکتے ہیں اس نے تجربہ سے ثابت کر دیا یہ دوسروں کے بچوں کو ٹھیک کرتی رہی خود کنواری رہی۔

الیگزینڈر پوپ لندن کا مشہور شاعر اور نقاد ساری عمر مجرد ہی رہا۔

30۔ مدر ٹریسا 1910ء میں یوگوسلاویہ میں پیدا ہوئیں۔ انکو بھارت کا "پدم شری" ایوارڈ ملا۔ نوبل انعام ملا۔ پوپ جان امن انعام ملا۔ جواہر لعل نہرو ایوارڈ ملا۔ یہ ساری عمر خدمت خلق کرتی رہیں۔ شادی نہ کی۔

32۔ دیوجانس کلبی جو ٹب فلاسفر کے نام سے مشہور ہے اس نے شادی نہیں کی

وہ کہتا ہے میں حدت شہوت کو صبر کی ٹھنڈک سے دبا دیتا ہوں۔



خاوند اور کنوارہ کے بیچ شادی پہ مباحثہ ہوا آپ بھی ملاحظہ فرمائیں

خاوند:- بہت سی باتیں کہنی آسان ہوتی ہیں لیکن کرنی مشکل۔۔۔۔
شادی بھی انہی میں سے ایک ہے۔

کنواہ:- مرد صرف نصف ہے جب تک اسکی بیوی نہ ہو۔ عورت نصف
جان ہی نہیں نصف ایمان بھی ہے۔

خاوند:- بائرن کا قول ہے شادی سے تمام مسرتوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے "

خاوند:- بہت سی باتیں کہنی آسان ہوتی ہیں لیکن کرنی مشکل۔

خاوند:- بہت سی باتیں کہنی آسان ہوتی ہیں لیکن کرنی مشکل بھی۔
شادی انہی میں سے ایک ہے

کنوارہ:- Jeremy Taylor کہتا ہے۔

A good wife is heaven's best gift to man.

His gem of many virtues, his casket of jewels, her voice is sweet music, her smile his brightest day, her kiss the guardian of his innocence, her arms the pale of his safety, her industry his surest wealth, her lips his faithful counselors, her bosoms the softest pillows of care.

خاوند:- شادی ایک ایسا جنازہ ہے۔ جہاں دولہا اپنے ہی پھول سونگھتا ہے۔

کنوارہ:- بیوی جنت ہے۔۔۔۔۔ مہکتا باغ ہے۔۔۔۔۔ بند کائنات ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے عورت کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہے لیکن عورت کے بغیر گزارنا بہت ہی مشکل ہے۔

خاوند:- شادی محبت ہے اور محبت اندھی ہوتی ہے لہذا شادی ایک ایسا ادارہ ہے جو اندھوں کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

کنوارہ:- سموئیل کا قول ہے کہ شادی سے یہ غرض نہیں کہ ایک دوسرے کے جسم پر حکومت حاصل ہو بلکہ یہ کہ ایک کی کمی دوسرے سے پوری ہو۔

خاوند:- ہر وہ شخص جو شادی کا گہری نظر سے مطالعہ کرتا ہے وہ نتیجے پر پہنچتا ہے کہ وہ ایک قسم کی غلطی ہے۔

کنوارہ:- باربولڈ کا قول ہے "عورت مصیبت کو کم کرنے کیلئے بنائی گئی ہے"۔

خاوند:- ڈاکو یا تو جان لیتا ہے یا مال۔۔۔۔۔ اور بیوی دونوں چیزیں۔

کنوارہ:- Taylor کہتا ہے عورت سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کرنے کا عزم ایک شدید ترین جرم ہے۔ اور فطرت کبھی نہ کبھی اس کا انتقام لے لیتی ہے۔

خاوند:- شادی ایک خوبصورت اور سنہری جیل ہے جو باہر ہیں وہ قید ہونا چاہتے ہیں اور جو اندر ہیں وہ آزاد ہونا چاہتے ہیں۔

کنوارہ:- شادی کے بعد بہت سے جھگڑالو مزدوں کی طبیعت صاف ہو جاتی ہے اور مثل۔

A prudent wife is from the Lord.

عاقل بیوی خدا کا عطیہ ہے۔

خاوند:- آسکر وائلڈ نے کہا تھا۔ شادی ایک خواہش مند نوجوان کو یا تو سب کچھ

جاننا چاہیے یا کچھ بھی نہیں جاننا چاہیے۔

کنوارہ:- سڈنی سمتھ کا قول ہے کہ شادی ضرور کیجئے خوش قسمتی سے اچھی بیوی مل گئی

تو زندگی پر لطف ہو جائے گی اگر جھگڑالو ہو گی تو تم فلاسفر بن جاؤ گے۔

خاوند:- شادی یک جواء ہے ابراھام لنکن امریکہ کا پہلا صدر اس جوئے میں ہارا۔ لیو ٹالسٹائی ساری زندگی آہوں میں بسر کر گیا۔ شادی نے ان عظیم لوگوں کی زندگی میں کانٹے بھر دیئے۔ نپولین بونا پارٹ کا بھتیجا نپولین سوئم شادی کر کے دکھوں کی آماجگاہ بن گیا۔

کنوارہ:- سموئیل کا قول ہے "نیک بیوی دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے"

Andrew Jackson کہتا ہے۔

Heaven will be no heaven to me if I dont meet my wife there

ترجمہ:- "جنت میرے لئے جنت نہ ہو گی اگر وہاں میری بیوی نہ ملی"

اور دنیا کے سچے ترین انسان حضرت محمد ﷺ نے فرمایا

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منا

خاوند:- شادی میں آہ ہی آہ ہے۔

کنوارہ:- شادی میں واہ ہی واہ ہے۔

ہندو کی مائیں:-

ہر ہندو کی پانچ مائیں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

1۔ جس نے اسے جنم دیا

2۔ شیراں والی

3۔ کالی ماتا

4۔ گاؤ ماتا

5۔ دھرتی ماتا

باپ کتنے ہیں؟ تا اطلاع ثانی تحقیق جاری ہے۔ پہلی تین پہ تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہ مذہبی معاملہ ہے۔ چوتھی ماں۔ گاں۔ ہندو گائے کو ماں کہتے ہیں سمجھ یہ نہیں آتی کہ اسکے خاوند بیل کو باپ کیوں نہیں کہتے؟ پتر کاروں کے انوسارا ان ماؤں نے دھلی کی سڑکوں پر آوارہ گردی شروع کر رکھی ہے۔ چاہیں تو سڑکوں کے بھیتر رک جائیں کوئی "بیٹا" ماں کو روک بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔ کیونکہ ڈر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن گاؤں کے اندر گاؤ ماتا اکثر پٹتی ہوئی دیکھی ہے۔۔۔ اب یہ معلوم نہیں ہو سکا یہ ماں کو مارنے کے بعد مناتے کس طرح ہیں؟۔

پانچویں ماں دھرتی ماتا ہے یہ روزانہ اس ماں کے سینے پہ دوڑتے ہیں بلکہ منہ پر چڑھ کر دوڑتے ہیں۔ اور اسی ماں کے منہ پر پاخانہ بھی کرتے ہیں۔۔۔۔ اور کشمیر کے اندر ماں کے سینے پہ وہ گل کھلائے ہیں کہ ماں نے منہ چھپالیا ہے۔۔۔۔ وہاں دھرتی ماتا کی پیاس بجھانے کے لئے خون کی نہریں بہادیں لیکن اس نے پینے سے انکار کر دیا۔ پھر ایک روز ان میں سے 25 بچوں نے ماں کے سینے پہ ایک مسلمان لڑکی سے بلاد کار کیا۔۔۔۔۔۔

ہندو ماں کے سینے پہ چڑھ کر یہ کام کرتے ہیں!!! تھوڑا سا نیچے ہو کر اسکی ماں کی آہیں سنو۔ گاؤ ماتا۔ ماں ہے تو پھر ماں کو بیچتے کیوں ہو؟ دھرتی ماتا۔۔۔۔ ماں ہے۔۔۔۔ تو پھر ماتا کے پراپرٹی ڈیلر کیوں ہے؟

☆☆☆☆

اگر:۔

ایکسیڈنٹ نہ ہوتا اگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پاس ہو جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جیل نہ جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نوکری سے نہ نکالا جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ منشیات کا عادی نہ بنتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وزیر اعظم بن جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پڑھ لکھ جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا کاروبار بڑھ جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ائیرپورٹ سے گزر جاتا اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی شادی ہو جاتی اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہ! تمام مشکلات کا آغاز اگر سے ہو رہا ہے یہ اگر، مگر بہت بڑی رکاوٹ ہیں ۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

کب

اب تو ہر ایک کہ منہ سے ہی نکلتا ہے ۔ آہ کب ۔۔۔۔۔۔۔؟

کب انصاف ملے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب تعلیم سستی ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب پر سکون بستی ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب عظیم ہماری ہستی ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب پاکستان ترقی یافتہ ہو گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب اسلامی قانون نافذ ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب ملاوٹ ختم ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب رشوت بند ہو گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کب ظلم ختم ہوگا ــــــــــــــــــ؟

کب حقدار کو حق ملے گا ــــــــــــــــــ؟

کب پاکستان اسلام کی لیبارٹری بنے گا ــــــــــــــــ؟

یہ اتنے کب ـــــــــ کب ختم ہونگے ــــــــــــ؟

☆☆☆☆☆☆

غربت :-

ہر لیڈر کو غریب سے بڑا "پیار" ہے ـــــ وہ نعرہ ہی یہ لگاتا ہے کہ میں بر سر اقتدار آنے کے بعد کوئی غریب نہ رہنے دوں گا ۔ ، کابینہ بنتے ہی اس پر عمل شروع ہو جاتا ہے بجٹ بنایا جاتا ہے ۔ ٹیکس لگتے ہیں ـــــــ ایندھن پہ ـــــ خوراک پہ ـــــ بجلی پہ ـــــ گھی پہ ـــــ

ان اشیاء کے خریدار کون ہیں ؟ غریب ـــــ ہاں ہاں غریب ضروریات زندگی اتنی مہنگی ہو جاتی ہیں کہ وہ خرید نہیں سکتا ۔ اور پھر کیا ہوتا ہے وہ مر جاتا ہے ۔ دیکھا آپ نے غریب ، ملک سے کس طرح ختم ہو رہے ہیں ؟!!!!!

آہ! غریب بیچارہ !! غربت ایک چوکیدار ہے اس کا کام ہے کوئی امید و آرزو پیدا ہو اُسے نکلنے نہ دینا ـــــ جو نکلے سلا دینا ــــــ دفنا دینا

ARISTOTLE کہتا ہے ۔

Poverty is the parent of revolution and crime.

ترجمہ ۔ "غربت سے انقلاب اور جرائم جنم لیتے ہیں"

انشاء اللہ :-

ایک ایکٹرس انٹرویو دیتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ "اللہ کے فضل و کرم" سے میرے پاس دس فلمیں ہیں اور 50 میں کام کر چکی ہوں !!!!

اور اخبار میں ایک اشتہار تھا "انشاء اللہ العزیز" بروز جمعۃ المبارک کو فلم اللہ رکھی کا افتتاح ہوگا۔ اور لفظ اللہ کے اوپر ہیروئن کے پاؤں تھے !!!!

اور ایک اشتہار یوں تھا رمضان المبارک کے احترام میں شو 11 بجے لگے گا !!! اور ایک آدمی کے متعلق سنا کہ وہ دربار پہ حاضری دیتے ہوئے دعا مانگ رہا تھا اے اللہ کے ولی میں جیب کاٹنے جا رہا ہوں کامیاب لوٹا تو تیرے دربار پہ دیگ چڑھاؤں گا !!!!!!

ایک طوائف نے قرآن پڑھوایا کہ میرے گھر سے مصائب دور ہو جائیں !!!!!!

یہ باتیں پڑھ سن کر تو آہیں بھرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے قیمتی چیز:-

اس وقت دنیا کے اندر قیمتی ترین چیز سکون ہے ۔ تمام ممالک میں یورپ میں خصوصاً اس کا بحران پیدا ہو گیا ہے ------- امیر ترین ممالک اس کے حصول میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں اور بعض کے تلاشِ سکون میں سر ٹوٹ بھی چکے ہیں سکون سحر گاہی میں ہے۔ آہ! کہاں ہے وہ شب بیدار اشک ریز، شریں نفس جو سکون کی دولت بانٹتے ہیں ؟ اگر ہم جسم کو عالی شان کوٹھی میں عمدہ قالین ، اور نفیس بستروں پر رکھنے کی بجائے اور عمدہ عمدہ کھانے کھلانے کی بجائے اپنی روح کو یہ تمام سہولیات دینے کی کوشش کریں تو یقیناً پر سکون رہیں گے۔ مانتا ہوں اس میں جسم کے لئے آہیں ہیں۔ لیکن یاد رہے انہیں میں جنت کی راہیں ہیں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقت :-

دن رات میں سب سے اچھا وقت سحری کا وقت ہے اور سحری میں بہترین وقت وہ ہے جب آنکھ پر نم ہو اور لب پہ آہ ہو۔ سحری کو دربار عالیہ لگتا ہے

محبت کا بادشاہ طالبوں سے بھی مطالبہ کرتا ہے
آنکھوں کا پانی۔ اور آہیں

☆☆☆☆☆☆

اگر آپ چاہتے ہیں کہ فلاں بندہ آپ کی بات مانے تو خود کو اسکی نظر میں پسندیدہ بنا دو۔ وہ آپ کی ہر بات کو پسند کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆

علم کا پجاری:-

یعنی طالب علم ------- ایک وقت تھا طالب علم اور ادب و احترام مترادفات تھے۔ لوگ طالب علم کو شرافت اور ادب و احترام سے پہچان لیتے تھے۔ اور اب ان کو انکی شرارتوں اور بد فعلیوں سے پہچان لیتے ہیں۔ جہاں کچھ نوجوان شیشے توڑتے نظر آئیں ----- گاڑیوں کو روکتے نظر آئیں --- ٹائر جلاتے نظر آئیں -- شور مچاتے نظر آئیں ---- لڑکیوں کو گھیریں ------- بزرگوں کو چھیڑیں ------ دیکھنے والے کہتے ہیں ----- بھائی! یہ سٹوڈینٹ ہیں --- قوم کے معماروں کو دیکھ کر آہ نہ نکلے تو کیا نکلے؟!!!

اچھے طالب علم کی تعریف کرتے ہوئے

JAGDISH CHANDRA BOSE نے کہا۔

A true student does not care for fame, comfort or power. He cares only for knowledge and truth. He Pursues truth by giving up everything for he looks upon his pursuit as the noblest duty of man.

ترجمہ: ایک اچھا اور سچا طالب علم شہرت، آسائش اور اقتدار کی تمنا نہیں کرتا۔ وہ صرف سچائی اور علم کا متلاشی ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز کو ترک کر کے سچائی کی تلاش کرتا ہے کیونکہ وہ اپنی اس تلاش کو ہی انسان کا سب سے مقدس فرائض سمجھتا ہے۔

چپ :-

ایک صاحب بڑے زور و شور سے تقریر کر رہے تھے اور موضوع تھا ۔۔۔ " خاموشی کے فوائد" لوگوں نے انکی تقریر سنی اور بہت داد دی !!! آپ بتا سکتے ہیں کہ دنیا کے اندر نازک ترین چیز کونسی ہے ؟ ۔۔۔۔ کیا کہا ۔۔۔ شیشہ ؟ ۔۔۔۔ نہیں ۔۔۔۔۔۔ لکڑی کا جالا؟ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔ یہ تمام اشیاء ٹوٹتی ہیں ہاتھ لگانے سے لیکن نازک ترین شے "خاموشی" ہے جو صرف بولنے سے ٹوٹ جاتی ہے ۔ خاموشی کی تین اقسام ہیں

i. Silence from words-because inordinate speaking tends to evil.

ii. Silence from desires and passions because it promotes quietness of spirit.

iii. Silence from unnecessary and wandering thoughts-because it lays a foundation for a proper reputation and for silence in other repeats.

خاموشی محفوظ قلعہ ہے ۔۔۔۔۔ طریقہ سالکاں ہے ۔۔۔۔۔ طریقہ عارفاں ہے ۔۔۔۔۔ طریقہ پیامبراں ۔۔۔۔۔۔ خاموشی بہار کا پھول ہے گفتگو، اور وہ بھی فضول گفتگو ۔۔ دل کی بہار کے لئے خزاں ہے ۔۔۔ خاموشی زبردست بدلہ ہے ۔

آہ لوگ خاموش کیوں نہیں ہوتے حالانکہ اس میں زبان بھی ہلانا نہیں پڑتی ۔ لاطینی کہاوت ہے :-

Keep quiet and people will think you a philosopher

ترجمہ :- خاموش رہو لوگ تم کو فلاسفر سمجھیں گے

سونا:-

نیند------ یہ بھوک کیلئے کھانا ہے --------- پیاسے کیلئے پانی ہے----زخمی کے لئے مرہم ہے-----دکھی کیلئے آرام ہے----

سونا بری چیز نہیں ہے البتہ زیادہ سونا برا ہے۔ خوابیدہ میں اور مردہ میں تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ اٹھو جاگو----- زمانہ نہیں سوتا۔ دریا نہیں سوتا----- سورج نہیں سوتا------- ستارے نہیں سوتے------- فرشتے نہیں سوتے-----زمین نہیں سوتی----آسمان نہیں سوتا----- ہوا نہیں سوتی-----اللہ نہیں سوتا-----جاگو!

"کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی" اگر تو علم و حکمت کے خزانے چاہتا ہے تو جاگ جب سب سو چکے ہوتے ہیں----ایک بات یاد رکھیے گا---- جاگنا، روح کا جاگنا ہوتا ہے۔ روح سوئی ہے جسم کے جاگنے کا کیا فائدہ؟ روح کو جگاؤ----- اسے اٹھاؤ------بیدار کرو تاکہ تم حقیقت بلکہ حقائق دیکھ سکو----- جسم جاگتا ہو تو مخلوق نظر آتی ہے-----پر روح جاگتی ہے تو خالق نظر آتا ہے۔

☆☆☆☆

دفعہ 44:-

آہ! اپنے ہی ملک میں ہم غلام ہیں---بولنے کی آزادی صرف طاقتور کو ہے-- "طاقتور" نظریہ پاکستان، بانی پاکستان کے خلاف بولتا جائے--- وہ پرچم تک جلا دے اسے کوئی کچھ نہیں کہتا---غریب بولے کمزور بولے تو دفعہ 44 لگتی ہے-----پرندوں کو بولنے کی آزادی ہے-----کوئل زور زور سے بولتی ہے-----پھول خوش ہوتے ہیں------شام کے

وقت چڑیا درختوں پہ خوب شور مچاتی ہیں پرندے لوگوں کے گھروں میں گھس کر چہچہاتے ہیں جنگل میں درختوں پر ہر قسم کا پرندہ زور سے بول رہا ہوتا آج تک پرندوں کے بادشاہ عقاب نے دفعہ 44 نہیں لگائی۔۔۔۔۔۔

جنگل میں ہر جانور بولتا ہے لیکن جنگل کے بادشاہ شیر نے کبھی بولنے پہ پابندی نہیں لگائی۔ لگتا ہے یہ ایک دوسرے کی آواز سے جیلس نہیں ہوتے۔۔۔۔۔

آپ کو معلوم ہے یہ پرندے اور چرندے خوش کیوں رہتے ہیں ؟ ان میں کوئی سیاستدان نہیں ہے ۔ سب مزدور ہیں اپنا پیٹ اپنی محنت اور کوشش سے بھرتے ہیں۔۔۔۔۔۔JEFFERSON کہتا ہے۔

GOD who gave us life, gave us liberty at the same time

☆☆☆☆

شرم:-

شرم روئی ہے کانوں کے لئے ۔۔۔۔۔ پردہ ہے آنکھوں کیلئے ۔۔۔۔۔ لباس ہے جسم کے لئے۔ سوئی ہے لبوں کے لئے ۔۔۔۔ رکاوٹ ہے بے حیائی کے آگے ۔۔۔۔۔ زیور ہے عورت کا۔

آپ ہر قسم کی بات سن لیں گے اگر شرم ہوئی تو گندی بات نہ سنیں گے۔ روئی ہوئی نا؟

آپ برا کام دیکھ لیں گے اگر شرم ہوگی تو نہیں دیکھیں گے۔ پردہ ہوئی نا؟

آپ ننگے بدن بھی پھر سکتے ہیں اگر شرم ہوئی تو جسم ضرور ڈھانپیں گے۔ لباس ہوئی نا؟

آپ ہر بری بات کہہ سکتے ہیں اگر شرم ہوئی تو لب سل جائیں گے۔ سوئی ہوئی نا؟

شرم بے حیائی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے 1418 سال قبل فرمادیا تھا۔

اذا فاتک الحیاء فافعل ماشئت۔ جب تیری شرم ختم ہو جائے تو چاہے کر"

☆☆☆☆

مزدور:-

سب سے بڑا سخی ہے ۔۔۔۔ اپنے خون پسینے کو بیچتا ہے اور قیمت دوسروں کو دیتا ہے اسی کا پسینہ پٹرول بن کر مالکوں کی گاڑی چلاتا ہے ۔ اسی کا خون دولت بن کر امیروں کی جیبوں میں جاتا ہے ۔۔۔۔ اسی کی محنت کوئلہ بن کر مالکوں کی بھٹیاں چلاتی ہے ۔۔۔۔ رابندر ناتھ ٹیگور کہتا ہے ۔

He (God) is there where the tiller is tilling the ground and the path maker is b eaking stones. He is with time in sun and shower

ترجمہ:- وہ (خدا) وہاں ہوتا ہے جہاں کھیت میں کسان کام کر رہا ہوتا ہے اور راستہ بنانے والا پتھر توڑ رہا ہوتا ہے خدا اسکے ساتھ ہے دھوپ میں برسات میں"

آہیں مزدور کی اس وقت نکلتی ہیں جب وہ روزانہ آٹھ گھنٹے باٹا اور سروس میں کام کرتا ہے لیکن اسکے بچوں کے پاؤں ننگے ہوتے ہیں !!!!

وہ گارمنٹس فیکٹری میں کام کرتا ہے لیکن اسکے اپنے بچے سردی میں ٹھٹھر رہے ہوتے ہیں۔ !!!!

وہ فلور مل میں آٹا پیستا ہے لیکن اسکے بچے کئی روز سے فاقوں کی آغوش میں ہوتے ہیں !!!!

لوگوں کے لئے کڑکتی دھوپ میں مکان بنا رہا ہوتا ہے اور اسکی اپنی چھت ایک بارش کے بعد ایک سو بار ٹپکتی ہے ۔

امیرو! تم کو امیر بنانے والا مزدور ہے ۔۔۔۔۔ یہ ترقیاں اور خوبصورتیاں

مزدوروں کی وجہ سے ہیں۔ آہ! اتنا کچھ کرنے کے بعد مزدور خالی کا خالی۔۔۔۔۔۔ غریب مزدور کے پاس وقت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔
مزدورو! غم نہ کرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔
"مزدور اللہ کا دوست ہے" یہ اعزاز صرف مزدور کو حاصل ہے۔

☆☆☆☆

تربیت گاہ:-

بچے کی تربیت گاہیں چار ہیں۔ پہلے نمبر پہ ماں۔۔۔۔۔ کیونکہ سب سے پہلے بچہ اسی ہستی سے متعارف ہوتا ہے۔۔۔ اسی سے تعلق جوڑتا ہے۔۔۔۔ اسی سے پیار کرتا ہے۔۔۔۔ جو یہ کہتی ہے وہی مانتا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے NAPOLEON کہتا ہے۔

The future destiny of the child is always the work of the mother

ترجمہ:- بچے کا مقدر ماں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

دوسری تربیت گاہ باپ:-

ماں کے بعد بچہ زیادہ باپ سے مانوس ہوتا ہے۔ جیسا باپ ہوگا ویسا بیٹا۔ اس لئے GEORGE HERBERT کہتا ہے

One father is worth more than a hundred school masters.

ترجمہ:- ایک باپ سو استادوں سے زیادہ قابل ہوتا ہے"

تیسری تربیت گاہ استاد:-

اس کا کافی حصہ ہوتا ہے بچے کی تربیت میں حضور صلی اللہؐ علیہ وآلہ وسلم نے اسے باپ کا درجہ دیا ہے اور باپ سے افضل قرار دیا ہے۔ کیونکہ باپ اوپر سے نیچے لاتا ہے اور استاد نیچے سے اوپر لے جاتا ہے

چوتھی تربیت گاہ معاشرہ ہے جس میں وہ رہتا ہے اور میل ملاپ پیدا کرتا ہے۔

ان چاروں میں سے کوئی بھی خراب ہوگا تو بچہ ضرور متاثر ہوگا بچہ دیکھتا زیادہ ہے سنتا کم ہے۔ اس لئے بچہ کے سامنے نمونہ بنیے "تھانیدار" نہیں۔

JUBERT کہتا ہے

Children have more need of model than of critic.

ترجمہ:- بچے کو نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے تنقید کی نہیں"

جو کچھ بھی بچے کو سکھانا چاہتے ہو وہ خود کرو جلدی سیکھ جائے گا۔

☆☆☆☆

کیسے ؟:-

بیٹا باپ کی کیسے عزت کرے	؟	باپ نے اپنے باپ کی نہیں کی
نصیحت کا اثر کیسے ہو	؟	ناصح بے عمل ہے۔
ملک ترقی کیسے کرے	؟	رہنما رہزن ہے۔
اسلام یورپ میں کیسے پھیلے	؟	مسلمان خود مادیت پسند ہے۔
بچے pass کیسے ہوں	؟	وہ ہر ایک کے پاس بیٹھے ہوتے ہیں
استاد کا احترام کیسے ہو	؟	انہوں نے تعلیم کو پیشہ بنالیا ہے۔
ظلم کیسے رکے	؟	ہر ایک کا معبود روپیہ ہے۔

حقیقت کیسے نظر آئے ؟ روح کی نظر کمزور ہو گئی ہے۔
مسلمان کیسے غالب ہو ؟ ایمان کمزور ہو گیا ہے۔

☆☆☆☆

حقارت :-

حقارت سے مت دیکھو۔۔۔۔۔۔مت دیکھو۔۔۔۔۔یہ جرم ہے۔۔۔۔۔ اللہ ناراض ہوتا ہے۔۔۔۔۔ یہ سب کچھ اللہ کی تخلیق ہے۔۔۔۔۔۔ اور تخلیق میں عیب نکالنا خالق کی عیب جوئیہے۔۔۔۔۔۔ مصنوع کی توہین صانع کی توہین ہے۔۔۔۔۔۔ آپ کے سامنے ایک کرسی پڑی ہو آپ کرسی کی تعریف شروع کر دیں۔ کمال لکڑی لگائی ہے۔۔۔۔ خوبصورت ڈیزائن ہے۔۔۔۔۔ عمدہ رنگ ہے۔۔۔۔ اگر ترکھان سن رہا ہے تو خوش ہوگا۔۔۔۔۔ آپ پوچھیں بھائی! تعریف تو ہم کرسی کی کر رہے ہیں تم کیوں خوش ہو رہے ہو؟ کہے گا بنائی تو میں نے ہی ہے نا۔۔۔۔۔۔ حقارت سے مت دیکھے۔ ہر شے کا کوئی نہ کوئی خریدار ہوتا ہے۔ آپ کاغذ کو ردی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں۔ آپ کے نزدیک یہ گند ہے اور یہ گند بھی بکتا ہے۔۔۔ اسکے بھی خریدار ہیں۔ اسے بھی ڈھونڈ ڈھونڈ کر اکٹھا کرنے والے ہیں۔ جب عام شے سے نفرت اچھی نہیں تو پھر انسان سے نفرت کیسے اچھی ہوگی۔

Whoever hated his brother is a murderer.

"جس نے بھائی سے نفرت کی وہ قاتل ہے"

نفرت سے دوسرے کو نقصان پہنچے نہ پہنچے خود کا بیڑا غرق ضرور ہوتا ہے۔
ایک انگریز نے کیا خوب کہا

Hatred is like an acid. It can do more damage to the container in which it is stored

than to the object on which it is poured.

ترجمہ: "نفرت کی مثال ایک قسم کے تیزاب کی سی ہے۔ اک عام برتن میں اسکو رکھا جائے تو وہ

اپنے برتن کو اس سے زیادہ نقصان پہنچائے گا جتنا اسکو جس پر وہ تیزاب ڈالا جائے گا۔

☆☆☆☆

مشکل:-

کسی نے کیا خوب کہا

It is not ease but effort, not facility by difficulty that makes men.

ترجمہ:- سہولت نہیں بلکہ جدوجہد آسانی نہیں بلکہ مشکل وہ چیز ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔"

بلکہ میں تو کہوں گا مصیبت بھی ایک طرح سے رحمت ہے ۔۔۔۔ وہ کیسے؟ وہ ایسے۔۔۔۔ کہ جب مصیبت آتی ہے تو یاد دلاتی ہے ۔۔۔۔ بیوی کو خاوند یاد آتا ہے۔ بچے کو ماں یاد آتی ہے۔ بہن کو ویر یاد آتا ہے۔ مرید کو پیر یاد آتا ہے۔ امراء کو فقیر یاد آتا ہے۔ دوستوں کو دلگیر۔ مجاہدوں کو سالار اور بندوں کو پروردگار یاد آتا ہے۔ مصیبت عزم سیکھلاتی ہے بچھڑوں کی یاد دلاتی ہے۔ بیدار کرتی ہے احساس کو ۔۔۔۔ مصیبت کو مصیبت نہ سمجھو۔ مصیبت کو مصیبت سمجھ لینا ایک اور مصیبت ہے۔ مصیبت کو عنایت خداوندی سمجھو یا کچھ نہ سمجھو۔

اگر آپ ان میں الجھ گئے یا ان سے الجھ [illegible] تو منزل پہ دیر سے پہنچیں گے۔

— [illegible]nn Landers

Maturity is perseverance, sweating [illegible] a project set back.

ترجمہ:- رکاوٹوں کے باوجود [illegible] تکمیل کے لئے اپنی محنت جاری رکھنے والا انسان پختہ ہے۔

مسٹر کیلٹ (E-E-KELLET) نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صفت بیان کی ہے کہ

He faced adversity with the determination to wring success out of failure.

ترجمہ:۔انہوں نے مشکلات کا مقابلہ اس طرح کیا کہ ناکامیوں سے کامیابیوں کو نچوڑا "

☆☆☆☆

قاتل:۔

جو چند کو قتل کروائے وہ قاتل اور جو لاکھوں کو کروائے وہ فاتح اور انقلابی بلکہ امام انقلاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

قاتل کیلئے تختہ فاتح کیلئے تخت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

قاتل کے لئے نفرت اور فاتح کیلئے محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

قاتل کیلئے گمنامی اور فاتح کیلئے شہرت لافانی۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

واہ یا آہ کچھ سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔۔ آہ تو اس وقت زوروں پر ہوتی ہے جب جسم کے قاتل کو پھانسی دی جاتی ہے۔ لیکن روح کے قاتل کو کردار کے قاتل کو پوچھا تک نہیں جاتا۔ Tryon Edwards کہتا ہے۔

The tongue of slanderer is brother to the dagger of the assassin

ترجمہ:۔ "غیبت کرنے والے کی زبان قاتل کے خنجر کی بھائی ہے"

جو جسم کو گھائل کرے وہ قاتل تو روح کو گھائل کرنیوالا کردار کو قتل کرنیوالا؟!!

پھول توڑنے والا کمینہ ہے تو دل توڑنے والا رشتے توڑنے والا۔۔۔۔؟!!!

بستر چرانے والا چور ہے تو نیند چرانے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟!!!!

☆☆☆☆

ظاہر کہ باطن؟

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں "یہ ضروری نہیں کہ جو خوبصورت ہو وہ خوب سیرت بھی ہو کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں" اندر خوبی نہ ہو تو ظاہری کا کیا فائدہ اندر مغز نہ ہو تو خالی اخروٹ اور بادام کس کام کے ؟ رسکن (RISKIN) نے خوب کہا ہے۔

Remember that the most beautiful things in the world arethemost useless, peacocks and lilies, for instance.

ترجمہ:۔یاد رکھو اس دنیا میں زیادہ خوبصورت چیز زیادہ فضول ہوتی ہے جیسے کنول اور مور

بعض لوگ شادی کے وقت خوبصورتی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرینک فرٹ یونیورسٹی کے ماہر نفسیات ڈاکٹر جان اوکرٹ (Dr. John Ockert) نے ایک جائزہ کے بعد کہا

Gorgeous women feel beauty is the only asset and they cannot bear the aging.

واقعی بات درست ہے جو بیوی قبول صورت ہوتی ہے وہ اپنی خدمت و اخلاق سے خاوند کا دل جیتنے کی کوشش کرے گی ۔۔۔۔ اور خوبصورت کے قدموں میں تو ویسے ہی "دلوں" کی منڈی لگی ہوتی ہے ۔۔۔۔۔۔ خوبصورت عورتوں کے خاوندوں کی آہیں اکثر سنی ہیں۔

☆☆☆☆

جھوٹ مارو:-

یکم اپریل ۔۔ اس دن انگریز خوب جھوٹ بولتے تھے (ہیں) ۔۔۔ یعنی انگریزوں کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ سال میں ایک روز جھوٹ بولتے ہیں اور باقی 364 دن سچ بولتے ہیں۔ پاکستانیوں کیلئے سارا سال ہی یکم اپریل ہے کاش ہمارا ایک دن ہوتا جب ہم 14 کروڑ سچ بولتے اور اس دن ساری قوم یہ جملہ بولتی۔

" آج وعدہ کرتے ہیں آئندہ جھوٹ نہ بولیں گے " سچ لافانی ہے ۔۔۔ جھوٹ فانی ہے

DISRAELI نے خوب کہا ہے۔

Time is precious, but truth is more precious than time.

ترجمہ: ٹائم سے بھی زیادہ قیمتی سچ ہے "

ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ " میں جھوٹ نہیں مارتا " میں نے کہا بھلے مانس یہ تو بہت بری بات ہے جھوٹ مارو ۔۔۔ ضرور مارو ۔۔۔۔ یہ ہے ہی مارنے کی چیز ۔۔۔ جھوٹ مارو پر بولو نہ ۔۔۔۔ کیونکہ زبان و ذہن عطا کرنے والے نے کہا ہے لعنتہ اللہ علی الکاذبین

☆☆☆☆

دودھ :-

انسان و جانور اپنے بچے کو ابتداء میں جو غذا دیتے ہیں وہ دودھ ہے۔ اور یہ غذا ہر بچے کی ماں کے پاس ہوتی ہے آپ نے غور کیا ہوگا کہ ہر جانور کا بچہ اپنی ہی ماں کا دودھ پیتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ گائے کا بچہ اونٹنی کا دودھ پی رہا ہو۔ بکری کا بچہ شیرنی کا دودھ پی رہا ہو۔ ہرنی کا بچہ نیل گائے کا دودھ پی رہا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ انسان کے بچے کو جانور کی ماں کا دودھ کیوں دیتے ہیں ؟ اگر مائیں اپنے بچے کو دو سال دودھ پلائیں گی تو بچہ اور زچہ دونوں متعدد بیماریوں سے بچ

جائیں گے۔

☆☆☆☆

روڑھی (گندگی کا ڈھیر):-

جونہی میں سویا میرا ضمیر جاگ گیا۔ میری آنکھیں بند ہوئیں تو دل نے دیکھنا شروع کر دیا۔ میرا جسم بستر پر گر گیا اور روح سیّر کے کیلئے نکل گئی۔ میں ایک روڑھی کے قریب سے گزرا تو آہوں کی آواز آئی۔ درد ایک سا تھا آوازیں مختلف تھیں۔۔۔۔۔۔ وہاں ایک ٹوٹا جوتا دیکھا اس کا پیٹ گھسا ہوا تھا۔ اور جبڑا ٹوٹا ہوا تھا۔ مجھے اسکی حالت پر رحم آیا۔ میں نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔ وہ بولا رک جاؤ۔ ہاتھ مت لگانا۔ تم بیوفا ہو۔ احسان فراموش ہو۔ یہ میری حالت تم نے بنائی ہے تم سب انسان ایک سے ہو۔ میں نے تمہارے پاؤں کو بچانے کے لئے کتنے دکھ برداشت کئے اپنے ننھے سے جسم پر تمہارا سارا بوجھ برداشت کیا خود پیٹ کے بل چلا لیکن تجھے کندھوں پر اٹھایا۔ خود کیچڑ میں رہا تیرے پاؤں کو سوکھا رکھا۔ کیل، شیشہ، گرمی، سردی اپنے جسم پہ جھیلتا رہا صرف اس لئے کہ تجھے دکھ نہ پہنچے تجھے یاد ہے ایک دن تو نے مجھے اتار دیا تھا اور ننگے تک ہی گیا تھا کہ پاؤں گندے ہو گئے اور کانٹا بھی چبھ گیا۔ یاد ہے کتنی دیر آہ آہ کرتے رہے تھے؟ تجھے سکھ دینے کے لئے اپنا آپ تباہ کر لیا۔

ایک سال تک تو میں تیرا بوجھ برداشت کرتا رہا۔ اور جب میں کمزور ہو گیا تو ایک روز تیرے زور کی وجہ سے جبڑا ٹوٹ گیا۔ اور تو نے پھر اٹھا کر روڑی پر پھینک دیا۔ ظالم میری خدمت کا یہ صلہ دیا؟۔۔۔۔۔ میں یہاں گند میں رہتا ہوں بھلا ہو روڑی کا یہ ہم مظلوموں کا مسکن ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ چیزیں آکر رہتی ہیں جنہیں انسان خدمت لینے کے بعد دھتکار دیتا ہے۔ ادھر دیکھو وہ کاغذ ہے۔۔۔۔ بالکل صاف تھا اس پر تو اپنے خیال تھوپتا رہا۔ اور اسکا چہرہ نیلا پیلا

کالا ہو گیا۔ اور ردی بنا کر پھینک دیا۔ !!!!

وہ دیکھو وہ پلاسٹک اور چینی کے ٹوٹے ہوئے برتن۔ انہی کے اندر تو کھاتا تھا؟ تیری بے احتیاطی کی وجہ سے ٹوٹ گئے۔ اور تو نے انکی خدمات کا ذرا خیال نہ کیا اور روڑی پر پھینک دیا!!!!

وہ دیکھو۔۔۔۔۔ وہ شیشے کی بوتل ہے۔۔۔۔ اسکے اندر پرفیوم تھا خوشبو تھی اسکے سر کو دبا دیا کر ساری خوشبو نکال لی جب مفاد پورا ہو گیا تو پھینک دیا۔۔۔۔ یہ دیکھو یہ سالن ہے۔۔ تمہیں بدبو آ رہی ہو گی؟ لیکن یہ ایک عمدہ سبزی تھی۔ جب اپنے کھیت میں تھی تو خوبصورت تھی حسن کا شاہکار تھی۔ لیکن جونہی تیرے پاس آئی خراب ہو گئی۔ یہ روڑی انسان کی ستائی ہوئی اشیاء کا مسکن۔ کوئی بات نہیں تم نے ہمیں دھتکار دیا تو کیا ہوا؟ ہمارے چاہنے والے بھی ہیں ہمیں ڈھونڈنے والے بھی ہیں ہمیں پہلو سے لگانے والے بھی ہیں۔ ہم سے بھی عورتیں اور بچے پیار کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں صبح کا ٹائم ہے دو بچے اور دو عورتیں آئیں اور روڑی سے کاغذ پلاسٹک اور بوتلیں وغیرہ اٹھا اٹھا کر اپنے پاس رکھنے لگے۔



ساس اور بہو:-

بہو سنسکرت زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے گھونگھٹ والا چراغدان ۔ بے حد، بہت بڑا ۔ ساس ، بہو تھی اور بہو انشاء اللہ ساس بنے گی ۔ اور شکایات چلتی رہیں گی۔ دونوں کیلڑائی ختم نہیں ہو سکتی ۔ لڑائی ختم کروانی ہے تو ایک حل ہے بچے کی شادی ہی نہ کی جائے ۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ نفسیاتی مسئلہ ہے ۔ ماں سمجھتی ہے یہ میرا ہے میں نے جنا ہے ۔بیوی سمجھتی ہے یہ میرا ہے کیونکہ میں اسکے بچوں کو جنوں گی ساس کو صرف اتنی سی بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ آدمی قریبی مفاد کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے ۔ ویسے بہو کو ایک بات کہوں ۔ اگر وہ ساس کو ماں تصور کرلے اور باقیوں کو بھائی بہن تو کسی کی بات زیادہ کڑوی نہ لگے گی ۔ اور بہو کو اکٹھے رہنے میں یہ فائدہ ہوگا کہ اسکے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے مفت میں مل جائیں گے ۔ یعنی بچے کی دادی، چچا، پھوپھیاں وغیرہ تو اپنا کام آرام سے کرلے گی ۔۔۔ تیرا کام صرف پکانا اور کھلانا ہوگا ۔ لانا ۔ منگانا اور کمانا دوسروں کے ذمے ۔

اگر بہو اکیلے رہنا پسند کرے گی تو پھر خاوند کام پہ گیا بچے بھی سنبھالے گی۔ کھانا پکائے گی خود ہی لائے گی ۔ مر نہ جائے گی؟



کندھا:-

یہ جسم کے اندر بہت اہم ہوتا ہے ۔ یہ نہ ہو تو جسم بوتل کی طرح لگے ۔ اور پھر بازو کس کے زور پر کام کرے گا؟ ارتھی کیسے اٹھائی جائے گی ۔ اسکے باوجود بھی کندھا کبھی یاد نہیں آیا ۔ کندھا اس وقت بہت یاد آتا ہے جب دل غم سے بوجھل ہو ۔ اور غم آنسو بن کر نکلنے لگے تو جی چاہتا ہے کہ کوئی کندھا ہو ۔ جس کے سہارے رویا جائے ۔ اور سارا بوجھ اس پہ لاد دیا جائے ۔ وہ کندھے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں جو بہنوں کا بوجھ

اٹھاتے ہیں ۔ ماں باپ کا بوجھ اٹھاتے ہیں ۔ قوم کا بوجھ اٹھاتے ہیں زندگی کا بوجھ اٹھارے ہیں ۔ اولاد کا بوجھ اٹھاتے ہیں ۔ آنسوؤں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ۔ میں ان بوجھ اٹھانے والے کو ہی ویٹ لفٹر تسلیم کرتا ہوں ۔ لیکن آہ! بہت سے پہلوانوں کو گرتے دیکھا ہے جب زندگی ان کے لئے بوجھ بن گئی اولاد بوجھ بنی ۔ طعنہ بوجھ بنا ۔ میں سوچتا ہوں یہ کیسے بوجھ ہیں کہ نہ نظر آتے ہیں نہ وزن رکھتے ہیں پھر بھی لوگ اٹھا نہیں سکتے ۔ اللہ ان کندھوں کو سلامت رکھے جو یہ بوجھ اٹھا لیتے ہیں ۔

☆☆☆☆

شیطان کے ووٹ ہر دور میں زیادہ رہے!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شیطان پہ غلبہ پاؤ ۔ سوال پیدا ہوتا ہے شیطان کے مقابلے میں انسان کی طاقت کتنی ہے؟ آپ ذرا غور فرمائیں ۔

شیطان	انسان
یہ نظر نہیں آتا	یہ نظر آتا ہے
ایک جگہ سے سب کو دیکھتا ہے	اسکے آگے حجاب رکاوٹ ہے
قیامت تک زندہ رہے گا	یہ چند سالوں بعد مر جائے گا
یہ خون میں دوڑ جاتا ہے	یہ سڑک پر مسلسل نہیں دوڑ سکتا
شیطان کا بڑا قبیلہ ہے	یہ بیچارہ اکیلا ہے
اسکے پاس اقتدار ہے	یہ بے اختیار ہے
اسکو ہر کام کی خبر ہو جاتی ہے	یہ بے خبر ہے ۔

ہم شیطان کو اللہ کے برابر کی طاقت تسلیم نہیں کر سکتے جس طرح ہندوؤں مجوسیوں نے نیکی اور بدی کے دیوتا بنائے ہیں کیونکہ شیطان جن ہے اور جن اللہ کی مخلوق خالق کی باغی تو ہو سکتی ہے برابر نہیں ہو سکتی ۔ لیکن یہ ماننے والی بات ہے کہ ہر دور میں شیطان کی اکثریت رہی ہے ۔

اسکے پیرو کار رحمٰن سے زیادہ رہے ہیں۔ آج کے دور میں تو اکثر ممالک میں اسکی حکومت ہے اور جو اسلامی حکومتیں ہیں وہاں بھی درپردہ وہ حکومت کرتا ہے۔ اور اگر آپ مجھے اپنی اندھی نکتہ چینی کے تیروں کا نشانہ نہ بنائیں تو ایک بات عرض کروں مولویوں کا کاروبار بھی اسیکی کوجہ سے چل رہا ہے۔ کیونکہ شیطان نہ ہوتا تو سب اللہ والے ہوتے تو پھر مولویوں کا کیا کام؟ مولوی شیطان سے بچنے کے گر اور طریقے بتاتے ہیں۔ لوگ انکی ان باتوں کو سننے کے لئے پیسے خرچ کرتے ہیں اگر شیطان نہ ہوتا کیا لوگ اپنے خون پسینے کی کمائی مولویوں کو دیتے؟ شیطان کے وجود سے ایک نیا محکمہ وجود میں آیا۔ مولوی اس محکمے کا ایک کارکن ہے۔ شیطان دنیا میں قہقہے دیتا ہے اور آخرت میں آہیں۔ رحمآن کے بندوں کے لئے یہاں آہیں ہیں اور آخرت میں مسرت۔ اب آپ ہی بتائیں۔ قلیل آہ و فغاں بہتر ہے یا طویل آہ و فغاں؟ یہی وجہ ہے کہ ایک آدمی رات کی تاریکی میں رو رہا تھا یا اللہ میری مدد کر شیطان تیرے سامنے اکڑ گیا تھا میں اسے کیسے مغلوب کروں گا؟؟؟؟ آواز آئی میرے بندے کوشش کر ہم تیرے ساتھ ہیں۔ شیطان کو مغلوب کرنا واقعی مشکل ہے۔ تبھی تو جیتنے والے کو سب سے بڑا انعام دیا ہے۔ یعنی جنت۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

☆☆☆☆

راگ میں آگ:-

لوگ موسیقی کو روح کی غذا قرار دیتے ہیں کارلائل (CARLYLE) جیسے بھی ہیں جو اسے (Speech of angels) کہتے ہیں اور کچھ کی تو آرزو ہی یہی ہے

Let me die to the sounds of deliceious music.

اور لوتھر (LUTHER) نے تو کمال ہی کر دیا اسکا بیان سنیں۔

Music is the art of the prophet, The agitations of the soil! it is the one of the most magnificent and delightful presents God has given us.

اگر روح کی غذا موسیقی ہے تو غذا تو وجود کو طاقتور بناتی ہے اور روح کا طاقتور ہونا ولایت کی نشانی ہے کیا وجہ ہے گانے سننے والے اور سنانے والے روحانی طور پر بہت ہی کمزور ہوتے ہیں ؟؟؟؟؟

روح کو طاقتور بنانا اسلام کا اولین فرض ہے۔ اگر یہ غذا ہے تو اسلام نے موسیقی کی طرف کیوں نہ توجہ دی۔ روح کی غذا موسیقی نہیں ہے۔ قرآن مجید ہے۔ آپ قرآن پڑھیں روح کو سکون ملے گا۔ جو روح موسیقی کو غذا بناتی ہے وہ مردار کھاتی ہے۔

جارج برناڈشا نے اپنی کتاب "مین اینڈ سپر مین" میں کہا

Hell is full of musical amateurs.

ترجمہ: "دوزخ موسیقی کے شائقین سے پر ہے"

☆☆☆☆

تبلیغ :-

تبلیغ ضرور کیجیے خواہ آپ خود عمل نہ بھی کرتے ہوں۔ کیونکہ چراغ اندھے نے پکڑا ہو اندھے کو کچھ فائدہ نہ ہوگا دوسرا تو روشنی سے فائدہ اٹھالے گا۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں گدھے کے اوپر کتابیں رکھی ہوں گدھے کو کیا فائدہ ؟ مانا کہ گدھے کو کوئی فائدہ نہ ہوگا لیکن اسے تو فائدہ ہوگا جو اس "گدھے" کو پکڑ لے گا۔ میں بتاتا چلوں کہ تبلیغ ہوتی کیا ہے ؟ اتچ ایل وائی لینڈ (H.L.Wayland) نے خوب کہا۔

As the great test of medical practice is that it heals the patient, so the great test of preaching is that it converts and builds up the hearers.

ترجمہ: جس طرح پیشۂ طب کا سب سے بڑا امتحان مریض کا آرام ہے۔ اس طرح تبلیغ کا سب سے بڑا امتحان یہ ہے کہ یہ سننے والوں کو بدل دے اور اُن کی تعمیر کرے۔

☆☆☆☆

امیر و غریب کے درمیان مکالمہ

امیر و غریب کے درمیان "دولت اچھی ہے کہ بری" کے موضوع پر عجیب و غریب بلکہ عجیب و امیر مکالمہ ہوا غریب دولت کی برائیاں بیان کرتا ہے اور امیر دولت کی اچھائیاں فیصلہ آپ پہ چھوڑتا ہوں۔

غریب:- حضرت علیؓ فرماتے ہیں "دولت کی مستی سے اللہ کی پناہ مانگو یہ وہ لمبی مستی ہے جس کے نشے کو سوائے موت کے دوسری چیز نہیں اتار سکتی۔" روپے کی خواہش میں عمر گزارنے والا ایک شرابی سے بھی بد تر ہے کیونکہ شرابی نشے کی حالت میں تو سرور حاصل کر لیتا ہے لیکن دولت کا طلبگار کسی وقت بھی آرام نہیں پاتا۔

امیر:- حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا "دولت بہت سے دوست پیدا کرتی ہے دولت مند مسکین پر حکمران ہوتا ہے اور غریب سے تو اسکے اپنے ہی دور بھاگتے ہیں" دنیا میں گھوم کر دیکھ لو مفلس کیلئے کوئی دروازہ بھی نہیں کھلا۔

غریب:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "دنیا کے مال و اسباب پر مغرور نہ ہو کیا خبر اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔ جو شخص خزانہ جمع کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک سب سے غریب ہے اور جو غریب ہے وہ سب سے امیر ہے"

اگر دولت اللہ کے نزدیک قابل قدر ہوتی تو مشرکوں اور بد معاشوں کو ہر گز نہ ملتی۔

امیر:- ارسطو کا قول ہے "غربت انقلاب اور جرم کی ماں ہے"۔ مصائب کے گرداب سے نکلنا چاہتے ہو تو دولت ہی کی کشتی کام دے گی۔ برناڈشا نے اس لئے کہا ہے دنیا کا سب سے بڑا اور بدترین گناہ افلاس ہے باقی تمام گناہ اسکے مقابلے میں مجسم نیکیاں ہیں۔ حضرت لقمانؑ فرماتے ہیں محتاجی یعنی غریبی دین کو تنگ۔ عقل کو کمزور اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

غریب:- سقراط کہتا ہے کہ خوبی اور نیکی دولت سے نہیں پیدا ہوتی تلسی داس نے تو کمال کہا ہے کہ دو+لت (یعنی دو عادتیں) دولت کی دو عادتیں ہیں

1۔ آتی ہے تو آدمی کو اندھا کرتی ہے

2۔ جاتی ہے تو بیوقوف بنا جاتی ہے۔

بیکن کہتا ہے دولت کی زیادتی نوجوانی کی تباہی کا ذریعہ ہے۔

امیر:- آسکر وائلڈ کہتا ہے کہ "بچپن ہی سے وہ دولت کو بہت اہم سمجھتا تھا اور بڑھاپے میں یقین ہو گیا۔ کہ دولت زندگی میں بے حد اہمیت رکھتی ہے" دولت کو سونے کی کنجی کہا جاتا ہے۔ اس سے تمام اقسام کے تالے کھل جاتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مفلس کی خوشیاں بھی غموں سے خالی نہیں ہوتیں۔

غریب:- دولت کے نقصانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جوں جوں آپ بوڑھے ہوتے جائیں گے رشتہ دار آپ کی زندگی سے زیادہ موت کی خواہش کریں گے۔ مانا کہ دولت سونے کی چابی ہے لیکن یہ چابی آپ کو ہم نے دی ہے WEALTH نے ٹھیک کہا تھا۔

All wealth is the product of labor.

ترجمہ:- تمام دولت مزدور کی پیداوار ہے:-

اور ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں جو دنیا میں غنی ہیں وہ آخرت میں فقیر ہو گئے۔

امیر:- آدمی غریب ہو جائے تو برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ خیانت، بددیانتی اور بے وفائی جیسے کمینے اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ دولت چھٹی حس ہے جسکے بغیر حواس خمسہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ دولت کمانے اور خرچ کرنے کی چیز ہے جو اس سے نفرت کرتے ہیں وہ عقلمند نہیں ہیں۔

غریب:- دولت کمینے کے ہاتھ آجائے تو پانچ بڑے عیب اسکے اندر پیدا ہو جاتے ہیں

1۔ دولت سریا بنکر اس کے جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔ وہ اکڑا اکڑ کر رہتا ہے۔
2۔ دولت پردہ بنکر آنکھوں پہ پڑ جاتی ہے اسے برائی و بھلائی نظر نہیں آتی
3۔ دولت روئی بنکر کانوں میں ٹھس جاتی ہے وہ کسی کی نصیحت نہیں سنتا
4۔ دولت نوالہ بنکر منہ کو بھر دیتی ہے منہ سے اللہ کا ذکر نہیں نکلتا
5۔ دولت رسی بنکر ہاتھوں کو باندھ دیتی ہے وہ غریب کی مدد کیلئے نہیں کھلتے

اس لئے (BEETHOVEN) کہتا ہے۔

Recommend to your children virtue, that alone can make them happy, not gold.

ترجمہ:- اپنے بچوں کو زر نہ دو بلکہ نیکی کی ہدایت کرو کہ انہیں صرف نیکی ہی سے مسرت مل سکتی ہے"

مت سمجھو کہ دولت تمہاری تمام ضروریات پوری کر سکتی ہے۔ دولت سے تم مولٹی فوم خرید سکتے ہو۔ نیند نہیں۔ ہمارے پاس مولٹی فوم تو نہیں ہوتا نیند مکمل ہوتی ہے۔

تم کتابیں تو خرید سکتے ہو علم نہیں۔ ہم کتابیں تو نہیں لے سکتے پڑھتے شوق سے ہیں دولت سے خوشامد خرید سکتے ہو محبت نہیں۔ ہم دولت والا کام محبت سے لیتے ہیں۔ دولت سے تم زیورات خرید سکتے ہو حسن نہیں۔ چہرے پر رونق اطمینان کیوجہ سے ہوتی ہے اور غریب اطمینان و سکون کی دولت سے مالامال ہوتا

ہے۔ دولت سے تم ادویات خرید سکتے ہو صحت نہیں۔ دولت سے کھانا خرید سکتے ہو بھوک نہیں۔ دولت سے تم جسمانی راحت خرید سکتے ہو مگر روحانی نہیں۔

امیر:- یہ تم نے غلط کہا ہے کہ دولت سے کچھ نہیں خریدا جاسکتا۔ ہم نیند کی گولیاں لیکر نیند بھی خرید لیتے ہیں۔ ہم دولت سے بڑے بڑے مصنف اور شاعر خرید لیتے ہیں جو ہمارے نام کے مضامین اور شاعری لکھتے ہیں۔ ہم غریبوں بیواؤں اور یتیموں کو چندہ دیکر انکی محبت بھی خرید لیتے ہیں۔ اور مساجد و مدارس میں چندہ دیکر مذہبی لوگوں کی محبت بھی خرید لیتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں دولت کو خیر کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مفلس آدمی تو اسلام کے تمام ارکان بھی ادا نہیں کر سکتا۔

نماز:- نماز ہی کو لے لو جو آدمی تین روز سے بھوکا ہوگا اسکی نماز میں خاک خشوع و خضوع ہوگا؟ اس لئے فقہ کا مسئلہ ہے جسے شدید بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو وہ پہلے کھانا کھائے۔

حج:- یہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ بتاؤ یہ دولت کے بغیر ہوسکتا ہے؟

زکوٰۃ:- غریبو! بتاؤ تم یہ نیکی کر سکتے ہو؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو مرتبہ جنت خریدی تھی بتاؤ کیسے؟ تم دولت کو برا کہتے ہو زکوٰۃ و خیرات کی آیات کن کیلئے اتاری ہیں؟

ایک بات یاد رکھنا دولت بذات خود بری نہیں ہے کاغذ کا ٹکڑا اور سونے چاندی و تانبے کے سکے کیا نیک اور برے ہونگے۔ حقیقت میں اسکا استعمال برا ہوتا ہے۔ ایک آدمی اسلحے سے شریف آدمی کو مار دے تو اسلحہ کا کیا قصور ہے؟ کوئی آدمی چھری سے سبزی کے بجائے ہاتھ کاٹ لے تو چھری کا کیا قصور؟ بحث ختم ہوئی تو مجمع اٹھ گیا اور مجمع سے آواز آئی

Poverty and wealth both are sins.

"دولت اور افلاس دونوں شر ہیں" میں نے کہا

Excess of every thing is bad

ترجمہ :-زیادتی ہر چیز کی بری ہے۔

☆☆☆☆

سالگرہ :-

میں 13 مارچ کو اپنے سرجی کی سالگرہ پہ گیا۔ وہاں اور چیزوں کے علاوہ کیک اور موم بتیاں نظر آئیں۔ ہر چیز پہ تبسم رقص کر رہا تھا۔ میری نظر شمع پر پڑی پوری محفل میں صرف وہ رو رہی تھی۔ میں اسکے قریب چلا گیا اور پوچھا اے شمع! ہنسی کی محفل میں سرد آہیں کیوں بھر رہی ہو؟ تجھے کوئی اپنا غم یاد آیا ہے یا شریکان محفل سے کوئی گستاخی ہوئی ہے؟ کہنے لگی کسی نے کچھ نہیں کہا میں تو تیرے دوست کی حالت دیکھ کر رو رہی ہوں وہ اتنا نہیں جانتے آج واہ واہ کرنے کا دن نہیں آہ کا دن ہے۔ بتاؤ ایک آدمی ایسی کار میں بیٹھا ہو جس کے بریک کوئی نہیں اور وہ تیزی سے ایسے راستے پہ جا رہی ہو جسکے آخر میں گہری کھائی ہے۔ اسے ہنسنا چاہیے کہ رونا چاہیے؟ میں نے کہا غمگین ہونا چاہیے کیونکہ لمحہ بہ لمحہ وہ موت کے قریب ہو رہا ہے۔ اور اگر وہ ہنسنے لگ جائے تو اسے بیوقوف کہیں گے۔ کہنے لگی بس یہی تو وجہ ہے میں سالگرہ پر روتی ہوں۔ چیخ چیخ کر کہتی ہوں تم تو آج کے دن موت کے قریب ہو گئے ہو۔۔۔ وقت ضائع نہ کرو۔ یہ سوچنے کا دن ہے۔۔۔۔ اپنی پیدائش پر۔۔۔۔ خالق پر۔۔۔ مقصد زندگی پر۔۔۔۔ ناکامیوں پر۔۔۔۔

مجھے شمع کی باتیں بڑی اچھی لگیں۔ میں اسے اٹھا کر ہوا سے بچا کر ایک کونے میں لے گیا میں نے کہا تیری باتوں میں پختگی بڑی ہے۔ یہ تو نے کہاں سے حاصل کی؟ کہنے لگی راتوں کو جاگتی ہوں۔ میں نے کہا کوئی نصیحت؟ اس نے تھوڑی دیر سر ہلایا۔ پھر سر بلند کیا اور کہا سنو! دوسروں کو روشنی دو خواہ خود جلنا پڑے۔ مرنا تو ویسے بھی ہے کیوں نہ

دوسروں کی خدمت میں جان دی جائے۔ میں نے پوچھا فائدہ؟ ایک دم سر پرے کیا۔ پھر قریب کیا اور کہا مجھے ہی دیکھ لو۔ کیا اوقات ہے میری لیکن جب اندھیرہ ہو جائے تو چھوٹے بڑے مجھے ہی تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ سب کے لبوں پر میرا ہی نام ہوتا ہے۔ اور اسے دیکھو وہ پروانہ۔ بڑا ناز ہے پرواز پہ۔ نزاکت پہ۔ بس میری اک نظر اسے پروازیں بھلا دیتی ہے۔ اور دھڑم سے میرے قدموں میں گر جاتا ہے۔ رات کافی گزر گئی میں نے شمع سے کہا آو چلیں کہنے لگی تم جاؤ دن میرا محبوب ہے میں اس کا انتظار کر رہی ہوں۔ جب تک نظر نہ آئے گا میں جلتی رہوں گی۔ وہ آہ و زاری کرتی رہی۔ انتظار کرتی رہی۔ لکین جب وہ آیا تو موت لایا۔ !!!!!

پاکستان کا سب سے بڑا دشمن :- ☆☆☆☆

" پاکستان بچائیں گے " اکثر لیڈر اس کا ورد ضرور کرتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں ان نعرہ باز لیڈروں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جب پاکستان بنایا۔

کیا پاکستان کی فوجی طاقت مضبوط تھی۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کیا پاکستان معاشی طور پر مضبوط تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کیا صنعتی لحاظ سے مستحکم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

یقین جانئے کلمہ گو ہونے کے علاوہ کوئی خوبی نہ تھی۔ ان مسلمانوں نے غریبی اور کمزوری کے باوجود ملک بنایا اور بچایا۔ اب تو پاکستان کے پاس دنیا کی مانی ہوئی فوج ہے۔ سائنسدان ہیں۔ دولت ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ اٹم بم ہے۔ صنعت و حرفت ہے۔ اب کیا خطرہ ہے؟ اگر پاکستان چالاک ہندوں اور مالدار انگریزوں کی دشمنی کے باوجود بن گیا تھا تو اب بچ کیوں نہیں سکتا؟ پاکستان کو دنیا کی کسی طاقت سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسکو خطرہ ہے تو صرف پاکستانی غدار لیڈروں سے۔ اسکو تباہ جب بھی کریں گے تو مسلمان ہی کریں گے۔ میں پوچھتا ہوں پاکستانی قوم نے

جھوٹ چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

ملاوٹ چھوڑ دی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

رشوت لینا چھوڑ دی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

ظلم کرنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

محنت شروع کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اگر جواب نہیں میں ہے اور یقیناً نہیں میں ہوگا تو پھر پاکستان کو صرف آپ سے خطرہ ہے ۔ پاکستان آپ سے ہے ۔ جسے آپ ہونگے ویسا پاکستان ہوگا ۔ آپ مضبوط پاکستان مضبوط آپ کمزور پاکستان کمزور ۔ آپ عزت دار پاکستان عزت دار۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سب پھولوں کو کانٹوں پہ لٹا دیا جاتا ہے تو بہار آجاتی ہے ۔
آہ! بہار تو بھی تو کسی کی آہوں سے ہی وجود پاتی ہے ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شکایت :-

ایک بزرگ کی آہ سنئے۔

"آہ! ہر آدمی خود کو اسلامی ظاہر کرنا چاہتا ہے لیکن اسلامی بننا نہیں چاہتا" لیڈر تقریر کرتے ہوئے ضرور کہیں گے ۔ اسلام عظیم مذہب ہے ہمارے لئے باعث فخر ہے ہم مسلمان ہیں لیکن جب عمل کرنے کی باری آئے گی تو پھر اسلام کی باتیں نہیں مانے گا کفر کی باتیں مانے گا۔ وہ تقریریں کرے گا۔

جھوٹ مت بولو — خود جھوٹ ضرور بولے گا

رشوت بری چیز ہے — اپنا ذریعہ آمدنی یہی ہے

ملاوٹ حرام ہے — خود کرتا ہے ۔ اشیاء میں ۔ دلائل میں ۔ سوچ میں

شراب حرام ہے — ملے تو چھوڑتے نہیں

ظلم ناجائز ہے جب تک کوئی کرے۔

بابا جی نے کمزور آواز میں زور لاتے ہوئے کہا اب تم بتاؤ یہ اسلام سے مذاق نہیں ہے ؟ جب ہم یورپ سے کہتے ہیں اسلام دنیا کا عظیم مذہب ہے تو انگریز ہم سے سوال کرتا ہے یہ جو بنگلہ دیش اور پاکستان کا ہے ؟

جو عراق و ایران کا ہے ؟

کوئی قرآن پڑھ کر مسلمان ہو جائے تو ہو جائے لیکن مسلمان کو دیکھ کر کوئی مسلمان نہیں ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ جن اشیاء سے بیزار ہو کر انگریز پناہ لینا چاہتا ہے مسلمان کی نظر میں وہ شراب شباب، فنشیات مادیت پرستی پسندیدہ ہیں۔

اللہ ہماری مدد فرما۔

☆☆☆☆

صرف اتحاد پہ زور نہ دو۔ محبت پہ زور دو۔ محبت ہوگی تو اتحاد خود بخود پیدا ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دشمن دوست ہوتا ہے :-

پڑھ کر حیران ہو گئے ؟ میں بتاتا ہوں۔ بلندی پانے کیلئے۔ خود کو گناہ سے بچانے کے لئے۔ دشمن کی اشد ضرورت ہے۔ انگلش کا مقولہ ہے۔

To be successful you need friends,

To be very successful you need enemies.

" تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو دوستوں کی ضرورت ہے۔ تم بہت کامیاب ہونا چاہتے ہو تو دشمنوں کی ضرورت ہے " کچھ لوگ اللہ کے ڈر سے غلطی نہیں کرتے اور کچھ لوگ اس وجہ سے غلطی نہیں کرتے دشمن کو خبر ہو گئی تو ڈھنڈورا پیٹ جائے گا۔ دشمن آپ کو آپ کی اغلاط سے آگاہ کرتا ہے۔ وہ کتنا بڑا کام رات دن لگا کر مفت میں کر

رہا ہے۔ فیثا غورث نے کہا " دشمن کی بات سے رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہیے اگر سچ ہے تو تم شکریہ ادا کرو اگر جھوٹ ہے تو وہ خود ذمہ دار ہوگا"

دشمن ہماری بدخوئی کرتا ہے۔ اور بفرمان مصطفی ﷺ بدخوئی کرنے والے کی نیکیاں آپ کی طرف آجاتی ہیں اور آپ کے گناہ اسکے کھاتے میں چلے جاتے ہیں۔ وہ مفت میں آپ کو اپنی نیکیاں دے رہا ہے۔ یہ "محسن" ہے اسکی تباہی کی دعا نہ کرو۔ بلکہ جدھر ملے سلام کرو۔ احترام کرو۔ (New Testament) میں ہے۔

If thine enemy hungers, feed him if he thirsts, give him drink.

ترجمہ:۔ "اگر تمہارا دشمن بھوکا ہو تو کھانا دو۔۔۔پیاسا ہو تو پانی دو۔۔۔۔"

آپ دشمن کی تنقید سن کر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ سنجیدہ ہوں، تو واقعی دشمن بڑا دوست ہے۔ دنیا کے اندر کوئی ایسا لیڈر نہیں گزرا جس کا دشمن نہ ہو۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیں۔

آدم علیہ السلام شیطان۔۔۔۔ ھابیل آپ کا دشمن تھا قابیل۔۔۔۔ نوح علیہ السلام کے دشمن آپ کی قوم۔۔۔۔ ابراہیم اور نمرود۔ موسیٰ اور فرعون۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوجہل۔ معاف کرنا انبیاء کا شیوا ہے۔

دوست، دشمن بن جائے تو سانپ سے خطرناک۔۔۔۔۔ دشمن، دوست بن جائے تو شہد سے مزیدار۔ آخر میں BACON کی بات کہوں گا۔

In taking revenge a man is but equal to his enemy, but in passing it over he is superior.

ترجمہ:۔ "انتقام لینے والا اپنے دشمن کی سطح پر رہتا ہے اور معاف کرنے والا اس سے بہت بلند ہو جاتا ہے"

دکاندار:-

مسلمان تاجر صرف مال ہی نہیں بیچتا بلکہ وہ ”مولوی“ بھی ہوتا ہے۔ ہندوستان کے اندر اسلام ان تاجروں کے ہی ذریعہ پہنچا جو عرب سے تجارت کی غرض سے ادھر آئے تھے۔ تریوندرم ریاست کیرالا کا دارالسلطنت ہے یہاں اسلام عرب تاجروں کے ذریعے پہنچا۔ PREACHING OF ISLAM کے صفحہ 269 پر پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں۔

” وہ عرب تاجروں کے غیر سیاسی اور تعمیری انداز نے لوگوں کو اسلام کا گرویدہ بنا دیا۔ نہ صرف عوام بلکہ راجے مہاراجے بھی اسلام سے متاثر ہوئے۔ کالی کٹ کے راجہ زموران کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ عرب تاجروں کا سرپرست بن گیا اور اپنی رعایا میں قبول اسلام کی حوصلہ افزائی کرنے لگا۔ “

مالدیپ کے متعلق پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں۔

”گمان غالب ہے کہ مالابار کے راستے اسلام مالدیپ پہنچا اس جزیرے کے باشندے عرب اور ایرانی تاجروں کے ذریعے مسلمان ہوئے۔“

Awakening Of Muslim میں پروفیسر بشیر ملک لکھتے ہیں۔

There are four different groups of Muslims who implanted Islam into the soil of sub continent.

1. Came the Turks Muslim traders from Central Asia.
2. Pathans from Afghanistan.
3. The Mughals.
4. The Muslim Missionaries.

After the death of Holy Prophet (P.B.U.H.) the establishment of Muslim Society by ARAB TRADERS STRETCHED continuously from ARABIA as center, West to Atlantic including SPAIN, FRANCE which extends between Qxus and Jaxarters from Caspian to Mount Imans and East from the bank of Indus.

MALAYSIA is an important Muslim country in south East Asia. Islam spread here owing to the efforts of Arab Muslim traders. Indonesia consists of a very large number of island. Islam came to these islands through the Arab traders.

ترجمہ:۔ "برصغیر میں اسلام پھیلانے کا باعث مسلمانوں کے چار گروہ ہیں۔

1۔ وسطی ایشیا کے مسلمان ترک تاجر

2۔ افغانستان سے پٹھان

3۔ مغل

4۔ مسلمان تبلیغی جماعتیں۔

حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بعد اسلامی معاشرہ جس کا پھیلاؤ عرب تاجروں کے ذریعہ ہوا۔ وہ عرب سے شروع ہوا سپین کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہوا مغربی اٹلانٹک تک پہنچا فرانس میں وہ Oxus اور Jaxartes کے درمیان پھیلا۔ پھر Caspian سے MountImanas تک اور اس کے مشرقی حصے میں دریائے سندھ کے کناروں سے ہوتا ہوا پھیلا۔ (یعنی وادی سندھ سے جانے والے تجارتی قافلوں ...

جواب مشرقی ایشیا کا اہم ملک ہے یہاں پر اسلام عرب مسلم تاجروں کے ذریعے پھیلا انڈونیشیا بڑی تعداد میں جزیروں پر مشتمل ہے ۔ ان جزائر میں اسلام عرب تاجروں اور جنوبی انڈیا سے آنے والوں کے ذریعہ پھیلا۔

میں اپنے موقف پر دلائل دے رہا تھا کہ تاجروں نے وہی کام کیا جو مبلغ کرتے ہیں یہ عرب تاجر جہاں گئے وہاں کے لوگوں نے انکے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر نہ صرف مال دیا بلکہ جسم و جان دل و دماغ تک دے دیئے ۔ اور لوگ مسلمان تاجروں ہی سے مال لیتے تھے ۔ اور اب یہ حال ہے کہ مسلمان خود میڈ ان پاکستان نہیں خریدتے بلکہ میڈ ان جاپان خریدتے ہیں ۔ دوسری جنگ عظیم تک جاپان کا یہ حال تھا کہ یورپ جاپان کا مال اپنی دکان پر رکھنا اپنی ہتک سمجھتا تھا ۔ جاپانیوں نے اپنی مصنوعات کے معیار کی طرف توجہ دی ۔ 1949ء میں جاپان میں سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر ایڈورڈ ڈیمنگ (Dr.EDWARD DEMING) نے کہا ۔

" اگر تم اپنی صنعت کو عروج دینا چاہتے ہو تو کوالٹی کنٹرول کا نظریہ اپناؤ ۔ یعنی تمہاری بنی ہوئی چیز کے اندر زیرو کے برابر بھی نقص نہ ہو "

چالیس سال جاپان نے خوب محنت کی اب دنیا کا سب سے بڑا تاجر ہے ۔ میڈ ان جاپان معیار کی ضمانت ہے اور انگریز کو کہنا پڑا ۔

Defeated in world war II, Japan emerged from the ruins of war as one of the major economic powers in the world.

ترجمہ :- دوسری جنگ عظیم میں شکست کھایا ہوا جاپان دوبارہ جنگ کے کھنڈروں سے اٹھ کھڑا ہوا اور دنیا کی عظیم اقتصادی طاقت بن گیا "

اور آج کا مسلمان تاجر یہ چاہتا ہے کہ گھٹیا مال زیادہ منافع پر بکے ۔ چنانچہ Sample کچھ دیکھاتا ہے اور مال کچھ بھیجتا ہے ۔ یعنی پیسے عمدہ معیاری چیز کے

وصول کرتا ہے اور دیتا غیر معیاری چیز ہے۔ یہی وجہ ہے پہلے مسلمان تاجروں کو دیکھ کر لوگ دین بدل لیتے تھے اب راستہ بدل لیتے ہیں۔ ایک واقعہ سنتے جائیے گا۔

شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے درمیان Caribbean Sea ہے اس میں تقریباً 20جزیرے ہیں ان میں سے ایک جزیرہ BAR-BADOS ہے۔ 31مارچ 1983ء میں جب مولانا وحید الدین خاں صاحب گئے تو فرماتے ہیں

"اس جزیرے میں مسلمان نسبتاً زیادہ ہیں۔ ان کا کپڑے کا کاروبار ہے۔ برج ٹاؤن کی بڑی دکانوں سے کپڑا خریدتے ہیں اور کار پر رکھ کر ان علاقوں میں بیچتے ہیں جو غریب ہیں ادھار لیتے ہیں۔ اس مجبوری کی بنا پر زیادہ دام لگاتے ہیں۔ مقامی زبان میں کپڑا بیچنے والوں کو قلی مان کہتے ہیں میں ایک قلی مان کے ساتھ جارہا تھا تو چند عیسائیوں نے آواز کسی۔ You are go ing tocheet the poor.

میں آہ ہی کر سکتا ہوں اور کیا کروں۔ آخر میں مسلمان تاجروں دکانداروں کو چار اصول بتاتا ہوں۔

کم منافع۔ عمدہ مال۔ پورہ تول۔ میٹھا بول

یہ اصول اپنالیں۔

انشاء اللہ مالدار بھی ہو جائیں گے اور عزت دار بھی۔

☆☆☆

اپنا خرچ کم کردو آمدنی بڑھ جائے گی۔ تھوڑے کو زیادہ سمجھو امیر ہو جاؤ گے۔ خواہشات کم کردو پر سکون ہو جاؤ گے۔

☆☆☆☆

احساس:۔

پستی و بلندی کا تعلق جگہ سے نہیں ہے۔ احساس سے ہے۔ اونچی جگہ پر بیٹھنے والا بلند نہیں ہوتا۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر جنگلی بکرے پھر رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

زمین پر بیٹھنے والا پست نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے اللہ کے پیارے زمین کے نیچے قبروں میں آرام فرمارہے ہیں۔

اچھے خیالات والا بلند ہے خواہ فرش پہ ہو۔ برے خیالات والا پست ہے خواہ عرش پہ ہو۔

☆☆☆

آہ! لوگ اتنا نہیں جانتے سیدھا سادھا رہنے میں بہت فائدہ ہے۔ جہاں راستی اپنا جھنڈا بلند کرتی ہے۔ وہاں اللہ کی مدد پہنچتی ہے۔۔۔۔۔۔ آپ کو معلوم ہے گنا میٹھا کیوں ہوتا ہے؟۔۔۔۔ بتاؤں؟۔۔۔۔

وہ سیدھا رہتا ہے۔۔۔ اور پھول نے کجی کی وجہ سے اپنے پہلو میں کانٹا پایا۔

☆☆☆☆

نکاح:-

بعد از نکاح۔۔۔۔ اکثر کیوں نکلتی ہے آہ؟ اس کی وجہ۔ علت۔ سبب۔ ریزن۔ کاز۔ کارن کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ دولہا شادی سے پہلے دونوں آنکھیں بند رکھتا ہے اسے سوائے عورت کے کچھ نظر نہیں آتا۔ بلکہ درخت۔ بڑا درخت کھڑا ہو وہ بھی عورت ہی محسوس ہوتا ہے۔ آنکھیں بند کرے تب بھی "وہ" آنکھیں کھولے تب بھی "وہ" گلاب کا پھول ہو یا نرگس کا پھول۔ کیچڑ میں اگا ہوا کنول ہو۔ یا باغ میں اگا ہوا "سرو" سنبل ہو یا آم کی گٹھلی۔ شہد ہو یا بادام۔۔۔۔۔ برسات ہو یا چاندنی۔ سردیوں کا سورج ہو یا گرمیوں کی چھاؤں۔ اسے ان سبمیں "زنانی" ہی نظر آتی ہے۔ اور جب وہ آجاتی ہے پھر وہ تو نظر آتی ہے یہ سب کچھ اس میں نظر نہیں آتا۔ پھر کچھ اور اشیاء بھی تلاش کرتا ہے۔ جب وہ کم نظر آتی ہیں تو آہ۔ آہ کرتا ہے۔

اس لئے (BENJAMIN FRANKLIN) نے کہ

Keep your eyes wide open before marriage, half shut afterwards.

ترجمہ:- "شادی سے پہلے اپنی آنکھیں کھلی رکھو اور بعد میں آدھی بند کر لو۔"

نکاح سے پہلے اندھا دھند پیار نہ کرو۔ محبت میں اندھے نہ ہو جاؤ۔ محبت کرتے وقت آنکھیں کھولو جب نکاح ہو جائے پھر آدھی بند کر لو۔ مطلب یہ ہے نکاح سے پہلے جانچ پڑتال کر لو۔ جب نکاح ہو جائے پھر سمجھوتہ کرو۔ تعاون کرو۔ درگزر کرو۔ خوبیوں پہ زیادہ اور خامیوں پہ کم نظر رکھو۔ لوگ صرف عورت کے جسم سے شادی کرتے ہیں جسم و روح دونوں سے کرو۔ پھر نکاح ہوگا نکاح۔۔۔۔۔ نہ کہ آہ۔



حیرانی ہی حیرانی:-

میں آہیں نہ بھروں تو کیا کروں؟؟؟؟؟؟؟؟

میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جسے لاٹھی کی ضرورت ہے لیکن وہ ایک دوشیزہ کا طلبگار ہے۔ یعنی اپنا بوجھ اٹھا نہیں سکتا جوان لڑکی کا بوجھ اٹھانا چاہتا ہے!!!!!!!

میں نے ایک مسلمان کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں سے دوسروں کے ہاتھ پیر توڑتا ہے۔ اور زبان سے دل توڑتا ہے۔ (حضور ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں)

میں نے ایک مدرسہ میں ایک طالب علم کو دیکھا جسکے ہاتھ میں قلم و کتاب نہیں۔ خنجر و کلاشنکوف تھی۔۔۔۔۔ دماغ میں تعمیر کی سوچ نہیں۔۔۔۔ تخریب کی سوچ تھی۔۔۔۔۔ وہ علم دینے والے کا احترام نہیں کرتا تھا۔ استاد کو باپ نہیں ملازم سمجھتا تھا۔۔۔ اور ایک حکومت کے "ملازم" کو "باپ" سمجھتا تھا۔ جب وہ مدرسہ سے فارغ ہوا تو سکالر بن کر نہیں ڈاکو قاتل بن کر نکلا۔۔۔۔ آہ۔۔۔ افسوس صد افسوس۔۔۔

ایک "مسلمان" بچی پرجوش انداز میں کہہ رہی تھی "پردہ" ترقی کی راہ میں

پردہ ہے ۔۔۔۔ اسے ہٹادو ۔ اور کہہ رہی تھی لڑکی پینٹ شرٹ پہن لے تو کونسی قیامت آجائے گی؟!!! وہ اتنا نہیں جانتی کہ اسکے بعد بھی کوئی قیامت ہے ؟!!!

ایک "استاد" صاحب فرمارہے تھے فلاں جگہ تعلیم دینی بند کردی ہے کیونکہ وہ پیسے کم دیتے ہیں !!!!۔) علم میں اور گنڈیریوں میں فرق ہی کیا رہ گیا؟) اور فخر سے بتارہے تھے کئی کئی روز سکول پڑھانے نہیں جاتا ۔ ہیڈماسٹر کی جرات ہے کہ بولے !!!! یہ سن کر صرف آہ ہی نہیں نکلتی ہے ۔ دل و جگر بھی باہر آجاتے ہیں ۔

ایک "واعظ" کو دیکھا انہوں نے سگریٹ پیا اور سیدھا ممبر پہ چلے گئے اور وعظ فرمارہے تھے ۔ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ منہ سے بدبو آتی ہے !!!!

پاکستان کی قد آور "سیدہ" ایک روز " ننگے سر ۔۔۔۔ خوب میک اپ کیا ہوا ہے " تقریر کررہیں تھیں اور یہ تقریر ٹی وی پہ نشر ہوئی ۔ فرمارہی تھیں کہ ہم سب کو حضرت فاطمہؓ کے نقش قدم پہ چلنا چاہیے !!!

مقام آہ تو یہ ہے کہ "مقررہ" نے پردہ تو کیا نہیں اسکے علاوہ حضرت فاطمہؓ کے کس نقش قدم پہ چلنا ہے ؟

ایک صاحب بلند آواز سے اسمبلی میں تقریر کررہے تھے کہ ہم نے عزم کیا ہے کہ ملک کو خوشحال بنائیں گے اور امن کا گہوارہ بنائیں گے ۔۔۔۔ حالانکہ وہ خود ہیروئن بیچتے ہیں اور کئی قتل کرواچکے ہیں !!!!

لیکن میں پھر بھی ان سے پیار کرتا ہوں کیونکہ یہ تمام بری عادات قابل علاج ہیں ۔ ان لوگوں کا ضمیر ان کو ملامت کرتا رہتا ہے ۔ لیکن ضمیر ایک کمزور جج ہے ۔ جسکے فیصلے لوگ کم سنتے ہیں یا سنتے ہیں تو توجہ نہیں دیتے ۔ یا اللہ! ضمیر کو عشق رسول ﷺ سے مضبوط کردے ۔ (آمین)

☆☆☆☆

کرٹن:-

پردہ ------ حجاب ----- گھروں میں پردے پڑے ہوتے ہیں۔ کھڑکیوں پر۔ دروازوں پر۔ کچھ پردے پڑے تو ہوتے ہیں نظر نہیں آتے ------ آنکھوں پہ پردہ۔ عقل پہ پردہ۔ العلم حجاب اکبر ۔ "علم بڑا پردہ ہے" دولت کا پردہ بھی ہے ---- یہ امیر لوگوں کی آنکھوں پہ پڑا ہوا ہے۔ صاحب ثروت بہت کم صاحب بصیرت ہوتے ہیں۔ اکثر اندھے ہوتے ہیں اگر اندھے نہ ہوں تو انہیں یتیموں کے خالی جسم غریبوں کے خالی پیٹ اور ننگے پاؤں نظر نہ آئیں۔

ایک فیکٹری والا رو رہا تھا کہ اس سال دو کروڑ سوٹ بنائے ہیں کوئی منڈی نہیں مل رہی جدھر انکو بیچوں۔ وہ مال پڑا پڑا اولڈ ہو رہا تھا۔ اور اسی فیکٹری کے ایک مزدور کا یہ حال تھا کہ اسکے دو بچوں کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے نہ تھے وہ بیمار ہو گئے۔

آہ ----- لاہور کے ایک مشہور ہوٹل کا مالک اپنے منیجر سے کہہ رہا تھا " آج ویگن منگوا کر وہ کھانا جو لوگ بچا جاتے ہیں دور پھنکوا دینا۔ شام کو ویگن آئی بہت سی روٹیاں۔ بوٹیاں۔ چاول۔ فرنی وغیرہ جو خراب نہ تھے۔ لیکن پھر بھی پھینکے جا رہے تھے۔ وہ ویگن جہاں پہ سب پھینکنے گئی ----- اسکے قریب ہی غریبوں کی آبادی تھی ان گھروں میں روٹی کا ایک ٹکڑا تک نہ تھا۔ آہ --- آہ!!

ایک آدمی حکیم صاحب سے ہاضمے کی گولی مانگ رہا تھا کیونکہ وہ آج زیادہ کھا گیا تھا اور پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا۔ میں باہر نکلا تو ایک غریب درد سے کراہ رہا تھا اسکے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے درد تھا ----- پہلا آدمی اگر اسے کچھ کھانا دے دیتا تو دونوں کی درد ٹھیک ہو جاتی -----!!!

لیکن آہ ----- آہ کے سوا کیا؟ چلو آؤ دعا کریں۔ ہاتھ اٹھا کر نہیں ---- آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر ------ یا اللہ! امیروں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا اور

انکی آنکھوں سے پردہ ہٹا دے اور بینا کر دے ۔۔۔۔۔۔ ورنہ ۔۔۔۔۔۔ غریب کا ہاتھ بڑھے گا نہ انکی آنکھ رہے گی نہ دنیا۔

☆☆☆

مارکیٹ:-

عالم تخیل میں ۔۔۔۔۔۔ میں نے ایک بازار دیکھا۔ وہاں نہ کوئی دکان نہ سامان۔۔۔۔ لیکن تجارت بھی تھی اور خریدار بھی ۔۔۔!!!! میں نے ایک صاحب سے پوچھا جناب! یہاں کیا بکتا ہے؟ اس نے ایک گروہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔ انکے لباس پر ایک بھی سلوٹ نہ تھی لیکن ماتھے پہ تھیں۔ گاڑی کا جدید ماڈل ۔۔۔۔ قریب ایک سیکرٹری اسکے پاس بریف کیس اور اس میں کیس ہی کیس تھے۔ تعلیم سے اتنا لگاؤ تھا کہ چیک بک کے علاوہ کوئی Book نہ تھی ۔۔۔۔۔ وہ بات بھی نہ سن سکتے تھے۔ پہلے سیکرٹری سنتا تھا پھر وہ سمجھاتا تھا۔!!!!! میں نے "صاحب" سے پوچھا کیا بیچتے ہیں؟ وہ بولے یہ ضمیر بیچتے ہیں۔ اور ایک ہی ضمیر کا سودا کئی بار کرتے ہیں اور لوگ انکے مردہ ضمیر کو خریدتے ہیں۔ کیونکہ زندہ ضمیر خود ہی نہیں بکتا وہ بہت شور مچاتا ہے بندہ اس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ارادہ ترک کر دیتا ہے۔ انہوں نے بڑی دولت کمائی ہے ۔۔۔ میں نے پوچھا یہ پریشان لگتے ہیں۔ کہنے لگے سکون ضمیر دیتا ہے جب وہ ہی بک گیا تو اطمینان کدھر سے آئے گا۔

پھر وہ "صاحب" مجھے ایک اور گروہ کی طرف لیکر گئے۔ ان میں اکثریت عورتوں کی تھی انکے پاس زیور کی کمی نہ تھی۔ کمی تھی تو صرف جگہ کی ۔۔۔۔۔ اصلی چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔ کیونکہ وہ میک اپ نے پیک کیا ہوا تھا ۔۔۔۔۔ انکے چہروں پہ ہنسی تھی لیکن اس میں ملاوٹ واضح نظر آرہی تھی۔ انکے "اخلاق" کا یہ عالم تھا کہ ہر پیسے والے سے کھل کھلا کر ملتی تھیں۔ ہر ایک کے پاس گاڑی تھی مختصر سی ساڑھی تھی۔ میں نے پوچھا "صاحب" یہ کون ہیں؟ وہ بولے یہ لوگ عزت بیچتے ہیں۔ عصمت بیچتے

ہیں ۔ یہ ایکسپورٹ امپورٹ دونوں کام کرتے ہیں " ۔۔۔۔۔ لوگ انکے پاس آتے ہیں یا انہیں بلاتے ہیں پھر یہ اپنی "عزت" انہیں دے دیتے ہیں ۔ انکی "عزت" لے لیتے ہیں پھر بھی عزت دار !!!!!

ایک طرف کو گیا وہ چپ چاپ علیحدہ علیحدہ پھر رہا تھا ۔۔۔۔۔ حالت بہتر تھی لیکن ظاہر نہیں ہونے دے رہا تھا ۔ اسکے چہرے پہ تفکر زیادہ تھا ۔ میں نے " صاحب " سے پوچھا اسکا کیا کاروبار ہے ؟ وہ بولے یہ ملک کا جاسوس ہے راز بیچتا ہے ۔۔۔۔ یہ اپنوں کی سنتا ہے اور غیروں کو سناتا ہے ۔

☆ ☆ ☆

یاس میں آس :-

ڈیل کارنیگی (DALE – CARNEGIE) نے کہا ہے۔

The most important thing in life is not to capitalize on your gains, any fool can do that, the really important thing is to profit from your losses.

ترجمہ :- "زندگی میں سب سے اہم چیز کامیابی سے فائدہ اٹھانا نہیں ہے۔ ہر بیوقوف ایسا کر سکتا ہے۔ حقیقی معنوں میں اہم چیز یہ ہے کہ تم نقصانات سے (بھی) فائدہ اٹھاؤ"

اسلام میں نا امیدی گناہ ہے ۔ یاس ہی کے آس پاس ۔۔۔۔ کہیں آس ہوتی ہے نراشا میں ہی آشا ہوتی ہے ۔۔۔ نا امیدی میں ہی امید بھی ہوتی ہے ۔۔۔۔ اگر آپ سے سورج کی روشنی چھن گئی ہے تو شور مچانے اور واویلا کرنے میں وقت کیوں صرف کرتے ہو چاندنی سے محفل سجالو ۔۔۔ آپکے پاس گولی نہیں ہے تو بولی (کردار و گفتار) سے اگلے کو رام کر لیجئے ۔ تلاش کرنا تو آپ کا کام ہے ۔۔۔ کامیابی کے امکانات ختم نہیں ہوتے ۔۔۔ میں نے خود کھنڈروں پر شہر آباد ہوتے دیکھے ہیں۔

ہیروشیما ناگاساگی کو دیکھ لیجئے ۔۔۔ اختتام میں ہی آغاز پوشیدہ ہوتا ہے ۔۔۔۔ بربادی میں ہی آبادی پوشیدہ ہے۔

آجکل مسلمان روئے زمین پر پس رہے ہیں ۔ تمام سیسہ گولیاں بنا بنا کر انکے سینوں میں اتارا جا رہا ہے ۔ انگریز غالب مسلمان مغلوب ۔۔۔۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ غالب قوم عیش و عشرت میں ضرور پڑ جاتی ہے ان میں سہولت پسندی کا جذبہ آجاتا ہے۔

آپ یوں کریں اسلام کی پر امن اور پر کشش تبلیغ اور عمدہ کردار سے مسلح ہو کر انکے دلوں میں گھس جائیں ۔ آرنلڈ ٹائن بی اپنی مشہور کتاب

A Study of History

کی جلد چہارم صفحہ 659 پہ لکھتے ہیں۔

The rise of a civilization was not the result of such factors as superior racial qualities or geographical environment but rather as a people's response to challenge in a situation of special difficulty that rouses them to make an unprecedented effort. Difficult rather than easy one.

ابھی بھی وقت ہے ۔۔۔۔۔ آئیے اک راہ متعین کریں ۔۔۔۔۔ یہ ملک جنت بن جائے یعنی کچھ دکھ نہ ہو ۔ واہ ہی واہ ہو ۔۔۔ آہ نہ ہو ۔

اللہ تعالٰی فرماتا ہے ۔

لا تقنطوا من رحمتہ اللہ

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو

جسکے پاس ۔ یاس ہے اسکا ستیاناس ہے جسکے پاس ۔ آس ہے سب کچھ اسکے پاس ہے ۔

☆☆☆☆

رکاوٹ ترقی کی سیڑھی ہے :-

نادان آدمی کو برباد کرتی ہے لیکن رکاوٹ عقلمند آدمی کیلئے ترقی کی سیڑھی ہے ۔۔۔۔۔ آگے بڑھتے ہوئے راہ میں رکاوٹ آجائے تو دو طریقے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ رکاوٹ اٹھا کر پرے ۔ پھینک دی جائے ۔۔۔ جیسے پودا زمین پھاڑ کر نکل آتا ہے ۔۔۔ دوسرا یقہ یہ ہے کہ اسے ہٹانے میں وقت صرف نہ کیا جائے بلکہ راستہ تبدیل کر لیا جائے ۔۔۔۔ جیسے پانی کی اگر دھار آرہی ہو آپ رکاوٹ کھڑی کر دیں تو وہ رکے گا نہیں بلکہ اور رخ کی

طرف اپنا سفر شروع کردے گا۔ بلکہ بعض اوقات یہ رکاوٹ اسے سفر کے لئے دو راستے عطا کردیتی ہے۔۔۔۔ آپ کو گورنمنٹ اگر سڑک کی طرف مکان بڑھانے نہیں دیتی تو آپ آسمان کی طرف بلند کرنا شروع کردیں۔ ایک فیلڈ میں آپ ناکام ہوگئے ہیں تو دوسری فیلڈ میں اپنی صلاحیتوں کو آزمالیجئے۔ آپ امریکہ کے سولہویں صدر ابراھام لنکن کو لیجئے

This man had failed in business in 1831. He was defeated in politics in 1832. He ran for the senate, and second time was elected president of the United States in 1860.

اسے 1831ء میں تجارت میں ناکامی ہوئی تو سیاست کا رخ کیا اور آخر کار کامیاب ہوگیا۔ جاپان کو دوسری جنگ عظیم میں شکست ہوئی جنرل ڈگلس لیک آرتھر کی مرضی کے مطابق جاپان کا نیا دستور بنایا گیا۔ 3 نومبر 1946ء کو اسمبلی میں منظور کرلیا گیا۔ دستور کی دفعہ 9 کے تحت جاپانی قوم سے وعدہ کروایا گیا۔ کہ

Land, Sea and air forces, As well as other war potential, will never be maintained

ترجمہ:- "وہ کبھی بھی زمینی، بری یا ہوائی فوج نہ رکھے گی اور نہ کسی قسم کی جنگی تیاری کرے گی۔"

مگر جاپانی قوم نے واویلا نہیں کیا۔ نہ جلوس نکالے جب حکومت و سیاست کی راہ میں رکاوٹ دیکھی تو صنعت کی طرف رخ کیا اور اقتصادی سپر پاور بن گیا۔

اے نبی ﷺ کے بیٹو! آپ کے لئے بہت سے راستے ہیں ہمت نہ ہاریئے۔ یہ نہیں تو دوسرا راستہ سہی۔ لیکن یہ دیکھ لینا ہو صحیح۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

لوئی نہ کوئی چھین لے گا مگر موت کی پناہ میں آیا ہوا آدمی اتنا محفوظ ہو جاتا ہے کہ کوئی اس سے یہ پناہ چھین نہیں سکتا۔

جو موت سے پیار کرتے ہیں انہیں زندگیاں ملتی ہیں آج ہم زندگی سے پیار کرتے ہیں ہم کو ہر طرف سے موت مل رہی ہے۔ زندگی موت کا سایہ ہے۔ زندگی کے بعد موت ہوتی ہے لیکن موت کے بعد ایک طویل زندگی تو گویا موت کے بعد ہی زندگی ملتی ہے۔



جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کچھ نہیں جانتے تو سمجھ لیجئے علم آنا شروع ہو گیا ہے۔ اور جب آپ سمجھ لیں کہ آپ کچھ نہیں ہیں تو اس وقت آپ عالم بن چکے ہیں۔



امیر بڑے غریب ہوتے ہیں:۔

یہ جو غریب لوگ ہوتے ہیں۔۔۔ بڑے امیر ہوتے ہیں۔ انکے پاس خلوص کا اکاونٹ پیار کی Amount بہت زیادہ اور پھر بے دریغ خرچ بھی کرتے ہیں۔ انکے پاس وفا کے گودام ہوتے ہیں محنت کا بے حساب سٹاک ہوتا ہے۔

اور یہ جو امیر ہوتے ہیں نا۔۔ بڑے غریب ہوتے ہیں انکے پاس سکون کے سکے بہت کم ہوتے ہیں۔ پیار کی کرنسی نہ ہونے کے برابر بمشکل بیوی کا کام چلتا ہے۔ ہاں مفاد کی جعلی کرنسی انکے پاس بہت ہوتی ہے۔ اور اسے ہی چلاتے رہتے ہیں۔ اندھیرے میں رکھ کر۔ کھوٹا سکہ کب تک چلتا ہے؟ خلوص کا اکاونٹ تو ہوتا ہی نہیں۔

آہ! امیر تیری بھی کیا زندگی ہے تجھے بھوک نہیں لگتی اور غریب کے پاس Bread نہیں۔ تجھے نیند نہیں آتی اور غریب کے پاس Bed نہیں۔



موت زندگی دیتی ہے:-

آدمی زندگی سے زیادہ موت کے قریب ہے موت زندگی سے طاقتور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عدم یعنی موت کو پہلے پیدا کیا اور زندگی کو بعد میں۔۔۔۔ زندگی قید ہے۔ موت آزادی ہے۔ زندگی میں ان سے ملنا پڑتا ہے جن سے ملنے کو جی نہیں چاہتا۔ وہ کچھ کھانا پڑتا ہے۔ جو ہمیں پسند نہیں۔ ان مقامات پر جانا پڑتا ہے۔ جہاں ایک منٹ رکنا عذاب لگتا ہے۔۔۔۔۔ مگر قربان جائیں موت پہ یہ واحد شے ہے جو ہمیں قید سے زندگی کی قید سے۔۔۔۔ غموں کی قید سے۔۔۔۔ خواہشات کی قید سے۔۔۔۔۔ رہائی دلاتی ہے۔

آہ! انسان تو پھر بھی موت سے ڈرتا ہے اور زندگی سے پیار کرتا ہے اور تو نے زندگی کو بچانے کے لئے ڈاکٹرز وکیل، محافظ، پولیس اور فوج کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں یہ بھی تو دیکھ چکا ہے کہ موت ان سب کی موجودگی میں تمہیں لے جاتی ہے اور وہ سب دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

میں نے کئی بار ڈاکٹرز کو Operation Theatre سے نکلتے ہوئے مریض کے لواحقین کو Sorry کہتے ہوئے سنا ہے۔

ایک وکیل کو دیکھا وہ عدالت سے باہر نکلا تو سر جھکا ہوا تھا کیونکہ اسکے دلائل قائل کو پھانسی سے نہ بچا سکے۔ مرتضیٰ بھٹو قتل ہو گیا حالانکہ محافظ ساتھ تھے!!! کراچی کے اندر پولیس اور فوج دونوں مل کر عوام کو دہشت گردوں کی دہشت گردی سے نہ بچا سکے۔!!!

آہ انسان تو پھر بھی زندگی سے پیار کرتا ہے۔!!! حالانکہ قرآن مجید کے اندر زندوں کو مردہ کہا گیا ہے لیکن موت کی آغوش میں چلے جانے والے مسلمان کو مردہ کہنے سے منع کر دیا ہے۔

کوئی آدمی زندگی کی پناہ لینا چاہے وہ تھوڑی دیر کے لئے پناہ دے بھی دے تو

124000:-

شیطان کیا ہے ؟اس کے بہت سے جوابات ہیں۔ کسی نے صفت مرادلی ہے اور کسی نے مخصوص ہستی مراد لیہے۔ شیطان کا لفظ بولتے ہی فوراً ذہن آدم علیہ السلام کے واقعہ کی طرف چلا جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ کہ اس نے انہیں سجدہ نہ کیا تھا اور باغی ہو گیا تھا۔ یہ دنیا کے اندر ساری خرابیاں اور خامیاں اور زیادتیاں وہی کروا رہا ہے ۔ اگر بظاہر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں شیطان کے پیروکار زیادہ ہیں۔ اور اسکی پسند کے کام زیادہ ہو رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں اللہ شیطان کو پیدا ہی نہ کرتا۔۔۔۔۔ میں کہتا ہوں اللہ نے محض جن کو پیدا کیا تھا ۔ وہ حسد کی وجہ سے شیطان بن گیا۔ لیکن اے اعتراض کرنے والو اگر ایک شیطان ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نبی بھی تو بھیجے ہیں۔ کس قدر عجیب آدمی ہیں 124000 کی بات نہیں مانتے اور ایک شیطان کی مان لیتے ہیں۔ اس میں قصور ہمارا ہے اللہ کا نہیں ہے۔ اللہ کا تب ہوتا جب صرف شیطان ہوتا۔ انبیاء نہ ہوتے ۔ یا ایک ہی شیطان ہوتا اور ایک ہی نبی ہوتا۔ بجلی سے بچنے کے لئے واپڈا نے تدابیر بتادی ہیں اب آپ ہی اگر جا کر تار کو چھولیں تو واپڈا کا کیا قصور؟۔ اللہ نے شیطان کے کاموں ،صفات ،اور اسکی پیروی کے نتائج سے ہر ایک کو آگاہ کر دیا ہے۔ اب آپ ہی شیطان سے دل لگائیں تو اللہ کا کیا قصور؟

☆☆☆

ناپسند میں پسند:-

اللہ فرماتا ہے۔

عسٰی ان تکرہ شیئا و ھو خیر لکم

”ہوسکتا ہے ایک چیز کو تم ناپسند کرو وہ فائدہ مند ہو“

گردوغبار آپ کو اچھا نہیں لگتا۔ گھر کی کسی چیز پر گرد پڑ جائے آپ فوراً صاف

کر دیتے ہیں۔ آپ کی آرزو ہوتی ہے کہ ہر شے کا اصلی چہرہ نظر آئے۔ اس لئے ارد گرد۔ گرد نہیں رہنے دیتے۔ حالانکہ یہ جب زمین کی اوپر والی سطح پر زیادہ مقدار میں ہوتی ہے تو فصلیں اگتی ہیں۔ جب بلند ہو کر فضا میں پھیل جاتی ہے تو بخارات بادل بن جاتے ہیں روس کے ماہرین موسمیات نے قراقرم کے ریگستانوں میں تحقیقات کے بعد بتایا کہ گرد سے بھری ہوئی ہوائیں زمین پر موسم کی سختی کو کنٹرول کرنے کا ایک قدرتی ذریعہ ہیں جب گرد بھری ہوائیں چلتی ہیں تو فضا میں ایک غلاف بنا لیتی ہیں جسکی وجہ سے گرمی میں تپش میں کمی ہو جاتی ہے۔O

دیکھا آپ نے؟ آپ اسے ناپسند کرتے ہیں لیکن فائدے کتنے ہیں؟ چلو کوئی بات نہیں اب ناپسند کرو۔ ایک روز نہا دھو کر۔ نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر اسی گرد کے نیچے جاؤ گے پھر یہ ناپسند۔ پسند ہو گی۔

گرمی۔ موسم گرما میں ناپسند۔ اور موسم سرما میں پسند۔

گرم سوٹ موسم گرما میں ناپسند۔ اور موسم سرما میں پسند۔

یا اللہ! ہماری دعاؤں پہ نہ جا۔ جو ہمارے لیئے بہتر ہے وہ عطا فرما۔

☆☆☆☆

ماں:۔

جن بچوں کو ماں کی گود نہیں ملتی وہ لوگوں کے پاؤں میں پلتے ہیں
جنہیں ماں کی لوریاں نہیں ملتیں وہ لوگوں کی گالیاں سنتے ہیں۔
ماں تو جنت کا ایک گھنا درخت ہے۔ کڑی دھوپ میں درخت کا۔
سیاہ سر پہ نہ ہو تو جسم بھی جلتا ہے اور پاؤں بھی جلتے ہیں۔

BE-BOLD

دشمن کی باتیں سن کر آہیں نہ بھرنا شروع ہو جایا کرو۔

بلکہ ان سے کہو۔ دشمنو! تمہیں کھلی چھٹی ہے۔ برا بھلا کہتے رہو۔ پھبتیاں کسو۔۔۔۔ شوق سے گالیاں دو۔ لوگوں کو بدظن کرو ہم پہ ظلم و ستم ڈھاؤ پتھر مارو حتی کہ پھانسی تک چڑھادو۔ لیکن ایک بات یادرکھنا تم ہم سے وہ جوہر نہیں چھین سکتے جو اللہ نے عطا کیا ہے اگر آپ قوم کو سنوارنے کا عزم رکھتے ہیں تو پرواز جاری رکھو جو شخص آپ سے لڑتا ہے وہ آپ کے اعصاب کو مضبوط کرتا ہے اور آپ کی استعداد کو تیز تر کرتا ہے ہمارا مخالف ہمارا مددگار ہے دشمنوں کی تعداد سے نہ گھبراؤ۔۔۔۔۔ کیونکہ عقاب جب اڑتا ہے تو مرغابیوں، کبوتروں، چڑیوں، کوؤں کی تعداد سے نہیں گھبراتا۔۔۔۔۔ شیر جب جنگل میں نکلتا ہے وہ کتوں، بھیڑیوں۔ لومڑیوں اور گدھوں کی تعداد سے نہیں گھبراتا۔ تم عقاب ہو۔ شیر ہو۔ مت ڈرو۔ عوام اسکے غلام بن جاتے ہیں جو جھکتے نہیں ہے

Arthur Gordon کو ایک دوست نے لکھا

Be Bold and might forces will come to your aid.

☆☆☆

کبھی اچھا بھی اچھا نہیں ہوتا:۔

انصاف کرنا اچھا ہے بعض اوقات انصاف ظلم ہوتا ہے۔ کچھ سمجھے آپ؟ نہیں سمجھے؟ چلو میں عرض کرتا ہوں۔ دو دوست چلے۔ انہوں نے آدھے آدھے پیسے ڈال کر ایک مٹی کا پیالہ خریدا کہ راستے میں اس میں پانی پیئیں گے۔۔۔۔۔۔۔ وہ سفر کرتے رہے ایک مقام سے دونوں کے راستے الگ الگ ہونا تھے۔ تو ایک بولا پیالہ تقسیم کرو۔۔۔ دوسرا بولا آپ پورا پیالہ لیجائیں یہ تقسیم نہیں ہو سکتا۔ مگر پہلا بضد تھا کہ انصاف ہونا چاہئیے اور عدل یہ ہے کہ پیالہ دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ اب آپ ہی بتائیں کون صحیح ہے جو انصاف کا تقاضہ کر رہا ہے یا جو انصاف کی مخالفت کر رہا ہے؟ یہاں انصاف کرو گے تو ظلم ہوگا یہاں احسان کام دے گا۔

امانت واپس کرنا اچھا کبھی واپس نہ کرنا اچھا۔۔۔ ایک مرتبہ ایک ہندو نے آپ کے پاس اسلحہ امانت رکھا کہ ضرورت پڑی تو لیجاؤں گا۔ ہوا یوں کہ اُسی گلی میں مسلم کش فساد ہو گیا وہ ہندو آپ سے اسلحہ لینے آیا کیونکہ مسلمان کو مارنا چاہتا ہے کیا آپ امانت واپس کر دیں گے؟ یقیناً نہیں۔ اگر واپس اسلحہ دیا تو آپ مسلمانوں کے قتل میں شریک ہونگے۔

☆☆☆☆

غلطی میں درستگی ہے :-

انبیاء کو چھوڑ کر باقی ہر ایک ابتداء میں غلطی کرے گا پھر صحیح کرے گا کیونکہ قرآن میں ہے کہ اللہ نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے جاہل نکالا۔۔۔ ابتداء میں لکھائی گندی ہو گی اور الفاظ غلط نکلیں گے پھر یہی غلط آہستہ آہستہ صحیح ہوتا جائے گا۔ ہر کام کی ابتداء میں غلطی کا احتمال ضرور رہتا ہے۔ آپ آغاز کر دیں کیونکہ غلطی ہی میں سے درستگی نکلے گی ہر آدمی کا یہ سوچنا ،، کہیں غلط نہ ہو جائے ،، یہ اندیشہ رکاوٹ بن جاتا ہے اور آدمی ناکام ہو جاتا ہے اس رکاوٹ کو عبور کیجئے اور ،، صحیح تک پہنچ جائیے۔

A failure is a man who has blundered but is not able to cash the experience.

ترجمہ: "غلطی سے سبق سیکھنے والا غلطی کرنے والا نہیں ہے"

☆☆☆

لڑائی :-

ہر جاندار لڑتا ہے۔ انسان بھی لڑتا ہے۔ اس کی وجہ تین "ز" ہیں زن۔ زر۔ زمین۔ زور ہو پھر جیتتا ہے۔ ورنہ زندگی پہ زد پڑ جاتی ہے۔ انسان کو لڑانے اور لڑنے میں شاید مزا آتا ہے۔ پہلے خود لڑتا تھا۔ پھر سیانا ہو گیا اور لڑانے لگ گیا۔ ایک دور تھا جب انسان اور درندوں کو لڑایا جاتا تھا۔ پھر ریسلنگ وجود میں آئی۔ لوگوں میں

لڑائی دیکھنے کا بہت شوق ہے ۔ بٹیروں کی لڑائی ۔ مرغوں کی لڑائی ۔ ریچھ اور کتے کی لڑائی ۔ ہمسائیوں کی لڑائی ۔ لڑائی کی سب سے بڑی قسم کا نام جنگ ہے ۔ یہ اپنوں سے بھی ہوتی ہے اور غیروں سے بھی یہ پہلے دماغ میں جنم لیتی ہے پھر عملی صورت میں ظاہر ہوتی ہے ۔ لڑائی سے بچنے کا پہلا حل یہ ہے کہ اسے دماغ میں ہی ختم کر دیا جائے ۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے سے درگزر کیا جائے ۔

C-F-DOLE کہتا ہے :-

Goodwill is the mightest force in the Universe.

ترجمہ :- "نرمی کا برتاؤ کائنات میں سب سے بڑی طاقت ہے "

اور چارلس ڈکنس کا قول ہے ۔

Silence is the unbreakable repartee.

"خاموشی ناقابل برداشت جواب ہے "

اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی ویرانے میں نکل جائیں اور دشمن کا تصور رکھ کر اسے خوب کھری کھری سنائیں ۔ من ھلکا ہو جائے گا ۔

☆☆☆

مگر :-

کائنات سمٹ جائے تو عورت ۔۔۔۔ عورت بکھر جائے تو کائنات

رات میں تاریکی ہے مگر زلف زن سے زیادہ نہیں ہے

ستاروں میں روشنی ہے مگر عورت کی آنکھوں سے زیادہ نہیں ہے

موتی میں چمک ہے مگر عورت کے دانتوں سے زیادہ نہیں

پھولوں میں شگفتگی ہے مگر عورت کے رخسار سے زیادہ نہیں

باغ کی فضا میں مہک ہے مگر عورت کی سانسوں سے زیادہ نہیں

شبنم میں پاکیزگی ہے	مگر	عورت سے زیادہ نہیں
آبگینہ نازک ہوتا ہے	مگر	عورت کے دل سے زیادہ نہیں
کلی خوبصورت ہوتی ہے	مگر	عورت کے ہونٹوں سے زیادہ نہیں
کوئل کی کوک میں سحر ہے	مگر	عورت کی آواز سے زیادہ نہیں
برسات برستی ہے	مگر	عورت کے آنسوؤں سے زیادہ نہیں
لہریں شوریدہ سر ہوئیں	مگر	عورت کے جذبات سے زیادہ نہیں
مقناطیس میں کشش ہے	مگر	عورت سے زیادہ نہیں

سلسلہ طویل ہو جائے گا عورت میں ایک کائنات ہے۔ عورت (ع+و+ر+ت)

ع سے عبادت	ماں کو دیکھو
و سے وفاداری	بیوی کو دیکھو
ر سے رحمت	بیٹی کو دیکھو
ت سے تابع	بہن کو دیکھو

مگر آہ! عورت تو پائمال کیوں ہے؟ لگتا ہے تو راستہ کھو گئی ہے۔ تیرا راستہ وہ ہے جو حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہؓ حضرت مریم، حضرت رابعہ کا راستہ تھا۔

☆☆☆

ٹیلی فون لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ ٹیلی معنی دور۔۔۔۔ فون معنی آواز۔
ٹیلیفون بغیر اجازت لوگوں کے گھر داخل ہونے کا غیر قانونی "جائز" راستہ دس سیکنڈ میں اگلے کے کان تک پہنچنے کا آسان ذریعہ۔

☆☆☆☆

دلہن:-

بعض ڈولیوں میں میت جا رہی ہوتی ہے ۔ اور کچھ مسہریاں مقبرہ ہوتی ہیں شہنائیوں کی آوازیں آہ و فغاں سے مشابہ ہوتی ہیں ۔ نام شادی (یعنی خوشی) رکھا ہے ۔ اور سراسر آہوں کا اجتماع ۔ شادی کے روز ۔ ماں کی آہیں ۔ بھائیوں اور بہنوں کی آہیں خود دلہن بھی اونچی اونچی آواز میں رو رہی ہوتی ہے ۔ وہ بھی کوئی شادی ہے ۔

جسم کسی اور کے پاس اور روح کسی اور کے پاس ۔ ایسی شادی کو ایک آدم زادہ قانونی زنا کا نام دے رہا تھا ۔



ماچس:-

میں 1996ء اگست کو ایران گیا ۔ وہاں میں نے بہت سی اچھی چیزیں بھی دیکھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ عورتیں پردہ کی بہت پابند ہیں ۔ امام رضا علیہ السلام کے مزار اقدس پر مردوں سے زیادہ عورتوں کو فجر کی نماز پڑھنے کے لئے جوق در جوق جاتے دیکھا ۔ وہاں لوکل بسوں میں عورتیں پیچھے بیٹھتی ہیں اور سڑکیں ایسی ہیں ڈرائیور قہوہ پیتا جاتا ہے ۔ سالن کا ذائقہ اور خوشبو عجیب سی ہوتی ہے ۔

لیکن ایک بات، وہاں ماچس ایک تحفہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ زاہدان سے پانچ چھ گھنٹے کے فاصلے پر ایران شہر ہے ۔ وہاں میں اپنے دوست علیشان کے پاس گیا تو ایک صاحب نے بڑی نکتہ کی بات بتائی آپ کی نذر کرتا ہوں ۔ اس نے کہا ۔

A match stick has a head but it does not have a brain. Therefore, whenever there is a friction it flares up immediately. Let us learn from this humble match- stick; you and we have heads as well as brains therefore, let us not react on impulse.

therefore, let us not react on impulse

ترجمہ : "ماچس کی تیلی کا ایک سر ہوتا ہے ۔ مگر اس میں دماغ نہیں ہوتا ۔ اس لئے جب بھی کوئی رگڑ ہوتی ہے وہ فوراً جل اٹھتی ہے ۔ آئیے ہم ماچس کی تیلی سے سبق لیں ہم اور آپ سر رکھتے ہیں اسی کے ساتھ دماغ بھی اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اشتعال پر بھڑک نہ اٹھیں ."

واقعی صحیح ہے اگر ہم بھی چھوٹی سی بات پہ آگ بگولہ ہو جائیں ہم میں اور ماچس کی تیلی میں کیا فرق رہ جائے گا۔

☆☆☆

صلہ :-

آہ کیا صلہ دیا !!!! یہ ایک مفکر کی آہ ہے ۔ جس نے راتیں آنکھوں میں کاٹیں ۔ آسمان فکر کے چمکتے ہوئے تارے لوگوں کو مفت میں عطا کر دیئے ۔ سوچ کی براق کو خون جگر پلا کر طاقتور رکھا تاکہ وہ اڑتا رہے ۔ مگر لوگوں نے بدلے میں کیا دیا ۔ طعنے ---- دکھ ---- بدنامی ---- تضحیک !!!! واہ ۔ خوب صلہ دیا ---- آپ نے اسے تنگ کیا ۔ اب وہ جنت کا مستحق ہے کیونکہ دنیا میں مصائب میں رہا ہے ۔

☆☆☆

قینچی اور سوئی :-

مقولہ ہے القرض مقراض المحبتہ قرض محبت کی قینچی ہے ۔

قینچی کاٹتی ہے ۔ سوئی سیتی ہے ۔ قرض قینچی ہے تو تحفہ سوئی ہے ۔ اگر قرض دو کو دور کرتا ہے تو تحفہ دو کو کلوز کرتا ہے ۔ آپ اگر طاقت رکھتے ہیں تو دوست کو قرض بطور تحفہ دے دیں ورنہ نہ دیں ۔ قرض دینے سے دوست بھی جاتا ہے اور رقم بھی جاتی ہے ۔ جو دوست آپ سے صرف اس وجہ سے ناراض ہو جاتا ہے کہ آپ نے قرض نہ دیا ایسے دوست سے ہٹنا ہی بہتر ہے ۔ قرض قینچی ہے تحفہ سوئی کا کام دیتی ہے ۔ قینچی گھر

ین ایک بھی ہو تو تمام کپڑے کاٹنے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے گھر کے اندر قینچیاں کم
ور سوئیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ آپ بھی قرض کم دیں تحفے زیادہ دیں۔

ایک اور نکتہ سناتا چلوں۔ زبان واحد شے ہے جو قینچی بھی ہے اور سوئی بھی۔
یعنی آپ کی زبان رشتے جوڑ بھی سکتی ہے اور کاٹ بھی سکتی ہے۔ قرض قینچی ہے۔ قرض۔
مرض ہے۔ اور علاجِ مرض۔ فرض ہے۔

☆☆☆

تقلید:۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے، حالانکہ وہ یہ جملہ بھی کسی
سے سن کر بول رہے ہیں۔ تقلید تو ہو گئی۔

قبر بنانے میں انسان نے کوے کی تقلید کی
جہاز سے بم گرانے میں ابابیل کی تقلید کی
جہاز بنانے میں چیل کی تقلید کی
وائرلس میں جھینگر کی تقلید کی (وہ لمبی لمبی مونچھوں سے پیام رسانی کا کام لیتا
ہے)

ریڈار بنانے میں چمگادڑ کو استاد مانا۔

کیا تمام انسان ایک جیسی ہی علمی حیثیت رکھتے ہیں؟ اس کا جواب پوری دنیا میں "
نہیں" ہے۔ تو کم علم والا زیادہ علم والے کی فطری طور پر تقلید کرے گا۔ اگر تقلید حرام
ہے تو پھر گزارش ہے کہ تمام لوگ پھر سے بخاری شریف جمع کریں جیسے امام بخاری
نے کی تھی۔ کیونکہ اگر اسی کو مان لیا تو تقلید ہو گی۔

اللہ خود فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ علم والوں سے
پوچھو اگر جاہل ہو جب پوچھو گے تو تقلید ہو جائے گی۔

☆☆☆☆

عورت :-

"عورت مخلوق کا تاج ہے" ------- "کمزور برتن ہے" اسے طاقتور محبت کرتی ہے - یہ جب پیدا ہوتی ہے اس کی نظر ماں، باپ اور بھائی پہ پڑتی ہے - وہ باپ اور ماں کی طرف دیکھتی ہے اور محسوس کرتی ہے کہ اسکے حصے کا پیار بھی بھائی کو مل رہا ہے - وہ محبت کا تقاضا کرنے کی بجائے گھر والوں پہ محبت لٹانے لگ جاتی ہے -

جوان ہوتی ہے تو ماں باپ اسکی شادی کا سوچتے ہیں - یہ سنتے ہی وہ سپنے سجانے لگ جاتی ہے کہ چلو میرا خاوند ہی مجھ سے بہت پیار کرے گا - مگر وہ بھی چند ماہ بعد بدل جاتا ہے - اسکی جوانی آہ اور واہ کے درمیان گزر جاتی ہے - پھر بچے کی پیدائش پہ خوش ہوتی ہے اور اسے جی بھر کے پیار کرتی ہے - کہ یہ مجھے پیار کرے گا مگر جب وہ جواں ہوتا ہے ماں کو بھول جاتا ہے - وہ بیوی کی زیادہ اور ماں کی کم سنتا ہے -- عمر کے اس حصے میں بھی وہ آہیں بھرتی ہے - عورت سوچتی ہے بھائی سے محبت نہ ملی خاوند نے نہ دی - بیٹے نے محبت نہ دی چلو پوتا ہی مجھ سے پیار کرے گا مگر پوتے کے پاس بھی دادی کے لئے کوئی ٹائم نہیں ہوتا - اب وہ چارپائی کی ہو کر رہ جاتی ہے - آہیں بھرتی ہے - اے اللہ میری شہہ رگ سے قریب اور نظروں سے دور میری مدد کر - پھر قوتیں جواب دے جاتی ہیں اور آہیں کمزور ہو جاتی ہیں - اب اسکی نظر میں کسی کی محبت کی آس نہیں - کیونکہ سب مفاد پرست ہیں - اس کا جسم لرزتا ہے ہلکی سی آہ نکلتی ہے اور محبت کے خالق کے دامن میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلی جاتی ہے -

☆☆☆

منزل:-

آپ کا دفتر گھر سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ چار پائی پہ بیٹھے رہیں باہر نہ نکلیں تو کیا دفتر پہنچ جائیں گے ؟ ہر گز نہیں۔ آہ! ہمارا حال یہ ہے کہ منزل پانا چاہتے ہیں۔ لیکن قدم نہیں اٹھاتے صرف ہاتھ اٹھاتے ہیں (دعا کیلئے) سنو دوستو! پہلے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ اور پھر قدم بھی اٹھاؤ انشاء اللہ منزل آپ کے قدموں میں آجائے گی۔



اطلاع :-

جب موت سر پہ آجاتی ہے ۔ پھر آہ کرنے کا فائدہ؟ ہر چیز کو روکا جاسکتا ہے لیکن موت کو نہیں۔ موت زندگی کے تعاقب میں ہے ۔ زندگی موت سے کمزور ہے ۔ یہ اچانک نہیں آتی ہے ۔ پہلی اطلاع ۔ ماں باپ کا چلے جانا ۔ دوسری اطلاع بالوں کا سفید ہونا ۔ تیسری اطلاع ۔ تیرا اپنے ہی دوستوں کے جنازوں میں شریک ہونا ۔ اور گاہے بگاہے کسی نہ کسی کے مرنے کی خبر سنتے رہنا ۔ مگر انسان بے خبر رہتا ہے ۔ اور قبر میں جاکر اتنی آہ وزاری کرتا ہے اگر انسان سن لیں تو پتے پھٹ جائیں ۔ اس لئے میں کہتا ہوں جب مرنا ہی ہے ۔۔۔۔۔ جان دینی ہی ہے تو کیوں نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی جائے ۔ اگر آپ جان سرکار ﷺ کو نہ دیں گے تو موت آپ سے آکر چھین لے گی ۔ آپ خود انصاف کریں کونسا سودا اچھا ہے ۔ سرکار ﷺ کو جان دیں یا موت کو؟

☆☆☆

بلندی :-

جسے اللہ بلند کرنا چاہے ۔ اسے کوئی نہیں دبا سکتا ۔ اب دیکھئے نا ۔ گندم کا بیج ۔ کیا اوقات ہے !!!! کیا وزن ہے !!! کیا طاقت ہے !!! لیکن آپ اسے زمین میں دفن کر آئیں ۔۔۔ اس میں سے ایک نازک پھول جیسی نازک پتی نکلتی ہے وہ زمین کو چیرتی ہوئی باہر آجاتی ہے ۔ دانوں سے نکلنے والی کونپل کتنی نازک ہوتی ہے ۔ لیکن اللہ اسے بلند کرنا چاہتا ہے یہ بھاری بھرکم مٹی کے بوجھ کو سر سے اٹھا کر پرے پھینکتی ہے ۔ سر تن کے کھڑی ہو جاتی ہے ۔ اللہ اللہ معمولی سی کونپل کو کتنی طاقت عطا کی ۔

وتعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئی قدیر ۔

☆☆☆

حقہ :-

آپ نے حقہ دیکھا ہے؟ آج جا کر غور سے دیکھئے گا۔ اس میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ آگ، پانی، ہوا، مٹی۔۔۔۔۔ آگ چلم (ٹوپی) میں ہوتی ہے۔ پانی "حقہ بجا" میں ہوتا ہے۔ چلم مٹی کی بنی ہوتی ہے۔ ہوا جب آپ کش لگاتے ہیں تو دھوئیں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حقہ میں چار چیزیں ہیں۔ آگ، پانی، ہوا، مٹی۔ انسان چار چیزوں سے بنا ہے۔ آگ پانی ہوا مٹی، لیکن حقے میں لکڑی کی دو نڑیاں ہوتی ہیں ایک سیدھی اکڑی ہوتی ہے لوگ اسکے منہ میں آگ رکھتے ہیں ایک جھکی ہوتی ہے اسے لوگ بار بار چومتے ہیں۔ حقے میں چار چیزیں آگ پانی ہوا مٹی۔ بندے میں چار چیزیں آگ ہوا مٹی حقے میں ایک نڑی ہوتی ہے۔ جو اکڑی ہوتی ہے اسکے منہ پر آگ رکھتے ہیں اور جھکی کو سب پیار کرتے ہیں اسی طرح جو انسان اکڑ گیا وہ دوزخ میں اور جو جھک جائے اسے رب بلند کرتا ہے پیار کرتا ہے۔

☆☆☆☆

نام بدلا حقیقت وہی :-

اب آپ پانی ہی کو لیجئے۔ آسمان کی طرف اٹھے تو بھاپ۔ آسمان سے نیچے آئے تو بارش۔

جم کر گرے تو "اولے"	گر کر جمے تو "برف"
پتی پر ہو تو شبنم	پتی سے نکلے تو "عرق"
پھلوں میں سے نکلے تو "جوس"	تھنوں سے نکلے تو "دودھ"
پہاڑ سے گرے تو "آبشار"	پہاڑ کے اندر سے نکلے تو "چشمہ"
جمع ہو جائے تو "جھیل"	بہہ پڑے تو ندی نالہ اور نیل
رگوں میں دوڑے تو "خون"	مسام سے نکلے تو "پسینہ"

آنکھوں سے نکلے تو آنسو
اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کے نیچے سے نکلے تو زم زم
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی انگلیوں سے نکلے تو آب کوثر۔

☆☆☆☆

THINKING

سوچ کی دو اقسام ہیں۔

1۔Convergent thinking ایک ہی سوچ رکھنا۔

2۔Divergent thinking ایک سوچ سے دوسری سوچ نکالنا

آپ بڑے پانی میں ایک بھاری پتھر پھینکیں تو لہریں بنتی ہیں۔ اسی طرح جب کسی چیز سے سامنا ہوتا ہے وہ دل و دماغ پہ اثر کرتی ہے۔ تو دماغ کے اندر لہریں بلکہ طوفان برپا ہوجاتا ہے۔ اس طوفان کو سوچ کہتے ہیں۔ جس قدر چوٹ زیادہ ہوگی لہریں اتنی ہی زیادہ ہوں گی۔ انہی میں ایک لہر آپ کے مسئلہ کا حل ہے۔ اور نارمل آدمی پریشانی کے اندر ایک سوچ سے دوسری سوچ نکالتا ہے جو اسکے لئے فائدہ مند ہوتی ہے ۔ اسے Divergent thinking کہتے ہیں

ایک انگریزی مقولہ ہے۔

Starve the problems feed the opportunities.

"مسائل کو بھوکا رکھو او مواقع کو کھلاؤ" یعنی جب کوئی پریشانی آئے تو پریشان نہ ہو جاؤ بلکہ وہ وقت اس کا حل ڈھونڈنے میں لگاؤ۔ اور موقع تلاش کرو۔ جب وہ پریشانی آسانی میں تبدیل ہو جائے۔

☆☆☆☆

بوسہ:-

جتنا انسان پرانا ہے یہ اتنا ہی پرانا ہے۔ لیکن پھر بھی جوان ہے۔ بوسہ حضرت حوا نے جنت میں سیکھا تھا۔ آپ غور سے دیکھیں تو معلوم ہوا کہ کوہسار آسمان کو چوم رہے ہیں۔ کرنیں زمین کو چومتی ہیں۔ چاندنی سمندر کی لہروں کو چومتی ہے۔ تبھی تو وہ چھوتی ہیں۔ باد صبا کلیوں کو چومتی ہے وہ کھل اٹھتی ہیں۔ قلم کاغذ کو چومتا ہے۔ میں نے ہواؤں کو دیکھا ہے کوئی درخت نہی چھوڑا جسے چوما نہ ہو۔ اور اکثر آپس میں بھی بغلگیر ہو جاتی ہے۔

بوسے کی کئی اقسام ہیں احساس بدلتا ہے۔ بوسے کی وجہ سے ہوتی محبت ہی ہے۔ ایران اور سعودی عرب میں میں نے دیکھا کہ جب دو دوست ملتے ہیں تو ایک دوسرے کا گال چومتے ہیں۔ یورپ میں کسی کا احترام کریں تو ماتھا چومتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں موؤب بچے ماں کے پاؤں چومتے ہیں۔ بیٹی ہو تو سر چومتے ہیں۔ بوسہ محبت کا قاصد ہوتا ہے۔ اس کا تعلق محبت سے ہوتا ہے۔ عبادت سے نہیں۔

شہوت کے بوسے کیلئے مندرجہ ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔

Four sweet lips two pure souls, and one undying affection. These are love's pretty ingredients for a kiss.

shelley کی بات بھی سنتے جائیے

Soul meets soul on lover,s lips.

روح روح سے ملاقات کرتی ہے۔ جب چار ہونٹ ملتے ہیں

آہ! وہ لمحے جب میرے ہونٹ کعبہ کے غلاف کو چوم رہے تھے۔ حجر اسود کو چوم

رہے تھے۔

☆☆☆☆

حرمین اور آہیں:-

میں 26 نومبر 1998ء کو مکتہ المکرمہ پہنچا کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ لوگ طواف کرتے ہوئے رو رہے ہیں کوئی کعبتہ اللہ کے دروازے کی دہلیز کو پکڑ کر رو رہا ہے اور کوئی میزاب رحمت کے نیچے کھڑا غلاف کعبہ سے چمٹ کر آہ وزاری کر رہا ہے۔

یکم دسمبر کو میں تاجدار مدینہ کے در پر پہنچا تو وہاں بھی مجھے یہ آہ وزاری نظر آئی۔ لیکن دبی دبی۔ ان آہوں کے کیا کہنے۔ جو دل کی گہرائیوں سے نکلیں اور مدینہ کی فضا میں گم ہو جائیں۔ اللہ ان آہوں کو سلامت رکھے۔

☆☆☆☆

جہاد:-

افسوس لوگ فلسفہ جہاد کو نہیں سمجھ پائے۔ اسلام جسم سے بڑھ کر جان کا محافظ ہے۔ اور ڈاکٹرز جان بچانے کے لئے خراب اعضاء کاٹ دیا کرتے ہیں۔ خواہ رشتہ دار جتنا بھی روئیں۔ کیا آپ سرجن کو ظالم وسفاک کہیں گے؟ بلکہ آپ اسے پیسے دیتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اسلام انسانیت کی روح کو بچاتا ہے۔ اور معاشرے کے فاسد اعضاء کو کاٹنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کے فلسفہ جہاد پر وہ اعتراض کرے جو جاہل یا کاہل ہے۔ یا جس نے پیدائش سے موت تک کسی شے کو نہیں مارا حتی کہ جراثیم کو بھی نہیں۔ جنگ میں اور جہاد میں فرق ہے۔

John Abbott کہتا ہے۔ War is the science of destruction

لیکن ؎

جہاد۔ بچاؤ کا نام ہے۔ دفاع ہے۔ قوم کا۔ ملک کا۔ عزت کا

جنگ۔ غنیمت کیلئے ہوتی ہے۔

جہاد۔ شریعت کیلئے

جنگ۔ ظالم کا خنجر ہے۔

جہاد۔ جراح کا نشتر

جنگ۔ ابولہوسی

جہاد۔ اخلاص کامل

جنگ۔ حکم شاہی ہے

جہاد۔ حکم الٰہی ہے

جنگ بقول شکسپیئر سن آف ہیل (Son of Hell)

جہاد۔ جنت کا بلاوا ہے۔

جنگ۔ خود کیلئے ہوتی ہے۔

جہاد۔ خدا کیلئے ہوتا ہے۔

جنگ۔ کفر کرتا ہے کہ بزبادر ہے۔

جہاد۔ بعد میں اسلام کرتا ہے کہ یادر ہے۔

جنگ۔ ہو تو آہوں کا شور اٹھتا ہے۔

جہاد۔ کے بعد واہ کا شور اٹھتا ہے۔

فخر:۔

فخر سے ف مٹادو تو خر بچتا ہے اور خر گدھے کو کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تکبر و غرور کرنے والا گدھا ہوتا ہے۔ جو اتنا نہیں جانتا کہ جس پر وہ اکڑ رہا ہے وہ عاریتاً ہے کسی کی عطا کردہ ہے۔ ایک صاحب بڑے فخر سے بتا رہے تھے یہ حویلی میرے دادا

کی ہے ۔ میرے ابو بہت بڑے افسر ہیں۔ میرا بھائی کیپٹن ہے۔ ہم سید ہیں۔
میں نے کہا جناب یہ تو سب ٹھیک ہے ان سب میں آپ کا اپنا کیا ہے ؟ آپ کسی اپنی خوبی کا بھی تذکرہ کریں۔

کچھ لوگ صرف اپنی ذات کو بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں اور کردار ایک کمی سے بھی بدتر ہوتا ہے ۔ حضرت سے عیسیٰؑ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خیر و برتری خاندان و نسب کی اجارہ داری نہیں۔ بلکہ جو خدا کی مرضی پر عمل کرتا ہے وہ میرا بھائی۔ میری بہن ہے۔ اور میری ماں ہے"

پلوتارک نے کہا

"وہ شخص ستاروں پہ کمند کیسے ڈال سکتا ہے جو اپنے شجرہ نسب کے دام میں پھنسا ہوا ہے"

ابراہم لنکن کہتا ہے "مجھے یہ خبر نہیں ہے کہ میرا کون تھا مجھے اگر تشویش ہے تو صرف یہ ہے کہ اسکے پوتے کو کیا ہونا چاہیے۔"

ماں کے پیٹ سے سب ایک جیسے نکلتے ہیں پھر جو اپنے اخلاق و عادات دل و دماغ کو اچھا کر لیتا ہے وہ شریف و نجیب بن جاتا ہے۔ تم سب کا باپ آدم ہے آدم مٹی سے بنے تھے ۔ مت اتراؤ کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہو۔ اصلی بڑائی وہی ہی جو تمہاری اپنی ذات میں ہو۔ بڑے اپنی بڑائی ساتھ ہی لیجاتے ہیں جس نے اچھے کام کئے وہ بلند جو برے کام کرے وہ گند۔

☆☆☆☆

کردار:-

آپ اپنے اچھے کردار کی بدولت بڑے بڑے جابروں پہ فتح پا سکتے ہیں۔ تلواروں کو کند کر سکتے ہیں لوہے کو موم کر سکتے ہیں۔ پتھر کو قوم کر سکتے ہیں۔ کردار طاقت کا کام دیتا ہے۔

کردار ختم طاقت ختم ۔ طاقت ختم بندہ ختم ۔ اس لئے Anonymous کہتا ہے ۔

When wealth is lost , nothing is lost.

When health is lost, something is lost.

When character is lost, all is lost

اور اعتماد دولت کا کام دیتا ہے اگر اعتماد ہے تو آپ لاکھوں کا مال بنا پیسے دلا سکتے ہیں اس لئے ۔

Mac Donald کہتا ہے ۔

To be trusted is a greater compliment than to be loved

نقل کامیابی کی ضمانت ہے :-

تمام یونیورسٹیز کا قانون ہے کہ جو نقل لگاتا پکڑا جائے اسے فیل کر دیتے ہیں ۔ لیکن اللہ کی یونیورسٹی میں پاس ہی وہ ہوتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نقل اتارتا ہے ۔ اللہ فرماتا ہے ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ ۔ " تحقیق حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زندگی تمہارے لئے نمونہ ہے "

سوال یہ ہے کہ باقی نبی نمونہ کیوں نہیں ہیں؟ مثال سے عرض کرتا ہوں ۔ علامہ اقبالؒ سے ایک عیسائی عورت نے کہا آپ مجھ سے شادی کر لیں اور عیسائی ہو جائیں ۔ آپ نے فرمایا عیسائی ہو جاؤں تو تجھ سے شادی نہیں کر سکتا ۔ عورت نے پوچھا کیوں؟ آپ نے کہا اگر میں عیسائی بنا تو ہر کام کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھنا پڑے گا ۔ تو نکاح کے لئے بھی انکی سنت درکار ہو گی ۔ انہوں نے تو شادی ہی نہیں کی میں کیسے شادی کروں گا؟ اگر تم نے شادی کرنی ہے تو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے گیارہ شادیاں کی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ وہی چھوڑے گا جو منزل پہ پہنچنا نہیں چاہتا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در کی خاک نہ بنا سکے سر پہ خاک۔

تمت بالخیر

****

.........☆☆☆ اسٹاکسٹ ☆☆☆.........

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7221953

نیو القمر بک کارپوریشن، گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7355359

مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ، لاہور فون: 7324948

گیلانی پبلی کیشنز، لاہور فون: 0300-8489101-5270033

ویلکم سٹور، نزد قرشی انڈسٹریز، نیو شالیمار روڈ، لاہور فون: 7467516

فرید بک سٹال 38 اردو بازار لاہور فون: 7312173 ' فیروز سنز، شاہراہِ قائداعظم، لاہور

شفیق بک سنٹر چوک گڑھی شاہو لاہور فون: 6304761 ' ماورا بکس، شاہراہِ قائداعظم، لاہور

شبیر برادرز اردو بازار لاہور فون: 7246006 ' مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف

پراگریسو بکس غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

قادری کیسٹ ہاؤس شیخ سرہندی سٹریٹ داتا دربار لاہور

علی ساؤنڈ سسٹم گجرات

اللہ اکبر

شاہ صاحب کا نیا قلمی شاہکار

توحید

جلد منظر عام پر آرہا ہے

فلسفیانہ گفتگو، منطقیانہ انداز

مصنف کی دیگر تصانیف

- بسم اللہ اور ہماری زندگی
- توحید
- سپر مین اُن داورلڈ
- بات سے بات
- آہ
- ماں
- باپ
- قتل ہی قتل
- محبت کیا ہے؟
- امریکی سکالر کے چار سوالوں کے جواب